هفت روزه

انٹرنیشنل

الفضل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۱۸؍ اکتوبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۲

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کے لوگوں کے لشکر آسمان پر ہوتے ہیں۔ منکر اور زمینی لوگ ان کو دیکھ نہیں سکتے۔

"انسان کو ہلاک کرنے والی چیزوں میں سے ایک بد صحبت بھی ہے۔ دیکھو ابوجہل خود تو ہلاک ہوا، مگر اور بھی بہت سے لوگوں کو لے مرا جو اس کے پاس جاکر بیٹھا کرتے تھے۔ اس کی صحبت اور مجلس میں بجز استہزا اور ہنسی ٹھٹھے کے اور کوئی ذکر ہی نہ تھا۔ یہی کہتے تھے ان هذا لشیئی یراد۔ (ص:۷) میاں یہ دوکانداری ہے۔

اب دیکھو اور بتلاؤ کہ جس کو دوکاندار اور ٹھگ کہا جاتا تھا، ساری دنیا میں اسی کا نور ہے یا کسی اور کا بھی۔ ابوجہل مرگیا اور اس پر لعنت کے سوا کچھ نہ رہا۔ مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بلند کو دیکھو کہ شب و روز بلکہ ہر وقت درود پڑھا جاتا ہے اور ۹۹ کروڑ مسلمان اس کے خادم موجود ہیں۔ اگر اب ابوجہل پھر آتا، تو آکر دیکھتا کہ جسے اکیلا مکہ کی گلیوں میں پھرتا دیکھتا تھا، جس کی ایذادہی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھتا تھا اس کے ساتھ جب ۹۹ کروڑ انسانوں کے مجمع کو دیکھتا حیران رہ جاتا اور یہ نظارہ ہی اس کو ہلاک کر دیتا۔ یہ ہے ثبوت آپؐ کی رسالت کی سچائی کا۔ اگر اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہوتا تو یہ کامیابی نہ ہوتی۔ کس قدر کوششیں اور منصوبے آپؐ کی عداوت اور مخالفت کے کئے، مگر آخر ناکام اور نامراد ہونا پڑا۔ اس ابتدائی حالت میں جب چند آدمی آپؐ کے ساتھ تھے کون دیکھ سکتا تھا کہ یہ عظیم الشان انسان دنیا میں ہوگا اور ان مخالفوں کی سازشوں سے صحیح اور سلامت بچ کر کامیاب ہو جائے گا۔ مگر یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی عادت اسی طرح پر ہے کہ انجام خدا کے بندوں کا ہی ہوتا ہے۔ قتل کی سازشیں، کفر کے فتوے، مختلف قسم کی ایذائیں ان کا کچھ بگاڑ نہیں سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے یریدون لیطفئوا نوراللّٰہ بافواھھم واللّٰہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون (الصف:۹) یہ شریر کافر اپنے مونہہ کی پھونکوں سے نور اللہ کو بجھانا چاہتے ہیں۔ اللہ اپنے نور کو کامل کرنے والا ہے۔ کافر برا مناتے رہیں۔ مونہہ کی پھونکیں کیا ہوتی ہیں۔ یہی کسی نے ٹھگ کہہ دیا۔ کسی نے دوکاندار اور کافر و بے دین کہہ دیا۔ غرض یہ لوگ ایسی باتوں سے چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو بجھا دیں، مگر وہ کامیاب نہیں ہو سکتے، نور اللہ کو بجھاتے بجھاتے خود ہی جل کر ذلیل ہو جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے لوگوں کے لشکر آسمان پر ہوتے ہیں۔ منکر اور زمینی لوگ ان کو دیکھ نہیں سکتے۔ اگر ان کو معلوم ہو جاوے اور وہ ذرا سا بھی دیکھ پائیں تو ہیبت سے ہلاک ہو جائیں، مگر یہ لشکر نظر نہیں آسکتے جب تک انسان اللہ تعالیٰ کی چادر کے نیچے نہ آئے۔"

(ملفوظات جلد اول (طبع جدید) صفحہ ۴۲۷، ۴۲۸)

خدا وہ ہے جس کی طرف لوٹ کر جانا ہے

مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات سے جو خلا ہمارے اندر پیدا ہوا ہے وہ خلا اسی طرح پورا ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۴؍ اکتوبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد سورہ الزمر کی آیات ۶۸ تا ۷۰ کی تلاوت کی اور پھر ان آیات مبارکہ کا ترجمہ و تشریح بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا وہ ہے جس کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی باشعور چیزیں ہیں ان کا شعور جاتا رہے گا اور ایک ہی ذی شعور ہستی باقی رہ جائے گی یعنی اللہ جل جلالہ۔ اس روز اس کی مالکیت پوری شان کے ساتھ جلوہ گر ہوگی۔ اور باقی کچھ وقت کے لئے اپنے ہوش و حواس کھو دیں گے سوائے اس کے جس کے متعلق اللہ چاہے۔ حضور نے آیت کریمہ میں مذکور لفظ "من" کے متعلق فرمایا کہ اس سے اس جگہ مراد حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفت مالکیت کی اس عظیم جلوہ گری کے موقعہ پر آپ کو بھی اپنے ساتھ شامل فرمائے گا تاکہ آپ اس کامل مالکیت کے خدا کی طرف لوٹنے کا نظارہ کر سکیں۔ اور حضرت محمدؐ رسول اللہ کا وجود اس وقت باشعور ہونے کے باوجود خدا کی مالکیت کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا اور آپ کے متعلق کسی قسم کا واہمہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ آپ نعوذباللہ خدا کے شریک بن بیٹھیں گے۔

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

مختصرات

اس دور کے دو اہم بنیادی تقاضے ہیں۔ اپنے نفوس کی اصلاح و تربیت اور ساری دنیا میں تبلیغ اسلام۔ ان تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے علم کی بھی ضرورت ہے اور جذبہ عمل کی بھی۔ تلقین کی بھی ضرورت ہے اور اپنی استعدادوں کو بھرپور استعمال کرنے کی بھی۔ ان سب امور میں ایم۔ ٹی۔ اے۔ کا خداداد انعام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہت ہی مؤثر اور مفید کام سرانجام دے رہا ہے اور اکناف عالم میں پھیلے ہوئے احمدی احباب و خواتین (اور غیر احمدی احباب کی بھی کثیر تعداد) اس ذریعہ سے یکساں فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ ضرورت ہے کہ استفادہ کے ان دائروں کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے تاکہ اصلاح نفوس کے ساتھ ساتھ تبلیغ کی ذمہ داری بھی احسن رنگ میں ادا ہو سکے۔

—○○○—

ہفتہ، ۲۸؍ ستمبر ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچوں کی کلاس لی جس کا آغاز حسب معمول تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور نظم بھی پڑھی گئی۔ اس کے بعد ایک بچی نے حضرت خلیفہ رشید الدینؓ صاحب کے بارہ میں تقریر کی۔ تقریر ختم ہونے پر حضور ایدہ اللہ نے آپ کے بارہ میں کچھ اور باتیں بیان فرمائیں اور ان کے متعلق اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مصلح موعودؓ کی اولاد کے بارہ میں بتایا۔

اتوار، ۲۹؍ ستمبر ۱۹۹۶:

انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

☆ دنیا میں اس قدر قتل و غارت کیوں ہو رہا ہے؟

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے قبل عرب کے لوگوں کے عقائد اور رسوم و رواج کیا تھے۔ کیا یہودیت اور عیسائیت کے کوئی اثرات بھی تھے؟

☆ اسلام کے مطابق زندگی کا مقصد کیا ہے؟

☆ کیا آپ Assisted Euthenasia کے طریق کار سے اتفاق کرتے ہیں۔ اور کیا اسلامی تعلیمات میں اس کا کوئی جواز ہے؟

☆ کیا حضرت آدم پہلے انسان تھے یا پہلے نبی؟

☆ میں نے سنا ہے کہ اگر کوئی شخص اسلام لانے کے بعد مرتد ہو جائے تو اس کی سزا قتل ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

☆ دنیا میں آفات و مصائب کا سلسلہ کیوں جاری ہے؟

☆ Out of Body Experience کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

☆ میں نے سنا ہوا ہے کہ حضرت حوا کو حضرت آدم کی پسلی سے پیدا کیا گیا تھا۔ قرآن کریم اس بارہ میں کیا کہتا ہے؟

☆ ہومیو پیتھی طریقہ علاج میں انسان کو شفا دینے کا دائرہ کار کہاں تک ہے؟

☆ ایلوپیتھ ڈاکٹرز ہومیو پیتھی ادویہ پر یقین نہیں رکھتے کیونکہ ان کا کہنا ہے کہ دوائی بناتے ہوئے اصل چیز کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اس بارہ میں حضور کیا فرماتے ہیں؟

سوموار، ۳۰؍ ستمبر ۱۹۹۶ء:

ترجمۃ القرآن کی کلاس حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے لی۔ جس میں سورہ الکہف کی آیات ۵۹ تا ۸۳ کا ترجمہ اور ضروری مقامات کی نہایت پرمعارف تفسیر بیان فرمائی۔ یہ اس سلسلہ کی کلاس نمبر ۱۵۴ تھی۔

منگل، یکم اکتوبر ۱۹۹۶ء:

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ چونکہ لندن سے باہر تشریف لے گئے تھے اس وجہ سے "ملاقات" پروگرام میں ایک گزشتہ پروگرام دکھایا گیا۔

بدھ، ۲؍ اکتوبر ۱۹۹۶ء:

ہومیو پیتھی کی کلاس نمبر ۱۸۲ حضور انور ایدہ اللہ نے لی۔

جمعرات، ۳ اکتوبر ۱۹۹۶:

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

اداریہ

تقویٰ سے ہوویں کام

دنیا میں جتنے بھی جھگڑے اور فساد ہیں اگر آپ ان کا حقیقت پسندانہ تجزیہ کریں تو معلوم ہو گا کہ ان سب تنازعات کی بنیادی وجہ تقویٰ سے انحراف ہے۔ کبھی ایک فریق اور اکثر صورتوں میں دونوں فریق ہی تقویٰ سے ہٹے ہوئے ہوتے ہیں۔ قول سدید، سیدھی، سچی صاف اور پاکیزہ بات سے انحراف بہت سی خرابیوں کا موجب بنتا ہے۔ کبھی بات ایک کہی جاتی ہے اور اس کا مفہوم دل میں اور مقصود ہوتا ہے۔ کبھی ایک چھوٹی سے بات کو بڑھا کر ملمع کاری کر کے پیش کیا جاتا ہے یا کسی حقیقت، کسی واقعہ کو نظر انداز کر کے اس کے متعلق غلط تاثر پیدا کیا جاتا ہے۔ اپنے لئے عدل اور مساوات اور انسانی حقوق کا تصور اور ہوتا ہے اور جب کسی دوسرے کا معاملہ آئے تو انہی الفاظ کا کچھ اور مطلب لیا جاتا ہے۔ کسی کو کچھ اختیار ملے تو تقویٰ کے ساتھ، خدا خوفی کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی بجائے اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور یہ بھلا دیا جاتا ہے کہ اس دنیا میں تو آپ لوگوں کی پکڑ سے شاید بچ سکتے ہوں اگرچہ بسا اوقات اس دنیا میں بھی انسان کی اپنی ہی بداعمالیوں اور ظلم اور زیادتیوں کی وجہ سے مکافات عمل کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے لیکن ایک عالم الغیب والشہادہ ہستی ایسی ہے جو رقیب ہے اور ہر لحہ آپ کے ہر عمل، ہر حرکت و سکون پر اس کی نظر ہے۔ وہ علیم و خبیر ہے اور سمیع و بصیر ہے اور اس کے حضور اپنے سب اعمال کا جوابدہ ہونا ہو گا۔ اور جب انسان اللہ کے تقویٰ کو نظر انداز کر دے، اسے فراموش کر دے اور تقویٰ کی ڈھال سے باہر آ جائے تو اس کے لئے خطرہ ہی خطرہ ہے کہ وہ ظلم اور زیادتی اور فتنہ و فساد اور بدی اور گناہ کے رستہ پر چلتے ہوئے آگ کے گڑھے کے کنارے تک جا پہنچے۔ خدا کی ناراضگی کا خوف اور اس کے حضور جواب دہی کا تصور انسان کو بہت سی ہلاکتوں، بہت سے بد نتائج سے محفوظ رکھنے کا موجب ہے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ تقویٰ کا تعلق صرف مومنوں سے ہے حالانکہ قرآن مجید نے صرف مومنوں کو ہی نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کو تقویٰ اختیار کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور ہر نبی نے اپنی قوم کو تقویٰ کی تعلیم دی ہے۔ البتہ مومنوں کے ایمان اور بلند عرفان کے نتیجہ میں ان سے تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنے اور کماحقہ تقویٰ اختیار کرنے اور اس کے رفیع الشان تقاضوں کو پورا کرنے کی امید کی گئی ہے۔ عام دنیا کے معاملات میں، روزمرہ کے لین دین میں خانگی معاملات میں، تربیت اولاد میں، حکومتوں کے معاملات میں غرضیکہ ہر سطح پر تقویٰ اللہ ہی ہے جو انسان کو مصائب و مشکلات سے بچا سکتا ہے۔ لوگ بددیانتی اور خیانت کے مرتکب ہوتے ہیں، رشوت لیتے ہیں، کسی کا حق غصب کرتے ہیں، چوری، ڈاکہ، رہزنی کرتے ہیں، کسی کو جھوٹے مقدمات میں ملوث کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس طرح چالاکیوں کے نتیجہ میں وہ اپنی زندگی کو پرسکون اور خوشحال بنا سکتے ہیں اور زمانے کے مصائب سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔ حالانکہ بسا اوقات اس دنیا میں ہی وہ پکڑے جاتے ہیں اور ان کی زندگی کا آرام جاتا رہتا ہے۔ زمین باوجود وسعت کے ان پر تنگ ہو جاتی ہے اور بعض اوقات ان کی اولادوں میں ان کی خانگی زندگی میں اس کے بداثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور ان کی دنیوی زندگی سخت تکلیفوں میں کٹتی ہے۔

تقویٰ کی ضرورت زندگی کے ہر شعبہ میں نہایت اہم ہے۔ لیکن دینی معاملات میں تو اس کی ضرورت و اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ عبادات میں، نیکی کے کاموں میں، مختلف خدمات دینیہ کی بجا آوری کے دوران تقویٰ اللہ کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے۔ پھر اگر کچھ غلطیاں اور کمزوریاں بھی ہوں تو خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ متقی کی کمزوریوں کی اصلاح فرما دے گا اور اس کو مغفرت عطا فرمائے گا۔ اس پر تنگی و ترشی بھی اگر آئے گی تو خدا غیب سے اس کا متکفل ہو گا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ۔

"چالاکیاں سب ہیچ ہیں تقویٰ سے ہوویں کام"

تمام انبیاء علیہم السلام کے سب کام تقویٰ ہی کے نتیجہ میں ہوئے اور ان میں سب سے بڑھ کر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں تم میں "اتقیٰ" ہوں۔ خدا نے مجھے سب سے زیادہ تقویٰ عطا فرمایا ہے۔ آپ کی حیات طیبہ پر نظر ڈالئے۔ خدا نے کس پہلو سے آپ کو پیچھے رکھا۔ آپ کے ذکر خیر کو ایک مسلسل بڑھنے والی رفعت عطا ہوئی اور اللہ کے آپ پر وہ فضل نازل ہوئے جن کی کوئی انتہا نہیں۔ عزت، عظمت، شہرت، دولت کوئی بھی ایسی چیز نہیں جو آپ کو نہیں دی گئی۔ یہ سب کچھ تقویٰ کی وجہ سے تھا۔

اے خدا! تو ہمیں سچا اور حقیقی تقویٰ نصیب فرما کہ آج کے بڑھتے ہوئے فساد اور تمام مصائب سے نجات کی یہی ایک ڈھال ہے۔ اللھم انا نسئلک الہدیٰ والتقیٰ والعفاف والغنیٰ ۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس دنیا سے سب نے ہی جانا ہے، کسی کو بقا نہیں۔ صرف خدا کا وجود باقی ہے۔ اس کے علاوہ سب کچھ یہاں تک کہ اپنے نفس کا احساس تک مٹ جانے والا ہے۔ جو بھائی اچھے حال میں خدا کی رضا کی راہوں پر چلتا ہوا رخصت ہو گیا اس کی فکر کی ضرورت نہیں، اپنی فکر کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم نیک اعمال پر قائم رہیں گے یا نہیں اور ہم اپنے بداعمال کے داغ دور کر سکیں گے یا نہیں۔ چنانچہ "انا للہ" میں یہی سبق ہے وہاں "انہ للہ" نہیں فرمایا کہ مرنے والا خدا کی طرف سے آیا اور اس کی طرف لوٹ گیا بلکہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہم جو زندہ ہیں اللہ کی طرف سے آئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پس پیچھے رہ جانے والوں کو اپنی فکر کرنی چاہئے۔ دعائے جنازہ میں بھی "اللھم اغفر لحینا ومیتنا ....." کے الفاظ ہیں۔ پہلے زندوں کے لئے مغفرت کی دعا سکھائی گئی ہے۔

حضور انور نے مکرم آفتاب احمد خان صاحب، امیر جماعت برطانیہ کے وصال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی وفات سے جو ہمارے اندر خلا پیدا ہوا ہے وہ خلا اسی طرح پورا ہو سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے بکثرت پیدا ہوں۔ حضور ایدہ اللہ نے مرحوم کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا آپ کی امارت بہت شاندار رہی۔ حضور نے فرمایا کہ جو لوگ اپنے بزرگوں کی وفات پر یہ عزم لے کر زندہ رہتے ہیں کہ ہم نے ان کی نیکیوں کو مرنے نہیں دینا اور ہم خدا سے تعلق بڑھائیں گے اور ہمارے اندر اس تعلق کے نتیجے میں پہلے سے بڑھ کر نیکیاں آئیں گی۔ جو قومیں اس راز کو سمجھ لیں ان پر کبھی موت نہیں آئے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مکرم آفتاب احمد خان صاحب کی وفات کی خبر ملنے پر بے اختیار میرے دل سے یہ آواز نکلی کہ انا للہ، ہمارا پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ تذکرہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اس مضمون کا ایک الہام بھی ہے۔ اس الہام کو حضور علیہ السلام نے کسی ایک معین شخص پر چسپاں نہیں فرمایا شاید اس میں یہ حکمت پوشیدہ ہے کہ ایسے کئی مبارک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے بے ساختہ مومنوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی، انا للہ، ہمارا بھائی ہم سے چل دیا۔

حضور نے مکرم آفتاب احمد خان صاحب کا مختصر سوانحی خاکہ بھی پیش فرمایا اور جماعتی خدمات کا خصوصیت سے محبت بھرا ذکر فرمایا اور بتایا کہ کس طرح وہ ہر اہم بات میں حضور ایدہ اللہ سے رابطہ رکھ کر حضور کی ہدایات کے تابع کام کیا کرتے تھے اور اس کے نتیجہ میں ان کی صلاحیتیں اب خوب صیقل ہو گئی تھیں۔ جملہ فرائض جب بھی ان کے سپرد کئے گئے انہیں بڑی کامیابی سے سرانجام دیا اور بہت نیک انجام کو پہنچے ہیں۔ اللہ ان کو غریق رحمت فرمائے۔ خدا کرے کہ ان کی اولاد میں ہمیشہ ایسے اور وجود اٹھتے رہیں جو ان کی یادوں کو نیک اعمال سے زندہ کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آخر پر چار مرحومین کا مختصر ذکر خیر کرتے ہوئے بعد نماز جمعہ و عصر ان کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان بھی فرمایا۔ ان مرحومین کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

مکرم مبارک محمود صاحب پانی پتی، لاہور۔ آپ بھی ہمیشہ اخلاص کے ساتھ مفوضہ فرائض سرانجام دیا کرتے تھے اور خدمت کا بڑا سلیقہ تھا۔ چوہدری لطیف احمد صاحب، سیکرٹری وقف جدید گھٹیالیاں۔ آپ مخلص داعی الی اللہ تھے، جماعتی کام کے سلسلہ میں سفر کے دوران بس کے حادثہ میں شہید ہوئے۔ مکرمہ عالم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل دین صاحب گھسیٹ پورہ۔ آپ مکرم فضل الٰہی عارف صاحب مربی سلسلہ کی والدہ تھیں۔ مکرمہ سیدہ منیرہ ظہور صاحبہ۔ آپ ایک اعلیٰ پائے کی شاعرہ تھیں اور اخلاص کا بہت گہرا تعلق تھا۔ نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائی گئیں پھر حضور نے مکرم آفتاب احمد خان صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر اور مذکورہ مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بقیہ:۔ مختصرات

آج ہومیوپیتھی کی کلاس نمبر ۱۸۳ حضور انور نے لی۔ دوران کلاس آپ نے دوائی Managanum کے سلسلہ میں کینسر کی حقیقت بیان فرمائی۔ اور کینسر کے بارہ میں دلچسپی رکھنے والے احباب جماعت کو ریسرچ کی تحریک فرمائی اور ریسرچ کرنے کے بارہ میں ہدایات بھی دیں۔

جمعۃ المبارک، ۴ر اکتوبر ۱۹۹۶.

اردو بولنے والے احباب کے ساتھ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس سوال و جواب ہوئی جس میں آپ نے احباب کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ سوالات کچھ یوں تھے.

☆ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب آف چاچڑاں شریف اور حضرت سید رشید الدین صاحب" پیر صاحب العلم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا بہت واضح اعلان کیا اور تصدیق کی۔ البتہ باقاعدہ بیعت نہیں کی۔ سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مامور من اللہ ہونے کی حیثیت میں ایسے لوگوں کے لئے آپ کی بیعت کرنا ضروری نہیں تھا جو ویسے عمومی طور پر آپؑ کی تصدیق کرنے والے تھے؟

☆ افغانستان میں قائم ہونے والی "طالبان" کی حکومت نے جبر و تشدد کے ساتھ اسلام نافذ کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس بارہ میں حضور کا کیا تبصرہ ہے؟

☆ قرآن مجید میں وفات مسیح کا واضح طور پر ذکر ہے لیکن حضرت مسیح موعودؑ کافی دیر تک مسلمانوں کے مروجہ عقیدہ کے مطابق حیات مسیح کے قائل رہے اس کی کیا وجہ ہے؟

☆ بعض غیر از جماعت دوست کہتے ہیں کہ جن احادیث میں امام مہدی کے آنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف ہیں۔ اس لئے امام مہدی کے آنے کے عقیدہ کی کوئی بنیاد نہیں۔ ان کو اس کا کیا جواب دینا چاہئے؟

☆ سورہ یاسین کی آیت "اذ ارسلنا الیہم اثنین فکذبوھما فعززنا بثالث" میں "ھما" اور "ثالث" سے کون کون مراد ہیں؟

☆ کیا غسل کے بعد الگ وضو کرنا ضروری ہے؟

☆ حضرت موسیٰؑ کے ید بیضاء کے معجزہ کی حقیقت کیا ہے؟

☆ استخارہ کرنے کے بعد اگر کسی شخص کو خواب وغیرہ نہ آئے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟

☆ حدیث سے یہ تاثر ملتا ہے کہ جمعہ کی نماز خطبہ سے لمبی ہونی چاہئے۔ ہمارے معمول سے اس کی تطبیق کیسے ہو سکتی ہے؟

☆ حضرت مسیح موعودؑ کے بارہ میں مخالفین یہ اعتراض کرتے ہیں کہ آپؑ نے بعض اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ اس کا کیا جواب ہے؟

☆ مسئلہ کشمیر تقریباً ۵۰ سال سے ہندوستان و پاکستان کے درمیان وجہ اختلاف بنا ہوا ہے اور حل ہونے میں نہیں آتا۔ حضور کے نزدیک اس کا کیا حل ہے؟

☆ جمعہ کے دن اسلامی ممالک میں عام چھٹی ہوتی ہے اور درس و تدریس بھی نہیں ہوتی۔ جمعہ کی چھٹی کا حقیقی تصور کیا ہے؟

☆ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر غار حراء میں پہلی وحی نازل ہوئی تو آپ نے دو دفعہ فرمایا کہ میں پڑھ نہیں سکتا اور تیسری دفعہ فرشتہ کے دبانے کے بعد پڑھا۔ اس کی تفصیل کیا ہے؟

(ع ۔ م ۔ ر)

جلسہ اعظم مذاہب منعقدہ ۱۸۹۶ء بمقام لاہور میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پیش کردہ مضمون کا تجزیہ

(طاہرہ صدیقہ ناصر)

تقریر اول

تعارف. مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے یہ تقریر جلسہ کے پہلے روز یعنی ۲۶ دسمبر ۱۸۹۶ء کو ڈیڑھ بجے بعداز دوپہر بیان فرمائی۔

یہ تقریر جلسہ اعظم مذاہب (دھرم مہوتسو) کی مطبوعہ رپورٹ کے پندرہ (۱۵) صفحات پر مشتمل ہے۔ ان میں سے قریباً ساڑھے تین صفحات پر قرآنی آیات درج ہیں جنہیں مولوی صاحب نے اپنی تقریر کے لئے بطور بنیاد پیش کیا ہے۔

تجزیہ و تبصرہ

دیکھنا یہ ہے کہ کیا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اپنی تقریر میں مقررین جلسہ سے پوچھے گئے تمام سوالات کے جوابات دئے یا نہیں دئے۔ نیز یہ کہ کیا ان سوالات کے جوابات دیتے وقت انہوں نے اپنے جواب کو اپنے مذہب کی الہامی کتاب یعنی قرآن شریف کی آیات کی روشنی میں دیا یا اپنے ذاتی خیالات کو جوابات کی شکل میں پیش کیا۔

جب ہم پہلے نقطہ نظر سے ان کی تقریر کا جائزہ لیتے ہیں تو اس مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے کہ انہوں نے سوالات مستفسرہ کی کوئی پرواہ ہی نہیں کی اور مضمون کو اپنی سوچ کے مطابق اپنے خودساختہ سوال (یعنی مذہب کی ضرورت اور نبوت) کی بحث میں بیان کیا ہے۔ اگرچہ تقریر شروع کرتے وقت وہ یہی کہتے ہیں کہ میں آغاز میں آیات قرآنی پڑھوں گا پھر آیات کا ترجمہ کروں گا کہ یہ سوالات جلسہ کے ہیں اور یہ ان کے جوابات۔

چنانچہ اس کے بعد انہوں نے قرآن کریم کی مختلف آیات اکٹھی کر کے پیش کی ہیں جو مطبوعہ رپورٹ کے تقریباً ساڑھے تین صفحات پر مشتمل ہیں۔

ان آیات پر اگر غور کیا جائے تو ان میں بنیادی طور پر درج ذیل مضامین بیان ہوئے ہیں:

☆ پیدائش انسانی اور تدریجی ترقی
☆ انسان کے لئے سامان سکونت
☆ زمین سے حصول غذا۔ مخلوقات کو انسان کے لئے مسخر کرنا
☆ نعماء
☆ حق اللہ اور حق العباد کی ادائیگی
☆ پیدائش انسانی کا مقصد۔ عبادت
☆ سلسلہ حیات وممات
☆ جزاء سزا
☆ خلافت اللہ۔ نبوت
☆ اعتراضات منکرین نبوت اور جوابات

آیات کی تلاوت کے بعد مستفسرہ سوالات کا جواب دینے کی بجائے وہ مضمون کا رخ آغاز سے ہی اس بات کی طرف پھیرتے ہیں کہ مذہب انسان کے لئے ضروری ہے اور پھر اسی بحث میں اور نبوت کے بیان میں سارا وقت صرف کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

"اے حضرات جو کچھ میں نے پڑھا ہے یہ آیات قرآن مجید کی ہیں۔ وہ قرآن مجید جس کو اہل اسلام تو مقدس سمجھتے ہیں میں ان کا ترجمہ اور مضمون بیان کرنے سے پہلے یہ مناسب خیال کرتا ہوں کہ ناظرین کو اس امر کی اطلاع دوں کہ جن سوالات کا جواب یہ جلسہ چاہتا ہے ان سب کا رجوع ایک ہی چیز کی طرف ہے اور وہ مذہب ہے۔ اور اس کو خواہ اور طرف بھی لے جاویں مگر وہ مذہب ہی میں آجاتا ہے جس کے لئے دلچسپی پیدا کرنا جلسہ کا اصل الاصول ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۳۵)

غالباً وہ سوالات کا مقصد ہی نہیں سمجھے یا پھر جان بوجھ کر سوالات کے جوابات دینے کا ملکہ نہ ہونے کے باعث حاضرین کی توجہ کو اپنی منشاء کے مطابق مضمون کی طرف پھیرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ بڑی آسانی کے ساتھ فرماتے ہیں:

"ان آیات میں (جو مولوی صاحب نے پڑھیں ۔ ناقل) متفرق طور پر ہر ایک سوال کا جواب موجود ہے جس کی میں شرح کرتا ہوں۔ مگر مجموعہ جس کا نام مذہب ہے اور جس کے جواب میں بہت جلد مذہب آسمانی کی طرف رغبت دلائی گئی ہے خواہ وہ عرب کے ہوں، یورپ کے یا فارس کے خدا کی طرف سے یہ مذاہب ہیں۔ تم سوال کروگے کہ ہندوستان میں مذہب آسمانی کہاں ہے۔ جواب دینے سے پہلے بتلادونگا کہ مذہب کیا چیز ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۳۵)

اس کے بعد انہوں نے ان آیات مبارکہ کا ترجمہ بیان کرنا شروع کیا اور جگہ بہ جگہ اپنے مختصر خیالات کا اظہار بھی فرماتے رہے۔ زیادہ زور ان کے بیان کا مذہب کی ضرورت پر ہی رہا اور افسوس ہے کہ سوالات مستفسرہ کا جواب کہیں بھی قاری کے ہاتھ نہیں آیا۔ اگر کہیں کسی سوال کا جواب دینا شروع کرتے بھی ہیں تو جواب مکمل کئے بغیر دوسری بات شروع کر دیتے ہی۔ ان کے جوابات کا ادھوراپن، مضمون کی تشنگی اور بیان کی بے ربطی اس بات سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے ترجمہ اور تشریح بیان کرنے کے دوران تقریباً ایک درجن مرتبہ فرمایا کہ میں یہ مضمون پھر بیان کروں گا یا تشریح پھر کروں گا اور افسوس یہ کہ یہ وعدہ آگے جاکر کہیں بھی ایفا نہیں ہوتا۔ ان مقامات اور نقاط کو ہم آگے جاکر پیش کر دیں گے جن کے متعلق انہوں نے فرمایا کہ اس کی تشریح پھر بیان کروں گا۔

آیات کا ترجمہ کرتے ہوئے جیسے جیسے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مضمون بیان کرتے ہیں اب ہم اس کا جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی آیت

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ ۝ الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ۝

کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے سوال نمبر ایک یعنی انسان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کے متعلق صرف اتنا فرماتے ہیں:

"اس میں یہ بھی بتلا دیا ہے کہ انسان پر حالتیں کیا کیا ہیں۔ روحانی اور جسمانی، ان کی طرف اشارہ ہے۔ تشریح پھر بیان کروں گا"۔

(افسوس کہ یہ تشریح پھر بیان نہ ہوئی۔ اپنی دوسری تقریر میں اس موضوع کو شروع کرتے ہیں لیکن پھر آئندہ تشریح کرنے کے وعدہ پر بند کر دیتے ہیں۔ بعدہ اس کی تشریح بیان نہیں کی گئی)۔

تیسرے سوال یعنی انسان کی ہستی کی اصل غرض کیا ہے اور یہ غرض کس طرح پوری ہو سکتی ہے اس کا جواب بھی ایک فقرے میں عطا فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"یہ سوال بھی آگیا کہ انسان کی ہستی سے کیا غرض ہے یعنی اچھے عمل کرو اور ساتھ ہی اشارہ ہوا عقبٰی کا جو آخرت میں ظاہر ہوگا"۔

یعنی سوال نمبر ۲ کو بھی یہیں پر اسی فقرہ میں مکمل کر گئے ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ "انسان کی زندگی کے بعد کی حالت یعنی عقبٰی) پھر فرماتے ہیں:

"قرآن کیوں نازل ہوا؟ اخلاق کی اصلاح مطلوب ہے نیچر کی طرف زیادہ رغبت منظور نہیں۔ زیادہ تشریح قرآن نے نہیں کی اور نہ کرنی چاہئے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۶)

(قرآن کریم میں بنی نوع انسان کے لئے مکمل اخلاقی تعلیم دی گئی ہے اس مضمون کے بے نظیر بیان کے لئے اسی موضوع پر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانیؑ کا مضمون ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔)

موت اور نیند کے متعلق آیت "اللہ یتوفی الانفس حین موتھا۔ والتی لم تمت فی منامھا فیمسک التی قضیٰ علیھا الموت و یرسل الاخریٰ الی اجل مسمیٰ" کا ترجمہ بیان کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر عقبٰی کا ذکر فرماتے ہیں:

"ان آیات میں جواب ہے عقبٰی کا کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ جسم کے ساتھ اٹھائے جائیں گے یا اور جسم ہیں۔ ان کی تشریح دوسرے حصہ میں بیان کروں گا کہ جسم کے ساتھ اٹھایا جانا حشر روح کی نسبت بہت انسب ہے"

پھر پیدائش انسانی کے مقصد کی طرف آتے ہیں اور فرماتے ہیں:

"اور انسان جو روحانی اور قوتوں کا مجموعہ ہے اس سے کچھ کام نہ لیا جاوے اور کوئی نتیجہ نہ ہو اور تم سے اس کا بدلہ نہ لیا جاوے۔ اس خیال سے اللہ تعالیٰ بہت بلند ہے کہ ہم سے کوئی کام نہیں لیتا۔ تم سے تمہاری قوتوں سے کام لیتا ہے۔ کیا کام؟ اے لوگو سن لو اللہ فرماتا ہے کہ میں نے تمام بنی نوع انسان کو اور ایک اور مخلوقات کو جس کو جن کہتے ہیں عبادت کے لئے پیدا کیا ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۸)

لیکن یہ بیان کرنے کے بعد عبادت کی حقیقت اور اس مقصد کے حصول کے ذرائع قرآنی تعلیم کی روشنی میں بیان کرنے کی بجائے ایسی باتیں کرتے ہیں جو بےوزن اور وقار کے خلاف معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً فرماتے ہیں:

"ہم مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ نماز پڑھو تو کہتے ہیں کھائیں کہاں سے۔ اللہ اکبر، کھاؤ لیکن اول فرض کو پورا کرو کہ بعد عبادات کے طلب حلال بھی فرض ہے۔ یہ بھی ایک ڈیوٹی ہے........ میں کیا مثالیں پیش کروں چنے بیچنے والے لکھ پتی ہوگئے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۸)

اور اسی طرح مزید غیر متعلق بیان کے بعد "نبوت" کے مضمون کے بارہ میں بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں، جس کا سوالات مستفسرہ سے تعلق قائم نہیں فرماتے۔ اس بیان کے دوران مظہر جان جاناں کے معمولات کی کتاب کا ذکر کرتے ہوئے اس میں درج کسی خواب کا ذکر کرتے ہیں اور پھر خواب کا فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

یہ ساری بحثیں جن کا اصل سوالات سے کوئی تعلق نہیں ہے انہیں شاید وہ اپنی علمی لیاقت کا سکہ جمانے کے لئے بیان کرتے ہیں یا پھر اصل وجہ یہی ہے کہ سوالات کا جواب دینا ان کے لئے ممکن ہی نہ تھا۔ اس لئے دوسری بحثیں کرتے رہے۔

اس کے بعد مولوی صاحب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی سچائی کے دلائل دیتے ہیں۔ آنحضورؐ کی نبوت اور قرآن کی سچائی کے متعلق قریباً دو صفحات پر مشتمل بحث کرتے ہیں جس کا ربط اصل مضمون سے نہیں ہے۔ نبوت کے مضمون میں قرآن کے نزول کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ قرآن میں اسرار موجود

الفضل کی قلمی معاونت کیجئے

الفضل آپ کا اپنا اخبار ہے۔ اسے آپ نے اور ہم سب نے مل کر سنوارنا ہے۔ اسے مزید دلچسپ اور مفید بنانا ہے۔ اور اس کے دائرہ اثر کو وسیع سے وسیع تر کرنا ہے۔ روزمرہ زندگی کے سینکڑوں تجارب، مشاہدات اور معلومات ایسی ہیں جن میں آپ دوسروں کو اپنے ساتھ شامل کر کے انہیں فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ آپ اپنے ایسے مشاہدات و تجربات اور مختلف واقعات پر اپنے محسوسات و قلبی کیفیات کو تحریر میں ڈھالئے اور ہمیں بھجوایئے۔ ہم انشاء اللہ آپ کی مرسلہ نگارشات کے انتخاب سے الفضل کو سجائیں گے۔

(ادارہ)

ہیں اور ان میں سے ایک خدا کی ہستی ہے۔ اور پھر یہاں سے ہستی باری تعالیٰ کے متعلق قریباً ایک صفحہ پر مشتمل مضمون بیان کرتے ہیں۔ یہ بیان فی ذاتہ اگرچہ کتنا ہی درست کیوں نہ ہو اس محل پر وہ اصل مضمون کے ساتھ اس کا ربط ظاہر نہیں کر سکے۔ صرف ایک قرآنی سر کے طور پر اس کا ذکر کرتے ہیں۔ ہم حسن ظن رکھتے ہوئے سوچ سکتے ہیں کہ یہ بیان شاید انہوں نے پانچویں سوال یعنی علم اور گیان یعنی معرفت کے ذرائع کیا ہیں، کی ذیل میں بیان کیا ہو۔ لیکن ان کے اپنے بیان میں اس کا کوئی اشارہ نہیں ملتا اور نہ ہی کوئی باقاعدہ باربط مکمل جواب اس سوال کا بھی حاصل ہوتا ہے۔

آنحضورؐ کی نبوت کے بیان میں وہ توحید کا ذکر کرتے ہوئے توحید کی اقسام بیان کرتے ہیں۔ موٹے موٹے الفاظ اور اصطلاحات ہیں توحید ذات، توحید صفات اور توحید استحاق عبادات۔ لیکن کچھ سمجھ نہیں آتی کہ وہ کس ضمن میں یہ باتیں سمجھا رہے ہیں۔ عام گفتگو کرنے والا انداز ہے اور مضمون کی نوعیت کے لحاظ سے اس کے بیان میں کوئی وقار اور شوکت نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے آغاز میں فرمایا تھا کہ میں پہلے آیات پڑھوں گا پھر ترجمہ بیان کروں گا اور پھر تشریح۔ لیکن آیات پڑھنے کے بعد ترجمہ بیان کرتے کرتے کچھ تشریح کی طرف بھی آ جاتے ہیں اور پھر ادھوری بات کر کے کوئی اور بات شروع کر دیتے ہیں۔ اگرچہ پھر ترجمہ کی طرف بھی واپس آتے ہیں لیکن پھر بار بار وہی انداز اختیار کرتے ہیں کہ ادھوری اور سطحی تشریح جس کا نہ سر رہتا ہے نہ پیر۔ مثلاً عدل اور احسان کا ذکر شروع کرتے ہیں اور کسی بات کو صحیح طور پر مکمل کئے بغیر جو دل میں بات آتی ہے یا ضمناً ذکر آتا ہے اس پر مڑ جاتے ہیں۔ احسان کا ذکر کرتے کرتے جہاد کی بحث شروع کر دی ہے۔ اگر ساری تفصیل ان کے بیان کی یہاں درج کی جائے تو بات بہت لمبی ہو جائے گی۔

اس کے بعد مولوی صاحب طبعی، اخلاقی اور روحانی حالتوں کے متعلق کچھ فرماتے ہیں اور چار بدیوں کا ذکر کرتے ہیں جنہیں سمجھنا ہمارے لئے ممکن نہیں۔ یہاں پہنچ کر مولوی صاحب کی تقریر ختم ہو جاتی ہے۔

اگر ان آیات پر نظر ڈالی جائے جو مولوی محمد حسین صاحب نے آغاز میں پڑھیں تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ان آیات میں درج شدہ مضامین کی تشریح تو کجا مولوی صاحب دو گھنٹوں کی تقریر میں سب آیات کا سادہ ترجمہ بھی مکمل طور پر پیش کرنے سے قاصر رہے۔ وہ صرف ایک ادھورا اور تشنہ مضمون پیش کر سکے اور کسی ایک سوال کا بھی مکمل جواب نہیں دے سکے۔

مضامین جن کی تشریح بعد میں کرنے کا وعدہ کیا اور پورا نہ کیا

آیئے ان مقامات کا جائزہ لیتے ہیں جہاں مولوی محمد حسین صاحب مضمون کو مزید بیان کرنے کا وعدہ کرتے ہیں لیکن پھر اس کا ذکر کرنے سے قاصر رہتے ہیں۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ بِیَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرُ ۙ

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ۙ

کا ترجمہ اور مفہوم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اوس میں یہ بھی بتلا دیا ہے کہ انسان پر حالتیں کیا کیا ہیں، روحانی اور جسمانی۔ ان کی طرف اشارہ ہے، تشریح پھر کروں گا"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۶)

لیکن بعد میں پھر کہیں یہ تشریح بیان نہیں کی۔ مضمون کے آخری حصہ میں ان اصطلاحوں کا کچھ ذکر ملتا ہے۔ اس میں کوئی کیا سمجھے یہ پڑھنے والے کو دعوت دیتے ہیں کہ خود اس حصہ کو پڑھ کر دیکھ لیں اور فیصلہ کر لیں۔

(۲) انسان کی پیدائش کی ضمن میں فرماتے ہیں:

"آدم جس چیز سے بنا اس کی تشریح دوسرے حصے میں بیان کروں گا۔ خدا نے بتلایا ہے کہ ہماری پیدائش ایسی نہیں ہے جیسے کہ تمہاری"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۶)

آدم کس چیز سے بنا اس کی کوئی تفصیل آگے نہیں ملتی۔

(۳) خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کے بیان میں فرماتے ہیں:

"قل ھو اللہ احد، کہہ اللہ ایک ہے اور صمد ہے۔ اور صمد کے معنے جب واحدانیت کی تعریف اور اثبات کی طرف آوے گا تو بتلاؤں گا کہ وہ مادے یا ہتھیاروں کا محتاج نہیں ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۶، ۳۷)

لیکن لفظ "صمد" کی اسی ایک فقرہ پر مشتمل تشریح کی۔ مزید اس میں کوئی اضافہ آگے جا کر نہیں کیا۔

(۴) اللہ یتوفی الانفس حین موتھا ..... کا ترجمہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"ان آیات میں جواب ہے عقبیٰ کا کہ اہل اسلام کہتے ہیں کہ جسم کے ساتھ اٹھائے جائیں گے یا اور جسم میں۔ ان کی تشریح دوسرے حصہ میں بیان کروں گا کہ جسم کے ساتھ اٹھایا جانا حشر روح کی نسبت بہت انسب ہے"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب صفحہ ۳۷)

لیکن یہ تشریح بھی بیان نہ ہوئی۔

(۵) "تمام بنی آدم کو ہم نے بزرگی دی اور مخلوقات میں ایسے اسباب پیدا کر دئے جو ان کی خدمت میں لگے رہتے ہیں"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۳۷)

اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"یہ سوال جو ہے کہ ایک بڑا دولت مند ہے، ایک غریب ہے، ایک ظالم سفاک۔ اس کی نظیر حیوانات اور نباتات میں بھی ہے۔ اس کی تشریح حیوانات نباتات کے بیان میں کروں گا"۔

(رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۳۷، ۳۸)

یہ تشریح بھی بیان نہ ہوئی۔ نبوت کے ذکر میں نباتات، حیوانات کا انسان سے ادنیٰ ہونے کا ذکر کرتے ہیں لیکن مذکورہ نکتہ کی تشریح بیان نہیں کی۔

(٦) جن و انس کا عبادت کرنے کے لئے پیدا کئے جانے والی آیت کے ترجمہ کے ذکر میں فرماتے ہیں:

"جن کی تشریح اسی مجلس میں بیان کروں گا"۔

لیکن یہ تشریح بھی بیان نہ کی گئی۔

(۷) انسان کا خلافت اللہ کا بوجھ اٹھانے والی آیت کے ذکر میں فرماتے ہیں

"اور وہ رسول ہیں خواہ یورپ کے ہوں یا افریقہ کے یا امریکہ کے ہوں ان کی تشریح میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ وہی یہ امانت اٹھانے والے تھے"۔ (رپورٹ جلسہ اعظم مذاہب، صفحہ ۳۹)

نبوت کے موضوع پر بحث کی ہے لیکن خلافت اللہ کا بوجھ اٹھانے کا صحیح مفہوم واضح نہیں کیا۔

اپنی تقریر ثانی میں بھی انہوں نے نبوت کے ذکر کی طرف ہی اپنے مضمون کا رخ رکھا لیکن خلافت اللہ کا بوجھ اٹھانے کا مفہوم اور مطالب بیان کرنے سے قاصر رہے۔

(۸) انبیاء کو معجزہ کا نشان دئے جانے کی ضمن میں فرماتے ہیں:

"اور ان میں ایک اور بھی خاصیت تھی جس کو میں پیچھے بیان کروں گا یعنی معجزہ مگر پھر بھی انہوں نے کبھی دعویٰ کرنے کے لئے نہیں کہا"۔

دوسری تقریر میں معجزہ کا ذکر تو کیا لیکن اس کی حقیقت بیان کرنے سے قاصر رہے۔ "معجزہ" کے متعلق ان کا بیان ملاحظہ کریں۔

"اسلامی فلاسفروں نے اسی لئے یہ کہا ہے کہ نبی میں خاص بات ہوتی ہے جس سے وہ عزیز ہو جاتا ہے وہ ہے معجزہ۔ شیخ (بو علی سینا) نے بھی شفا میں لکھا ہے کہ نبی کے جسم میں ایک چیز ہوتی ہے جس سے وہ فرشتوں سے متصل ہوتا ہے۔ وہ قائل ہے کہ جو فرشتوں کے علوم ہیں وہ اس میں آ جاتے ہیں۔ دوسرا اس میں ایسی طاقت ہوتی ہے کہ وہ اس سے دوسرے میں تاثیر کرتے ہیں۔ فلسفیوں کا عقیدہ ..... وہ کہتے ہیں نبی جیسے آپ کام کرتا ہے ویسے ہی اوروں سے کراتا ہے۔ تیسرا امر جو نبی میں ہے وہ یہ ہے کہ وہ لوگ فرشتوں کو دیکھتے ہیں اس لئے لوگ ان کے معتقد ہوتے ہیں۔ وہ معجزہ دکھاتے ہیں۔ لیکن یہ وہ وقت ہے کہ لوگ معجزہ سے ہنستے ہیں۔ معجزہ مانگتے ہیں۔ لیکن انبیاء فوت ہو چکے ہیں امت محمدیہ کے بزرگ ختم ہو چکے۔ بے شک وارث انبیاء ولی تھے وہ کرامت رکھتے اور برکات رکھتے تھے۔ لیکن وہ نظر نہیں آتے زیر زمین ہو گئے۔ آج اسلام ان کرامت والوں سے خالی ہے اور ہم کو گزشتہ اخبار کی طرف حوالہ کرنا پڑتا ہے۔ ہم نہیں دکھا سکتے۔ اس لئے معجزہ جو ثابت ہو گا تو وہ تعلیم سے ہو گا"۔

انا للہ وانا الیہ راجعون!

اسلام جو قیامت تک زندہ رہنے والا اور زندہ کرنے والا مذہب ہے اسے اب معجزات سے خالی کہہ کر خود مردہ قرار دے رہے ہیں۔ اسلام اپنے کامل متبعین کے ذریعہ آج بھی زندہ معجزے پیش کرتا ہے اور قیامت تک کرتا رہے گا۔ انشاء اللہ۔

(۱۱) طائف کے واقعہ کے بارہ میں ذکر کرتے ہیں:

"جب آپؐ طائف میں گئے لوگوں نے مارا، دیوار میں دھکیل دیا۔ ہوش آیا تو فرشتہ نظر آیا۔ اور اوس نے کہا اللہ نے سلام بھیجا ہے اگر حکم دو تو میں پہاڑوں کو ہٹا کر مکہ پر رکھ دوں۔ اگر دوسرا وقت ملا تو یہ بتلا دونگا کہ یہ ہونہار امر ہے اور ممکن ہے۔ فرشتہ بھی ہوتا ہے۔ پہاڑ بھی اوٹھ سکتا ہے۔ اور یہ بھی ثابت کروں گا کہ یہ نیچر کے خلاف نہیں"۔

افسوس ہے کہ مولوی صاحب کو دوسری تقریر کا بھی وقت ملا مگر یہ امر ثابت نہ کر سکے۔

(باقی اگلے شمارہ میں)

تقویٰ ایک تریاق ہے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کو چاہئے کہ تقویٰ کی راہوں پر قدم ماریں اور اپنے دشمن کی ہلاکت سے بے جا خوش نہ ہوں۔ تورات میں لکھا ہے بنی اسرائیل کے دشمنوں کے بارے میں، کہ میں نے ان کو اس لئے ہلاک کیا کہ وہ بد ہیں نہ اس لئے کہ تم نیک ہو۔ پس نیک بننے کی کوشش کرو۔ میرا ایک شعر ہے ؎

ہر اک نیکی کی جڑ اتقا ہے
اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

ہمارے مخالف جو ہیں وہ بھی متقی ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر ہر چیز اپنی تاثیرات سے پہچانی جاتی ہے۔ نرا زبانی دعویٰ ٹھیک نہیں۔ اگر یہ لوگ متقی ہیں تو پھر متقی ہونے کے جو نتائج ہیں وہ ان میں کیوں نہیں؟ نہ مکالمہ الٰہی سے مشرف ہیں نہ عذاب سے حفاظت کا وعدہ ہے۔ تقویٰ ایک تریاق ہے جو اسے استعمال کرتا ہے وہ تمام زہروں سے نجات پاتا ہے۔ مگر تقویٰ کامل ہونا چاہئے۔ تقویٰ کی کسی شاخ پر عمل پیرا ہونا ایسا ہے جیسے کسی کو بھوک لگی ہو اور وہ ایک دانہ کھا لے۔ ظاہر ہے کہ اس کا کھانا اور نہ کھانا برابر ہے۔ ایسا ہی پانی کی پیاس ایک قطرہ سے نہیں بجھ سکتی۔ یہی حال تقویٰ کا ہے۔ کسی ایک شاخ پر عمل موجب ناز نہیں ہو سکتا۔ پس تقویٰ وہی ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "ان اللہ مع الذین اتقوا" (النحل: ۱۲۹) خدا تعالیٰ کی معیت بتا دیتی ہے کہ یہ متقی ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم [طبع جدید] صـ ۲۰۱، ۲۰۲)

موصیان کرام کی توجہ کے لئے

ایسی جائیداد جس کا حصہ آپ مکمل ادا کر چکے ہوں اور وہ جائیداد آمد پیدا کرتی ہو اس کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام کی ادائیگی لازمی ہے۔ یہ یاد رہے کہ اگر وہ جائیداد غیر منقولہ ہے تو جس ملک میں ہے اسی ملک کی کرنسی میں اس کی آمد کا حصہ آمد بشرح چندہ عام ادا ہو گا۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور نشو و نما کا جماعت احمدیہ کے خلق مہمان نوازی سے ایک گہرا تعلق ہے۔

مہمان نوازی کے ذریعہ ہی ہم نے لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۳۰ اگست ۱۹۹۶ء مطابق ۳۰ ظہور ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام نوئے فارن۔ میونخ (جرمنی)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾ .

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۴﴾ (سورہ الزمر: ۵۴)

یہ آیت جس کی میں نے تلاوت کی ہے اس تعلق میں میں انشاء اللہ مضمون کو واضح کروں گا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک اقتباس کے حوالے سے آپ کو کچھ نصیحتیں کروں گا۔ لیکن سر دست میں اس خطبے کا آغاز جماعت احمدیہ جرمنی کے اس دورے کے تاثرات سے کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ یہ سفر ہر پہلو سے بابرکت رہا اور جماعت جرمنی کو مختلف پہلوؤں سے دیکھنے اور جانچنے کا موقع ملا اور میں بڑے ہی اطمینان کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر کے ساتھ یہ کہہ سکتا ہوں کہ امسال بھی حسب سابق جماعت جرمنی کا قدم میں نے ترقی کی طرف دیکھا ہے اور ہر پہلو سے خدا تعالیٰ کے فضل سے کمزوریاں دور کرنے اور نیا حسن پیدا کرنے کی طرف توجہ مسلسل جاری رہی ہے۔

چنانچہ جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے جتنے بھی بیرونی مہمان تشریف لائے تھے وہ گواہ بھی ہیں اور میرے سامنے ذکر بھی کرتے رہے کہ جتنا ہم نے سنا تھا اس سے بہتر پایا اور ہمہ تن مصروف ہو کر، دن رات ایک کرکے جماعت جرمنی نے ہر پہلو سے اتنا اعلیٰ معیار قائم کیا ہے کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ ہم تو رشک سے دیکھتے رہے۔ ہم سمجھتے تھے ہم بہت بہتر کام کرنے والے ہیں مگر یہاں اس سے بھی بہت اچھا کام دکھائی دیا۔ خاص طور پر اس دفعہ جلسہ سالانہ کی صفائی کا معیار بہت غیر معمولی طور پر بلند تھا اور ساتھ ساتھ صفائی اس طرح جاری تھی کہ صفائی کرنے والے دکھائی نہیں دیتے تھے مگر صفائی دکھائی دیتی تھی اور بڑے ہی خاموشی اور نظم و ضبط کے ساتھ غالباً راتوں کو جب مہمان فارغ ہو جاتے تھے اس وقت بھی وہ صفائی کرتے تھے اور دوران جلسہ بھی مسلسل صفائی جاری رہی۔

علاوہ ازیں خدمت کا جہاں تک تعلق ہے بہت بڑی خدمتیں ان کے سپرد تھیں مثلاً بیرونی مہمانوں کے علاوہ جماعت جرمنی میں جو نئے احمدی ہوئے ہیں ان کی خدمت کے تقاضے کافی پھیلے ہوئے تھے۔ ان میں عرب بھی تھے، ان میں افریقن ممالک سے تعلق رکھنے والے بھی تھے، ان میں مشرقی یورپ کے مختلف قوموں کے لوگ بھی تھے اور وہ بھی جو مستقلاً جرمنی میں بستے ہیں لیکن دوسرے ملکوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہر ایک کا انتظام بہت ہی عمدہ کیا گیا۔ اور جو ٹیم بھی جس کام پر مامور تھی اس نے نہایت ذمہ داری کے ساتھ بلکہ ذمہ داری سے بڑھ کر دل لگا کر اپنائیت کے ساتھ خدمت کی۔ چنانچہ ہمارے ساتھ جو قافلے کے لوگ مختلف جگہوں پر ٹھہرے ہوئے تھے ہر ایک کا یہی تاثر ہے۔

انگلستان میں بھی خدا کے فضل سے خدمت کا معیار بڑھ رہا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی عزت کی جاتی ہے۔ بہت احترام کے ساتھ، ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا جاتا ہے لیکن ایک فرق ہے کہ اکثر وہ مہمان جو انگلستان میں خصوصاً لندن میں جلسے کے دنوں میں ٹھہرتے ہیں وہ زیادہ تر رشتے داریوں کی وجہ سے اور پرانے تعلقات کی بناء پر ٹھہرتے ہیں اور اس وجہ سے ان کے ساتھ جو ان کا حسن سلوک ہے وہ محض ایک مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمان کے تعلق سے نہیں ہے۔ وہ تعلق نہ بھی ہوتا تو رشتے داروں کی خدمت کرنا ہمارے مشرقی معاشرے کا حصہ ہے اور ایک طبعی ذوق کے ساتھ دونوں طرف لطف اٹھاتے ہوئے یہ خدمتیں کی جاتی ہیں مگر یہاں جو میں تجربہ بیان کر رہا ہوں جن خاندانوں کو ہم نے جن خاندانوں میں ٹھہرایا ان کا کوئی بھی رشتے کا تعلق نہیں تھا۔ بہت سی سیرگاہوں پر بھجوایا وہاں بھی وہ پہلے واقف ہی نہیں تھے، اجنبی تھے لیکن جس طرح انہوں نے خدمت کی مجھے انہوں نے بتایا کہ بالکل لگتا تھا کہ بہت ہی معزز مہمان آیا ہوا ہے جس کے لئے فرش راہ بن گئے تھے۔ انتظار کرتے کرتے راتیں آنکھوں میں انہوں نے کاٹیں۔ اپنا سب گھر بار ہمیں پیش کر دیا۔ ان کے بچے محبت سے ملے، ان کے بڑوں نے خدمت کی اور تھکے نہیں، ان کے چہرے پر مسلسل بشاشت کے آثار تھے۔ یہ وہ خوبی ہے جس پر اللہ پیار کی نظر ڈالتا ہے۔ پس میں جماعت جرمنی کو مبارکباد دیتا ہوں۔

میں پہلے بھی کئی دفعہ وہ واقعہ بیان کرچکا ہوں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے زمانے میں ایک مہمان کی خدمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اللہ نے اطلاع دی اور ایک روایت میں آتا ہے کہ اللہ آسمان پر ہنس رہا تھا جب وہ خدمت کرنے والے اس رنگ میں خدمت کر رہے تھے۔ اور ایک روایت میں میں نے یہ بھی سنا ہے کہ جب وہ مہمان کو یہ بتانے کے لئے کہ گویا ہم بھی کھا رہے ہیں مچاکے مار رہے تھے یعنی چٹخارے جس طرح کھاتے ہوئے انسان بھرتا ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان پر مچاکے مار رہا تھا۔ یہ ایک بہت ہی عظیم اظہار ہے خدا تعالیٰ کا اپنے پیارے بندوں کے ہر حسن پر نگاہ رکھنے کا۔ نعوذ باللہ من ذالک، اللہ تعالیٰ تو مچاکے نہیں مارا کرتا۔ نہ وہ ہنستا ہے ان معنوں میں جن میں ہم ہنستے ہیں۔ تو یہ انسانی محاورے کی مجبوریاں ہیں اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے بھی ان محاوروں کو استعمال کر کے ایسی زبان میں ہمارے دل کو پیغام دیا کہ دل اللہ کی محبت میں گرفتار ہو جائے۔ اس سے بہتر اظہار ممکن نہیں تھا۔ پس ہرگز یہ وہم نہ لائیں کہ نعوذ باللہ من ذالک، اللہ تعالیٰ کوئی بیٹھا آسمان پر کسی کے مچاکوں کے ساتھ مچاکے مارنے لگ جاتا ہے۔ وہ تو وہ خدا ہے جو غریبوں کے ساتھ غریب ہو جاتا ہے، اپنے خدمت کرنے والوں بندوں کے ساتھ ان کی خدمتوں میں شامل ہو جاتا ہے، اس کی جو عظمت ہے وہ اس بات میں ہے کہ وہ اپنے ذلیل سے ذلیل بندے پر بھی جھک سکتا ہے اور یہی اس کی عظمت کے اظہار کے قصے ہیں کہ ایک معمولی سی بات کے اوپر بھی اللہ تعالیٰ اتنے پیار سے شکریہ ادا کرتا ہے ان بندوں کا جو احسانات کے تلے دبے ہوئے ہیں اور وہ احسانات کا شکریہ ادا ہی نہیں کر سکتے۔ تو یہ حسن خدا کی ذات کا ہے۔ اس کی عظمت اور اس کی رفعت اس میں ہے کہ وہ اپنے کمزور سے کمزور بندوں میں بھی جب کوئی اچھی بات دیکھتا ہے تو ان پر جھک جاتا ہے اور ان کو اپنے جھکنے کے ساتھ رفعت بخشتا ہے۔

پس یہ خوبی جو مہمان نوازی کی خوبی ہے اس کے متعلق بھی جیسا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے میں نے آپ کو بتایا ایسی خوبی نہیں ہے جو نظر انداز کی جاتی ہے۔ یہ مشہود خوبی ہے۔ اس پر نظر پڑتی ہے آسمان سے، مگر اس کی وجہ للہ ہونی چاہئے۔ ورنہ بے شمار مہمان نوازیاں ہیں جو رشتوں کی خاطر، ذاتی محبتوں کی خاطر کی جاتی ہیں، مجبوراً کی جاتی ہیں، دکھاوے کے لئے کی جاتی ہیں، ان کی کوئی قدر آسمان پر نہیں ہوتی۔ مگر جو اللہ کی خاطر کرتا ہے یہ مہمان نوازی زمینی نہیں رہتی بلکہ آسمانی بن جاتی ہے۔ پس یہی بیان مقصود تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی بھی پیار کی نظریں اس پر پڑ رہی تھیں۔ تو اس حسن خلق کو بڑھائیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کو پانچ بنیادی شاخوں میں سے ایک قرار دیا ہے۔

اور یہ حیرت انگیز بات ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جماعت کے کارخانے کا ذکر فرماتے ہوئے کہ جو الٰہی کارخانہ قائم فرمایا گیا ہے اس کی پانچ مستقل شاخیں ہیں ان میں ایک مہمان نوازی کو قرار دیا ہے۔ اور یہ ایک پیشگوئی کا رنگ بھی رکھتا تھا کیونکہ جماعت احمدیہ کے پھیلنے اور نشو و نما کا جماعت احمدیہ کے خلق مہمان نوازی سے ایک گہرا تعلق ہے۔ پھر تمام دنیا کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کا جماعت احمدیہ کے خلق مہمان نوازی سے بہت گہرا تعلق ہے۔ سب دنیا میں جہاں جلسے منائے جاتے ہیں وہاں بسااوقات خصوصاً ان دنوں جبکہ کثرت سے نئے مہمان تشریف لا رہے ہیں مہمان نوازی کے تقاضے اونچے ہو جاتے ہیں اور ذمہ داریاں بڑھ جاتی ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانے میں جبکہ گنتی کے چند افراد کی آمد آمد تھی ساری جماعت کو ایک عظیم ذمہ داری کے لئے تیار کرنے کی ہدایت فرمائی اور ہدایت کی کہ آنے والے مہمانوں کا خیال رکھنا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خود اتنا خیال تھا کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

ایک وقت قادیان میں ایک دفعہ جلسے کے دنوں میں چند مہمان بھوکے رہ گئے، اور ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بچوں کی وہ بھی یہی کہا کرتے تھے کہ ان کے بچوں نے مجھے بڑی تفصیل سے وہ دلائل پیش کئے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اول طور پر ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب گویا مقصود تھے مگر اول

طور پر تھے یا ضمناً تھے یہ بحث بے تعلق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے وہ بھی ان لوگوں میں شامل تھے اور اس کی انہوں نے گواہی دی، تو وہ مہمان جو چند مہمان تھے جو بغیر کھانے کے سو رہے تھے یا سونے لگے تھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا اطعموا الجائع والمعتر کہ جو بھوکا ہے اور تکلیف میں مبتلا ہے اس کو کھانا کھلا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بے قراری سے باہر آگئے رات کو اٹھ کے اعلان کروایا کہ گلیوں میں اعلان کردو کون ہے جو بھوکا ہے اسے کھانا کھلایا جائے اور راتوں کو اٹھا اٹھا کر ان لوگوں کو کھانا پیش کیا گیا۔

ہر قسم کے داغ مٹائے جا سکتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو اور "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" پر عمل ہو

تو مہمان نوازی کی جو میں تعریف کر رہا ہوں یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے جماعت احمدیہ کے ساتھ اس کا بہت گہرا تعلق ہے اور ہمارے مستقبل سے اس کا بہت گہرا تعلق ہے۔ مہمان نوازی کے ذریعے ہی ہم نے لوگوں کے دل جیتنے ہیں۔ اور ہر جلسے پر، ہر اجتماع پر خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ جماعت احمدیہ پہلے سے بہتر مہمان نواز بنتی چلی جا رہی ہے۔ یہ جو دوسرا پہلو ہے یہ اور بھی زیادہ شکر کے لائق ہے۔ ورنہ لوگ مہمان نوازیاں کرتے تو ہیں چند دنوں کے بعد، چند مہینوں کے بعد، چند سالوں کے بعد تھک جاتے ہیں۔ مگر آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ سو سال سے زائد عرصہ گزر گیا لیکن جماعت نہ تھکی، نہ ماندہ ہوئی بلکہ ہر سال پہلے سے بڑھ کر اس میں مہمان نوازی کے اخلاق سنورتے رہے اور زیادہ روشن اور صیقل ہوتے رہے۔ پس اس اعلیٰ خلق کی حفاظت کریں۔

اور ساری دنیا میں چونکہ یہ جمعہ نشر ہو رہا ہے اس لئے آپ کی جماعت جرمنی کے حوالے سے میں ان سب کو یہ پیغام دیتا ہوں کہ فاستبقوا الخیرات تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے ایک مطمح نظر بنا دیا ہے لکل وجھۃ ھو مولیھا ہر ایک کے لئے ایک مطمح ہے، ایک دوڑ کا نشانہ ہے فاستبقوا الخیرات پس تمہارے لئے دوڑ کا نشانہ یہ مقرر کیا گیا ہے کہ تمام خوبیوں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرو۔ پس امید رکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اس پہلو سے بھی اپنی ذمہ داریوں کو صرف ذمہ داریاں سمجھ کر ادا کرنے کی توفیق نہیں بخشے گا بلکہ محبت کے ساتھ ان فرائض کو ادا کرنے کی توفیق بخشے گا۔ دل ڈال کر، اپنی روح ڈال کر یہ خدمتوں کی توفیق بخشے گا کیونکہ اگر یہ خدمتیں دل اور روح کے ساتھ کی جائیں تو پھر بوجھ نہیں بنتیں، پھر لطف بن جاتی ہیں۔ تو جو کام لمبے ہوں جو لمبے لمبے ہوں ان میں ایسی محنت جو بوجھ بن جائے وہ زیادہ دیر تک چل نہیں سکتی۔ پس ہماری بقا کا راز اس میں ہے، ہمیشہ کے لئے اپنی نیکیوں کو قائم رکھنے کا راز یہ ہے کہ نیکیوں سے محبت کریں اور محبت کے ساتھ ان باتوں کو سرانجام دیں اس کے نتیجے میں کوئی بوجھ، بوجھ نہیں رہے گا بلکہ زندگی کا ایک لطف بن جائے گا۔ اور یہی بڑی وجہ ہے کہ جس کی وجہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کو خدا یہ توفیق بخش رہا ہے۔ جب بعض ان میں سے مجھے ملے میں نے ان کا شکریہ ادا کیا آپ کے متعلق بڑی اچھی رپورٹ ملی تو انہوں نے کہا کس بات کا شکریہ۔ ہمیں تو بڑا ہی لطف آیا ہے، مزہ آگیا، زندگی کے بہترین دن تھے۔ تو چونکہ دل ڈال کر خدمت کی جائے تو وہ مصیبت نہیں بنتی بلکہ خود اپنی جزا بن جاتی ہے۔ وہی خدمت انسان کو وہ لطف عطا کر دیتی ہے جو اس خدمت کو ہمیشگی بخش جاتا ہے۔

پس تمام دنیا کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ اس پہلو سے وہ اپنے مہمانوں کے لئے، آنے والے مہمانوں کے لئے اپنے آپ کو تیار کریں اور ان آنے والے مہمانوں میں سب سے زیادہ اہم مہمان اس وقت نومبائعین ہیں۔ نو مبائعین کا اب سلسلہ ایسا بڑھ چکا ہے کہ ان کے لئے ہمیں وسیع تر انتظامات کرنے ہوں گے۔ اب انفرادی کوشش پر ان کو چھوڑا نہیں جا سکتا۔ اگر اتفاقات پر ان کو چھوڑ دیں گے، انفرادی کوشش پر چھوڑ دیں گے تو ایک بھاری تعداد ان میں سے ایسی رہ جائے گی جن کو پوچھنے والا، دیکھنے والا کوئی نہیں رہے گا۔ اور اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں جو تالیف قلب کی ہدایت دیتا ہے، مؤلفۃ القلوب بیان کرتا ہے ان لوگوں کو، یہ وہ لوگ ہیں جو ابتدائی دور میں اگر محبت پالیں تو ہمیشہ کے لئے آپ کے ہو جائیں گے۔ اگر ابتدائی دور میں ان سے سردمہری کا سلوک ہو اور ان کا کوئی نہ ہو جو انہیں اپنا سکے اور سینے سے لگا سکے تو بعید نہیں ہوتا کہ یہ لوگ آہستہ آہستہ سرک کر یا پیچھے ہٹ جائیں یا اپنی ایک بے عملی کی سی حالت میں ٹھنڈے پڑ جائیں اور جیسے لوہا گرم ہو تو اس وقت اسے شکلیں عطا کی جاتی ہیں اور ٹھنڈا ہو جائے تو وہ شکلیں قبول کرنے سے محروم ہو جاتا ہے۔ پس یہی دور ہے جب کہ آپ کی مہمان نوازی کا خلق ایک ایسے اجتماعی رنگ میں ان آنے والے مہمانوں کے دل جیتنے والا بنے کہ جس کے ساتھ منصوبہ ضروری ہے۔ پس تمام جماعتوں کو اس پہلو سے منصوبہ بنانا چاہئے کہ کثرت سے آنے والے نئے احمدیوں میں سے کوئی بھی ایسا نہ رہے جسے جماعت احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمان کے طور پر سر آنکھوں پر نہ لے اور جس کی خدمت ایک دلی جذبے سے نہ کرے۔ یہ کچھ دیر کی بات ہے۔ یہ مہمان وہ ہیں جو چند دنوں میں میزبان بننے والے ہیں۔ اگر پہلی زندگی کے چند مہینوں کے تجربے میں یا زیادہ سے زیادہ ایک سال کے تجربے میں یہ آپ کے حسن خلق سے متاثر ہوگئے، آپ نے ان کی خدمتیں کیں تو ان میں سے ایسے پیدا ہوں گے جو آپ سے بڑھ کر خدمت کرنے والے ہوں گے اور آنے والے وقتوں کے بڑھتے ہوئے تقاضوں کو یہ آپ کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر پورے کریں گے۔ پس ہر پہلو سے یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے کہ ہم اپنی مہمان نوازی کے خلق کو انفرادی طور پر بھی بڑھائیں اور اجتماعی طور پر بھی ایسا منظم کریں کہ اس کے نتیجے میں آئندہ صدیوں میں جو پھیلے ہوئے تقاضے ہیں ان کو ہم بہترین رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔

اب میں آپ کو اس آیت کریمہ کے حوالے سے کچھ باتیں کہتا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "قل یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ" تو کہہ دے یٰعبادی الذین اسرفوا علیٰ انفسھم کہ اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کئے ہیں "لا تقنطوا من رحمۃ اللّٰہ"۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا "ان اللّٰہ یغفر الذنوب جمیعاً" اللہ اس بات کی قدرت رکھتا ہے کہ تمام تر گناہوں کو بخش دے کوئی بھی باقی نہ چھوڑے "انہ ھو الغفور الرحیم" یقیناً وہ وہی ہے جو بہت بخشنے والا اور بار بار رحم فرمانے والا ہے۔

اس مضمون کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ گزشتہ دنوں میں جب میں آپ کو تقویٰ کی طرف بلانے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی پیروی کرنے کی نصیحت کرتا رہا ہوں اور شرک سے کلیۃً پاک ہونے کے متعلق آپ کو سمجھاتا رہا ہوں تو بعض دلوں میں ممکن ہے بے حد خوف پیدا ہوگیا ہو اور بعض نے دبی زبان سے مجھ سے اظہار بھی کیا کہ اگر نیکی کے یہ تقاضے ہیں اور اتنی بلندیاں ہیں جنہیں ہم نے طے کرنا ہے اور بعض صورتوں میں ادنیٰ لغزش بھی ہمیں ہلاک کر سکتی ہے۔ اگر ہم روزمرہ کی زندگی میں ایک مشرکانہ حالت میں سانس لے رہے ہیں اور بسااوقات سمجھے بغیر خدا کی محبت کے مقابل پر دنیا کی محبتوں کو ترجیح دیدیتے ہیں اور اپنی نفسانی خواہشات کو دین کے مقابل پر برتر سمجھتے ہیں، اس کو اولیت دیتے ہیں تو ہمارا بنے گا کیا؟ یہ چیزیں تو وہ ہیں جو ہمیں روزمرہ دکھائی بھی نہیں دیتیں۔ نشان دہی کی جاتی ہے تو پھر کچھ کچھ دکھائی دینے لگتا ہے لیکن نظر کا ہر روشنی کے درجے کے ساتھ ہم آہنگ ہونا محنت چاہتا ہے، یکدم نہیں ہوا کرتا۔ آپ باہر سے کسی اندھیرے کمرے میں آئیں تو کچھ دیر تک کے لئے کچھ دکھائی نہیں دے رہا ہوتا پھر رفتہ رفتہ ایک مدھم سی روشنی ابھرتی ہے وہ پھیل جاتی ہے۔ دراصل آپ کی روشنی دیکھنے کی صلاحیت بڑھتی ہے مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ کمرہ جو بالکل اندھیرا تھا اس میں کہیں سے رفتہ رفتہ چھن چھن کر روشنی آ رہی ہے اور وہ کمرہ دکھائی دینے لگتا ہے۔ تو انسان جب توجہ کرتا ہے اور محنت کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کی دیکھنے کی صلاحیت کو روشنی بخشتا ہے۔ اس کی بصیرت روشن ہو جاتی ہے، کہیں باہر سے اور کوئی روشنی نہیں آ رہی ہوتی اس وقت۔ لیکن وہ لوگ جن کی خدا بصیرت بڑھاتا ہے پھر بسا اوقات ان کے لئے مزید نور کا بھی سامان کرتا ہے۔ چنانچہ دونوں طرف سے یہ سلسلہ اس کا مددگار بن جاتا

ہوائی سفر کے لئے
خدمت کے نئے انداز
احمدی بھائیوں کی اپنی قابل اعتماد ٹریول ایجنسی
INDO-ASIA REISEDIENST
دنیا کے گرد پھیلے ہوئے پانچ براعظموں میں کسی بھی ملک میں سفر کرنے کے لئے
مناسب داموں پر ہوائی جہاز کے ٹکٹ حاصل کریں
اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں کے بارعایت ٹکٹ کے حصول کے لئے
ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں
جلسہ سالانہ قادیان کے لئے بکنگ جاری ہے
پی آئی اے کی خصوصی پیشکش
چار افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰ فیصد رعایت
آپ جرمنی کے کسی بھی ائرپورٹ سے براستہ فرینکفرٹ، ڈائریکٹ لاہور اور اسلام آباد فضائی سفر کر سکتے ہیں
ہمارے ہاں انگریزی اور اردو کا جرمن زبان میں ترجمہ کروانے کا بندوبست بھی موجود ہے
آپ کی خدمت کے منتظر
منیر احمد چوہدری ——— عبدالسمیع
Indo-Asia Reisedienst
Am Hauptbahnhof 8
60329 Frankfurt
Tel: 069 - 236181 Fax: 069 - 230794

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 081 553 3611

ہے۔ دیکھنے کی طاقت بڑھتی ہے اور اس کی مدد کے لئے آسمان سے نور بھی اترتا رہتا ہے۔ اور قرآن کریم نے یہی دو سلسلے ہیں جن کا ذکر فرمایا ہے کہ اس طرح انسان رفتہ رفتہ نور کی جانب قدم بڑھاتا ہے اور دنیا میں اگر کوئی خدا کے نور کا مظہر ہے تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہیں۔ پس اس پہلو سے جب میں آپ سے کہتا ہوں کہ نور کی جانب قدم بڑھائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہی ہمیشہ پیش نظر ہوتے ہیں لیکن نور تک رسائی بہت مشکل ہے سوائے اس کے کہ نور آپ تک پہنچ جائے۔ یہ مضمون بہت پیچیدہ اور باریک ہے مگر اس کا سمجھانا لازم ہے۔ جب آپ کو میں یہ مضمون سمجھاؤں گا تو پیچیدہ نہیں رہے گا، بالکل صاف دکھائی دینے لگے گا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی مضمون کو ہمارے لئے خود واضح فرمایا ہے۔ اہمیت بھی روشن کی ہے اور ساتھ یہ بھی سمجھایا ہے کہ کس طرح مایوس ہوئے بغیر ہمیں رفتہ رفتہ ترقی کرنی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں "نہایت ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو حق کی طلب میں نکلے اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے"۔ یعنی نیت یہ کرکے نکلے کہ میں نے حق کو تلاش کرنا ہے یا حق تک پہنچنا ہے "اور پھر حسن ظن سے کام نہ لے"۔ یہاں حسن ظن کا کیا معنیٰ ہے؟ فرماتے ہیں "ایک گل گوہی کو دیکھو کہ اس کو مٹی کا برتن بنانے میں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے"۔ یعنی وہ جو مٹی کے برتن بنا رہا ہے اس کو کبھی آپ غور سے دیکھیں اور کئی دفعہ میں نے بھی دیکھا ہے اور بہت ہی دلچسپ نظارہ ہوتا ہے وہ بہت ہی جاذب نظر چیز ہے۔ کس طرح ایک مٹی کے گولے کو مختلف شکلوں میں ڈھالتا، اچانک اس کے اندر سوراخ پیدا کرتا پھر اردگرد وہ نقوش بھرتا۔ سکاٹ لینڈ ایک دفعہ ہم گئے تو وہاں رستے میں مٹی کے برتن بنانے والے بہت بڑے ماہرین تھے تو وہاں کھڑے ہوکر دل ہی نہیں چاہتا تھا کہ اس نظارے کو چھوڑ کر آگے جائیں۔ ربوہ میں ہمارے ایک مٹی کے برتن بنانے والے تھے ان کے ہاں بھی کئی دفعہ سائیکل پہ جاتے جاتے میں ٹھہر جایا کرتا تھا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے وہی مثال دی ہے جو حسن اتفاق سے میرے دل پر پہلے ہی بہت اثرانداز ہوچکی ہے۔ فرماتے ہیں مٹی کے برتن بنانے والے کو دیکھو۔ اس مثال کا انسان کی ذات سے بھی ایک تعلق ہے کیونکہ انسان مٹی سے بنا ہوا ہے۔ اور مٹی سے ایک برتن بنانے والا اس پر جو محنت کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسان پر اس سے بہت زیادہ محنت کی ہوئی ہے۔ کوئی نسبت ہی نہیں ہے اس مٹی سے برتن بنانے والے کی اس خالق ازلی سے۔ اس کے ساتھ اس کی کوئی نسبت نہیں جس نے ابتدائے آفرینش سے انسان کی تخلیق کا نقشہ بنایا اور مٹی ہی کو مختلف رنگ میں ترقی دیتے دیتے زندگی کی منازل میں داخل کردیا۔ اب یہ مضمون اتنا وسیع ہے کہ ساری دنیا میں بے شمار سائنسدان اس مضمون کی کھوج میں وقف ہیں لیکن اس کی کنہ کو پا نہیں سکے اور اقرار کرتے ہیں کہ ایک جگہ پہنچ کر گویا آگے ایک چٹان آ کھڑی ہوتی ہے اور آگے راستہ نہیں ملتا۔ جو راز معلوم کرتے ہیں کچھ دیر کے بعد پتہ چلتا ہے کہ یہ راز معلوم نہیں ہوئے تھے بلکہ ایک معمہ معلوم ہوا تھا جو اتنے اور راز ہمارے سامنے، ان کھلے راز، وہ راز جو سربستہ ہوں وہ راز لے کے آیا ہے کہ جسے ہم حل سمجھ رہے تھے وہ تو ایک معمہ بن گیا۔ اور یہ جو میں آپ سے بات کہہ رہا ہوں علم کی بناء پر کہہ رہا ہوں۔ میں جانتا ہوں ان سائنسدانوں کو جنہوں نے بعض بڑی بڑی دریافتیں کیں اور بڑے فخر سے اعلان بھی کر دیا کہ اب ہم زندگی کی ابتداء کا راز سمجھ گئے ہیں اور ساری دنیا میں سائنس دانوں نے ان کو بہت اٹھایا اور بڑھایا کہ یہ وہ شخص پیدا ہوا ہے جس نے زندگی کی ابتداء کا راز معلوم کرلیا۔ دس پندرہ سال کے بعد وہی سائنسدان یہ کہتا ہے کہ بڑی ہی ناسمجھی تھی جو یہ اعلان ہوا، کچھ بھی معلوم نہیں کرسکے۔ جس کو ہم زندگی کے آغاز کا راز سمجھتے تھے وہ تو ایک ایسا معمہ نکلا ہے جو پیچ در پیچ اور بھی اپنے خم میں بڑھتا چلا جاتا ہے اور ہم اس کو کچھ نہیں سمجھ سکتے۔ پس یہ وہ کائنات کا خدا ہے جس نے مٹی سے انسان بنایا ہے اور وہ مٹی کا بنا ہوا انسان خود اپنی حقیقت کو نہیں سمجھ سکا، نہ سمجھ سکتا ہے۔ وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں دیکھوں تو سہی مجھے کیسے بنایا گیا ہے لیکن بہت دیر کے بعد اسے یہ ہوش آئی ہے۔ آج وہ مڑکر دیکھنا چاہتا ہے کہ چار ارب سال پہلے یا ساڑھے چار ارب سال پہلے اس مٹی سے میرا خمیر کیسے اٹھایا گیا تھا۔

اگرچہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانے کے آثار کو بھی آج تک باقی رکھا ہے اور ساری جو کہانی ہے انسانی ارتقاء کی وہ ایسی جگہوں پر مرتسم کر دی ہے، نقش کر دی ہے کہ آج تک وہ آثار پڑھے جا سکتے ہیں اگر بصیرت ہو۔ تو بصیرت کے ساتھ ساتھ روشنی بڑھتی ہے جیسا کہ میں نے کہا ہے اور وہ آثار جو پہلے دکھائی نہیں دیتے تھے دکھائی دینے لگتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود وہ ایک جگہ پہنچ کر اندھے کے اندھے رہ جاتے ہیں کیونکہ آسمان سے نور نہیں ان پر اترتا اور جب تک آسمان سے نور نہ اترے انسانی بصیرت کی ترقی اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ دنیا کے چند راز اس کو معلوم ہو جاتے ہیں لیکن اصل الحقیقت اس پہ نہیں کھلتی۔ وہ گہری بنیادی حقیقت جو تخلیق کائنات میں موجود ہے وہ اسے پوری طرح دکھائی نہیں دیتی۔ خدا تک پہنچتے پہنچتے رہ جاتا ہے اور پہنچ نہیں سکتا۔ پس اس پہلو سے ایک مومن کی بصیرت اور غیرمومن کی بصیرت میں ایک فرق ہے۔ مومن کی بصیرت کے ساتھ آسمان پر سے نور اترتا ہے اور وہ نور اس کو وہ روشنی عطا کرتا ہے جو دنیا کی محنت کرنے والوں کو نصیب نہیں ہوتا۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے گل گوہی کی مثال ہمارے سامنے رکھی کہ گل گوہی کو دیکھو وہ کیسے مٹی کے برتن بناتا ہے۔ اور حسن ظن کا مضمون یہ ہے کہ وہ ایک مٹی کے گولے کو پکڑتا ہے اور یہ حسن ظن رکھتا ہے کہ اس سے یہ کچھ بن جائے گا جو میں بنانا چاہتا ہوں اور تھکتا نہیں۔ وہ مختلف شکلیں دیتا ہے اور لگا رہتا ہے اس کو مزید خوبصورت شکلوں میں ڈھالنے میں اور یقین رکھتا ہے کہ ایسا ہو جائے گا۔ پس مومن جس کے پیچھے خدا تعالیٰ کی مٹی کی تشکیل ایک عظیم تاریخ کے طور پر موجود ہے وہ کیسے مایوس ہوگا۔ اگر وہ مایوس ہوگا تو وہ اس روزمرہ کے پتھیرے سے بھی ذلیل اور بدتر ہو جائے گا جو صرف اینٹیں ہی بناتا ہے۔ خود جو مٹی کا بنا ہوا ایک شاہکار ہو وہ اپنی تشکیل سے مایوس ہو جائے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں یہ تمہیں زیب نہیں دیتا۔ مگر اگر آپ بنا کے دیکھنا چاہیں تو اینٹ بھی نہیں پتھی جا سکتی۔ پہلی دفعہ آپ کوشش کرکے دیکھیں وہ چار کونوں کی اینٹ کی بجائے یا چار اوپر اور چار نیچے کے آٹھ کونوں کی اینٹ کی بجائے وہ چالیس پچاس کونوں کی اینٹ بن جائے گی اور بعض دفعہ اینٹ کی بجائے تھوبا بن جائے گی۔ تو محنت کرنی پڑتی ہے اور یہ حسن ظن ہو کہ محنت کام آئے گی تو پھر انسان حقیقت میں ترقی کر سکتا ہے، اس کے بغیر ترقی نہیں کر سکتا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر گنہگار کو، ہر اس شخص کو جو خدا کی راہ میں آگے قدم بڑھانا چاہتا ہے دیکھیں کیسے پیاری پیاری مثالیں دے کر سہارا دے رہے ہیں۔ فرمایا حسن ظن سے کام لو، محنت کرنی ہوگی، وقت لگے گا بعض چیزیں ایک دم ہاتھ نہیں آیا کرتیں رفتہ رفتہ ہوگا۔

چنانچہ فرماتے ہیں "دھوبی ہی کو دیکھو کہ وہ ایک ناپاک اور میلے کچیلے کپڑے جب صاف کرنے لگتا ہے تو کس قدر کام اس کو کرنے پڑتے ہیں۔ کبھی کپڑے کو بھٹی پر چڑھاتا ہے، کبھی اس کو صابن لگاتا ہے، کبھی اس کی میل کچیل کو مختلف تدبیروں سے نکالتا ہے۔" یہ دھوبی کی مثال بھی بہت ہی برمحل ہے کیونکہ انسان اپنے صاف ستھرے لباس کو داغ دار کر لیتا ہے اور خود کر لیتا ہے۔ جب ماں کے پیٹ سے پیدا ہوتا ہے تو گویا گل گوہی نے اس شکل میں ڈھال دیا جس شکل میں ڈھالنا اس کو مقصود تھا۔ بےداغ، پاک صاف، معصوم ایک صحت مند بچہ ماں کے پیٹ سے جنم لیتا ہے اور جوں جوں انسان کے زیراثر آتا چلا جاتا ہے اس کی معصومیت داغ دار ہوتی چلی جاتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کپڑے کی طرح جسے آپ پہلی دفعہ نیا سمجھ کر پہنتے ہیں تو رفتہ رفتہ اس پہ دھبے ڈال دیتے ہیں، کئی طرح کے اس پہ نشان پڑ جاتے ہیں اسی طرح وہ بچہ بھی پھر گندا ہونے لگتا ہے۔ لیکن بہت سے ایسے داغ ہیں جو محنت کے ساتھ دھل جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے انہی داغوں کی مثال دے رہے ہیں۔ اب دھوبی کو دیکھیں وہ بھی صبح صبح اٹھ کر جاتا ہے اور بعض دفعہ تالابوں کے کنارے، بعض دفعہ ہم جہاں قادیان میں ہوتے تھے تو دھوبی ڈھاب پر پہنچا کرتے تھے اور صبح سیر کے وقت کئی دفعہ ان کو دیکھ کر وہیں پاؤں جم جایا کرتے تھے کہ دیکھیں کیا کر رہے ہیں۔ وہ کپڑوں کی ایک ڈھیری لے کے آتے تھے جسے پہلے ساری رات وہ سوڈے والے پانی میں ابالتے تھے اور ابالنے کے باوجود اگر اسے عام اسی حالت میں دھولیں تو پھر بھی داغ نہیں اترا کرتے۔ چنانچہ وہ ان کپڑوں کو پٹختا تھا اور مختلف جگہ ان دھوبیوں نے اپنے اپنے پتھر بنا رکھے تھے یا

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے

۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

امارات ایرلائن: جرمنی کے کسی بھی شہر سے لاہور۔ اسلام آباد براستہ دوبئی و کراچی ۱۰۶۰ مارک۔ ریل اینڈ فلائی ٹکٹ۔

جرمنی کے تمام بڑے شہروں میں ایرلائن کے ٹکٹ کی فروخت کے لئے سب ایجنٹ بننے کے خواہشمند حضرات ہم سے رابطہ قائم کریں۔

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

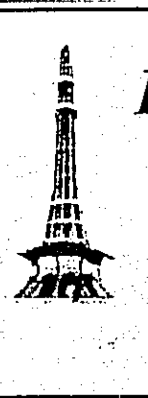

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

پتھر اپنا رکھے تھے۔ بنی بنائی پتھریلی جگہیں تھیں اور پھر وہ ساتھ "ہتھوا چھو" کی آوازیں نکالتا تھا اور ہر دفعہ اس کپڑے کو پٹختا تھا پتھر کے اوپر اور "ہتھوا چھو ہتھوا چھو"۔ سارے ڈھاب کے کنارے پر "ہتھوا چھو" کے گیت اٹھ رہے ہوتے تھے اور بڑا دلچسپ نظارہ تھا مگر بڑی محنت کرتا تھا وہ اور بار بار پتھر پر پٹخنے سے پھر وہ داغ کپڑے کو چھوڑ دیتے تھے۔

ہر پہلو سے یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے کہ ہم اپنی مہمان نوازی کے خلق کو انفرادی طور پر بھی بڑھائیں اور اجتماعی طور پر بھی ایسا منظم کریں کہ اس کے نتیجے میں آئندہ صدیوں میں جو پھیلے ہوئے تقاضے ہیں ان کو ہم بہترین رنگ میں پورا کرنے والے ہوں۔

تو گناہوں کے داغوں کی بھی تو ایسی ہی کیفیت ہوا کرتی ہے۔ کچھ ہلکے اور کچے داغ ہوتے ہیں۔ کچھ کو تو ٹھنڈے پانی سے دھو کر اسی وقت مل دیں تو وہ اتر بھی جاتے ہیں۔ تازہ گناہوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ داغ جتنا پرانا ہوتا جائے اتنا ہی اس کا دور کرنا مشکل ہوتا جاتا ہے۔ پس اس مضمون کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان میں سمجھیں تو آپ کو بہت سے معرفت کے راز ہاتھ آئیں گے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ کو خدا نے جس مٹی سے تشکیل دیا ہے وہ ایک ایسا شاہکار ہے کہ اس کا عام انسان بلکہ بڑے سے بڑا سائنسدان بھی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کتنا عظیم شاہکار ہے۔ اس کو تشکیل کے بعد پھر آپ گندا کرنے لگتے ہیں۔ اس کی شکلیں بدلنے لگتے ہیں۔ بعض دفعہ ایسا مکروہ ہو جاتا ہے کہ پہچانا ہی نہیں جاتا کہ کس ہاتھ کا بنا ہوا تھا اور پھر اس کو داغ دار کرنے لگتے ہیں۔ تو جیسے کپڑا داغدار ہو کر جب پرانا ہو جائے تو پھر وہ داغ نہیں مٹتے، کپڑا مٹ جاتا ہے مگر داغ نہیں مٹتے۔ وہی حال انسان کا ہے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ دھوبی سے بھی نصیحت پکڑو۔ وہ دیکھو کتنی محنت کرتا ہے کپڑوں کے داغ دھونے پر اور اگر دیر تک وہ کپڑا دھوبی کے جائے ہی نہ، اگر اس پر محنت کی ہی نہ جائے تو ایسے کپڑے کے داغ پھر بعض دفعہ اس کا ہمیشہ کے لئے جزء بن جاتے ہیں اور ان کا مٹنا اور مٹانا ایک امر محال دکھائی دیتا ہے۔ مگر انسان کے لئے اس صورت میں بھی کسی مایوسی کا کوئی مقام نہیں کیونکہ یہ آیت کریمہ یہی بتا رہی ہے کہ اے محمدؐ! یہ اعلان کر دے کہ اے میرے بندو! اور یہاں بندوں کا جو حوالہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی طرف دے رہے ہیں "قل یٰعبادی الذین اسرفوا علٰی انفسھم" تو کہہ دے کہ اے میرے بندو یعنی جو خدا کے عباد میں داخل ہو چکے ہو اور میری غلامی قبول کر چکے ہو، تم میرا دامن تھام چکے ہو اور یہ فیصلہ کر چکے ہو کہ میرے پیچھے چلو گے میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ میرا رب اتنا عظیم ہے کہ وہ ہر گناہ کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے اور وہی ہے جو گناہوں کو بخشنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور پھر رحیم بھی ہے جو گناہ بخشنے کے بعد پھر بار بار رحم لے کر آتا ہے اور ترقی کے مثبت دور میں داخل فرما دیتا ہے۔

پس اس پہلو سے جب آپ اس مثال کو سامنے رکھیں تو اول تو یاد رکھیں کہ جتنی دیر تک آپ اپنے گناہوں پر راضی رہیں گے اور ان کے خلاف جدوجہد کا آغاز نہیں کریں گے اتنا ہی آپ کے لئے ان کو دور کرنا مشکل، دوبھر یہاں تک کہ ایک وقت میں ناممکن ہو جائے گا یعنی انسانی کوششوں کے بس کی بات نہیں رہے گی۔ پھر آسمان ہی سے کوئی فضل نازل ہو تو ان کو دور کر سکتا ہے ورنہ زندگی بھر پھر آپ کو انہی داغوں میں رہنا ہوگا، انہی داغوں میں دفن ہونا پڑے گا۔ پس اس پہلو سے توجہ کریں کہ اگرچہ سفر بہت لمبا ہے اور کمزوریاں بہت زیادہ ہیں مگر مٹانے کا سفر شروع ہو جانا چاہئے یعنی داغوں کو مٹانے کا سفر لازماً شروع ہو جانا چاہئے۔ اور جتنی توفیق ملتی ہے اپنا جائزہ لے کر انصاف کی نظر سے، تقویٰ کی نظر سے یہ دیکھیں کہ آپ میں کہاں کہاں، کیا کیا خامیاں ہیں اور کچھ کو آپ پکڑ لیں۔ کچھ کو پکڑ کے فیصلہ کر لیں کہ ان کو تو میں لازماً چھوڑ کے رہوں گا اور پھر دعا کریں "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" اللہ تعالیٰ نے اس کا راز یہ سکھایا ہے کہ پھر اللہ سے مدد مانگنا کیونکہ اس کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ "استعینوا بالصبر والصلوٰۃ" صبر کے ذریعے یعنی اس حسن ظن کے ذریعے کہ یہ داغ مٹ جائیں گے اور پھر اس کوشش پر ہمیشہ قائم رہتے ہوئے "والصلوٰۃ" اور عبادت کے ذریعے نمازیں پڑھ پڑھ کے خدا سے مدد مانگتے رہو اور ان داغوں کو مٹا کے چھوڑو جو بدزیب لگتے ہیں اور آپ کی نظر کو بھی برے لگتے ہیں۔ یہ وہ داغ ہیں جو بعد میں پڑے ہیں، جو ابھی نئے ہیں، ابھی آپ ان کو پہچانتے ہیں کہ بری باتیں ہیں تو آپ سمجھیں گے کہ یہ جو نئے نئے داغ مجھے دکھائی دے رہے ہیں ان کو صاف کر کے میں کام سے فارغ ہو جاؤں گا لیکن جب آپ ان داغوں کو دور کریں گے تو آپ کو دکھائی دے گا کہ ان کے نیچے چھپے ہوئے داغ اور بھی زیادہ بدزیب تھے بدصورت تھے اور زیادہ پکے ہو چکے ہیں۔ تو اگر سفید کپڑے کے اوپر چند داغ ہوں تو اس کا مٹانا یعنی دھوبی کی طرح اس کو پٹخ پٹخ کر پتھروں پر یا ابال ابال کر ان کا صاف کرنا نسبتاً بہت زیادہ آسان کام ہے۔ مگر انسان کے معاملے میں یہ داغ کی تہیں ہیں جو تہہ بہ تہہ جمتی چلی جاتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ اوپر کی تہہ نیچے کے داغوں کو دیکھنے بھی نہیں دیتی۔ انسان کی نظر ان تازہ داغوں پر ہوتی ہے جو ابھی ابھی کل پرسوں کی بات ہے کہ وہ ان گناہوں میں مبتلا ہوا اور اس کی وجہ سے اسے وہ داغ دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی نئی بدتمیزی سیکھی ہے انسان نے تو کچھ دن تک نظر آتی ہے کہ ہاں یہ میں نے ایک نئی بدتمیزی سیکھی ہے۔ اور جب وہ اس کو مٹا لے گا تو اس کی نظافت کا معیار بلند ہو جائے گا اور اس معیار کی بلندی کے نتیجے میں اس کو وہ بصیرت عطا ہوگی جس کا ذکر میں نے کمرے کے حوالے سے کیا تھا۔ یعنی نظر کو عادت پڑ جائے گی داغ دیکھنے کی اور وہ داغ جو پہلے دکھائی نہیں دیتے تھے اب ان مٹتے ہوئے داغوں کے نیچے دیکھیں گے تو آپ کہیں گے ابھی تو بہت کچھ باقی ہے اور ان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس کے لئے پھر صبر اور صلوٰۃ کی ضرورت ہے۔ بہت استقامت کے ساتھ اس عزم پیہم یا عزم صمیم کے ساتھ کہ آپ چھوڑیں گے نہیں جب تک ان داغوں کو مٹا نہیں لیں گے جب آپ خدا کی طرف متوجہ ہوں گے دعائیں کریں گے صبر سے کام لیں گے تو ایک ایسا بھی وقت آئے گا کہ آپ ان خوش نصیبوں میں داخل ہو جائیں گے جن کے کچھ پرانے داغ بھی مٹ گئے اور ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ اور پھر ایک اور داغوں کی ایک منزل ہے، داغ دیکھنے کی منزل ہے جو سامنے آ کھڑی ہوگی۔ غرضیکہ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر کسی کو توفیق بخشے اور وہ اس دنیا میں صدیقوں میں داخل ہو جائے ورنہ صالحیت کا سفر ہی طے نہیں ہوتا اور بسا اوقات انسان صالحیت کے جھگڑے حل کرتے کرتے ہی مر جاتا ہے۔ مگر اگر صالحیت کی منزل پر بھی مر جائے تب بھی وہ خوش نصیب ہے کیونکہ وہ اس گروہ میں داخل ہو جائے گا "مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبین والصدیقین والشھدآء والصالحین و حسن اولٰئک رفیقا۔" (سورۃ النساء)۔ تو صالحیت کا سفر بھی بہت لمبا سفر ہے یہ جب داغ مٹیں گے تو پھر اور، پھر اور، پھر اور، لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک اور سفر بھی شروع ہو جائے گا جو خوبیوں کو حاصل کرنے کا سفر ہے۔ ہر مٹتے ہوئے داغ کے ساتھ ایک خوبصورتی ہے جو آپ کو عطا ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کا حسن مثبت صورت میں آپ کو دکھائی دے گا، آپ کو اس سے محبت ہوگی، آپ اسے اپنائیں گے تو داغوں کا مٹنے کا سفر اپنے ساتھ حسن کو اختیار کرنے کے سفر کو بھی رکھتا ہے اور بیک وقت یہ دونوں چیزیں پہلو بہ پہلو جاری رہتی ہیں۔ اس جدوجہد میں داخل ہونا ہی حقیقی جہاد ہے اور اس جدوجہد میں پڑنے کے بعد جماعت احمدیہ کو اللہ تعالیٰ یہ صلاحیت بخشے گا کہ وہ بہت جلد سب دنیا پر غالب آ جائے گی۔ جب تک غالب آنے کے لئے سلیقے معلوم نہ ہوں وہ تربیت نہ ہو جس تربیت سے گزرنے کے بعد ایک سپاہی بنتا ہے اور خدا کا سپاہی بننا عام سپاہی بننے سے بہت زیادہ مشکل کام ہے۔ آسان ان معنوں میں تو ہے کہ جس حالت میں بھی ہے خدا قبول فرما لیتا ہے کہتا ہے جو کچھ ہے لے کر داخل ہو جاؤ لیکن مشکل ان معنوں میں کہ اس سپاہی بننے کے تقاضے پورے کرنا عام دنیا کے سپاہی بننے کے تقاضوں سے بہت زیادہ سخت ہوتے ہیں۔ دنیا میں جتنی بھی بڑی بڑی قومیں سپاہیوں کی تربیت کرتی ہیں انہوں نے سالوں پر یہ معیار بنا رکھا ہے کہ بعض قوموں میں تین سال تک سپاہی کی تربیت کافی ہوتی ہے اور بعض اس کو چار یا پانچ سال تک لے جاتے ہیں۔ تو پانچ سالہ تربیت عموماً امریکہ میں مثلاً سپاہی تیار کرتے وقت دی جاتی ہے اور یورپ میں بھی غالباً یہی معیار ہوگا اور پھر ان میں سے جن کو آگے بڑھانا ہو ان کی تربیت کے سال اور لمبے ہو جاتے ہیں۔ مگر خدا کے سپاہی بننے میں یہ عجیب بات ہے کہ جنگ میں داخل تو آپ کو فوراً کر لیا جاتا ہے لیکن تربیت کا دور آخری سانس تک جاری رہتا ہے کیونکہ کام بہت وسیع ہیں اور ممکن نہیں کہ

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
Hauptfiliale
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel:069/685843
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

SATELLITES
OFFICIAL SKY AGENTS
MTV AHMADIYYA
SKY
TV ASIA
VIEW THE SERMON EVERY DAY ON EUTELSAT - SATELLITE SYSTEM AVAILABLE FOR ALL SATELLITES IN THE WORLD.
VIEWING CARDS IN STOCK. INSTALLATION AVAILABLE.
MAIL ORDER & INTERNATIONAL EXPORT SERVICE AVAILABLE
WE ACCEPT CREDIT CARDS. CALL FOR COMPETITIVE PRICES. ASK US FOR MORE DETAILS.
S.M SATELLITE SERVICES
15 BRIDGE END, CAMBERLEY, SURREY, GU15 2QX, ENGLAND
TEL: 01276-20916 FAX: 01276-678 740
RECEIVERS, DECODERS, DISHES, SMART CARDS

انسان ان کے تقاضوں کو پورا کر سکے اور وقت کی کمی تقاضا کرتی ہے کہ جلدی سپاہی پیش کرو۔ تو کچے پکے جتنے بھی سپاہی ہیں ان کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر میری خاطر تم آتے ہو تو آ جاؤ میں تمہیں اپنی فوج میں داخل کرتا ہوں لیکن شرط ہے کہ ساتھ ساتھ سیکھنا ضرور ہوگا اور اپنا معیار ضرور بلند کرنا ہوگا۔

پس موت تک جو ہم سپاہی بنتے ہیں اکثر صورتوں میں اور بڑی بھاری اکثریت کی صورتوں میں ہم صالح بننے کی ٹریننگ حاصل کر رہے ہوتے ہیں۔ صالح ہو جائیں اور صالح بننا جس کو نصیب ہو جائے ایسی حالت میں کہ جب وہ مرے تو اللہ تعالیٰ فرمائے کہ یہ صالحین میں تھا اور صالحین کی جماعت میں اس نے دم توڑا ہے یہ بہت ہی بڑا اعزاز ہے کیونکہ صالحیت کا لقب نجات کا لقب ہے۔ جس کو خدا صالح قرار دیدے وہ نجات پاگیا۔ اور "مع الذین انعم اللہ علیھم" میں جو خدا تعالیٰ نے "مع" کا لقب رکھا ہے پہلے "من" نہیں رکھا اس کی ایک بڑی حکمت یہ ہے تاکہ ان کو نبیوں کا ساتھ نصیب ہو سکے۔ ہر ایک تو "من النبیین" نہیں ہو سکتا ہر ایک تو "من الصدیقین" نہیں ہو سکتا۔ ہر ایک تو "من الشھدآء" نہیں ہو سکتا پس وہ صالح کیا کریں گے جو سب سے نچلی منزل پر بیٹھے رہے یا چلتے چلتے ایسی حالت میں دم توڑ دیا کہ ابھی وہ ابتدائی منزل پر ہی تھے۔ کیا ان کو ان بلند تر وجودوں کا ساتھ نصیب نہیں ہوگا؟

پس پہلا "مع" یہ معنے بھی رکھتا ہے کہ مبارک ہو تمہیں کہ تم اب انعام یافتہ لوگوں کے ساتھ شمار ہوگے "کونوا مع الصادقین" میں یہی پیغام ہے کہ صادقین کے ساتھ ہو جاؤ۔ "و توفنا مع الابرار" کہ اے اللہ ہمیں ابرار کے ساتھ موت دے۔ تو کتنے بڑے احسانات ہیں۔ ایسے احسانات کہ نہ گنے جا سکتے ہیں نہ گنوائے جا سکتے ہیں جو ذوالمنن کے احسانات اپنے بندوں پر ہیں کیسی کیسی شفقتوں کا سلوک فرماتا ہے، کتنے پیار کا اظہار کرتا ہے گنہگاروں کو بخشنے کے بہانے ڈھونڈتا ہے اور پھر یہ دستور بنالیا ہے کہ تم سفر شروع کر دو جہاں بھی تمہارا انجام ہوگا ہم تمہیں صالحین میں شمار کر لیں گے مگر سفر شرط ہے۔ پس آپ یہ سفر کریں اور "لاتقنطوا من رحمۃ اللہ" اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہوں اور یقین رکھیں کہ یہ چیزیں جو بہت مشکل دکھائی دیتی ہیں یہ وقت کے ساتھ ساتھ آسان ہوتی چلی جائیں گی اور ہر قسم کے داغ مٹائے جا سکتے ہیں اگر خدا تعالیٰ کی رحمت شامل حال ہو۔ اور "واستعینوا بالصبر والصلوٰۃ" پر عمل ہو۔

مومن کی بصیرت اور غیرمومن کی بصیرت میں ایک فرق ہے۔ مومن کی بصیرت کے ساتھ آسمان پر سے نور اترتا ہے اور وہ نور اس کو وہ روشنی عطا کرتا ہے جو دنیا کی محنت کرنے والوں کو نصیب نہیں ہوتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "جب ادنیٰ ادنیٰ چیزوں کے لئے اس قدر صبر سے کام لینا پڑتا ہے تو پھر کس قدر نادان ہے وہ شخص جو اپنی زندگی کی اصلاح کے واسطے اور دل کی غلاظتوں اور گندگیوں کو دور کرنے کے لئے یہ خواہش کرے کہ یہ پھونک مارنے سے نکل جائیں اور قلب صاف ہو جائے"۔ یعنی پھونک مارنے سے یہ سارے گناہ دور ہو جائیں اور قلب اچانک صاف ہو جائے۔ یہ پھونک مارنے والے پیر اور فقیر سب دنیا کو دھوکے دیتے پھرتے ہیں اور ان کی پھونک سے تو ان کا اپنا نفس بھی کبھی صاف نہیں ہوا۔ تعفن کی پھونک ہے جو شرک پھیلاتی ہے۔ ایک بدبو جس کے پاس کوئی شریف النفس انسان کھڑا بھی نہیں ہو سکتا اور اتنی جہالت ان لوگوں نے پھیلائی ہے اور ہر سال یورپ کے سفر کرنے والے بڑے بڑے پھونک مارنے والے صوفی آتے ہیں اور درویش اور فقیر پہنچتے ہیں، انکے اخباروں میں اشتہار چھپ جاتے ہیں کہ وہ بہت پہنچا ہوا صوفی آگیا ہے اور ایک نظر سے تمہیں آر پار کردے، یہاں سے کہیں اور پہنچا دے گا اور اس کی ایک پھونک سے تم ہر بیماری سے شفا پا جاؤگے۔ یہ سب جھوٹ ہے۔ سب ظلم کے قصے ہیں۔ شرک کی تعلیم ہے جو یہ دینے آتے ہیں اور جنت کی بجائے جہنم کی گارنٹی ہوتی ہے۔ یہ کہنا ان کے لئے جائز ہے کہ ایک پھونک میں ہم تمہیں جہنم میں پہنچا دیں گے۔

احمدیت نے اللہ کے فضل کے ساتھ آپ کو ان اندھیروں سے نکالا ہے۔ اتنا بڑا احسان ہے کہ کوئی انسان اس پر غور کرے تو وہ ساری عمر یہ شکر ادا کرتے کرتے مر جائے تو شکر کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے آپ کو کہاں پیدا کر دیا۔ کس روشنی میں پیدا فرما دیا ہے۔ امام مہدی کا زمانہ عطا کیا، اس کی جماعت میں داخل کیا، اس کی جماعت میں شامل ہو کر محض اللہ نے اپنے فضل سے آپ کو مزید ترقیات کی طرف قدم بڑھانے کی توفیق بخشی۔ تو یہ بہت احسانات ہیں جس نے آغاز سفر کے سامان مہیا کئے ہیں۔ لیکن یہ سفر کا انجام نہیں ہے۔ یہ بات ہے جو میں آپ کو سمجھانے کی کوشش کر رہا ہوں۔ آئندہ بھی سمجھاتا رہوں گا کہ احمدیت ایک بہت بڑا احسان ہے۔ اندھیروں سے نکل کر آپ آئے ہیں لیکن روشنی میں پہنچ کر سفر ختم نہیں ہوا بلکہ روشنی میں پہنچ کر سفر کا آغاز ہوا ہے اور توحید کا سفر لامتناہی ہے، اپنے نفس کو شرک سے پاک کرنے کا سفر لامتناہی ہے۔ ان معنوں میں لامتناہی ہے کہ وہ جو خدا کی طرف سے توحید کے نور سے مزین کئے جاتے ہیں یا روشن کئے جاتے ہیں یعنی انبیاء کا گروہ، ان کے سوا باقی ہر طبقے کے بزرگوں اور نیکوں کے لئے توحید کے متعلق محنت کرنی پڑتی ہے، مسلسل محنت کرنی پڑتی ہے اور توحید کے تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اس لئے سفر لامتناہی رہتا ہے کہ آئے دن کوئی نہ کوئی شرک کا حملہ ان کے اوپر ہوتا ہی رہتا ہے۔ کبھی اولاد کی طرف سے ابتلاء آگیا، کبھی نظام جماعت کی سزا کے طور پر ابتلاء آگیا، کبھی مالی ابتلاء آگیا، کبھی قریبیوں کی موت ابتلاء بن گئی۔ تو انسانی زندگی میں جو توحید کا سفر ہے وہ بظاہر مکمل ہونے کے باوجود ایک انسان یہ سمجھ بھی لے کہ میں توحید کامل پر قائم ہو گیا ہوں پھر بھی یہ سفر مکمل نہیں ہوتا کیونکہ ہر طرف سے اس پر حملے ہوتے چلے جاتے ہیں، نئی نئی آزمائشیں آتی چلی جاتی ہیں، نئے نئے امتحان درپیش ہوتے ہیں تو اللہ کرے ہمیں ان سب تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا ہو کیونکہ ہم پر ذمہ داریاں بہت ہیں۔ بہت بڑے کام ہیں جو ہمارے سامنے ہیں اللہ تعالیٰ نے جو فضلوں کی رفتار بڑھا دی ہے اسے دیکھ کر جہاں روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے وہاں خوف بھی پیدا ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم سے بڑی توقعات رکھی ہیں۔

کہاں آٹھ دس ہزار احمدیوں کا سال بھر میں ساری دنیا بھر میں جماعت میں داخل ہونا یعنی غیراحمدیوں کا احمدی بننا یا غیر مسلموں کا مسلم بننا، کہاں سولہ لاکھ کا ایک سال میں مہمان بن کر چلے آنا۔ تو میں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ اللہ نے ہم پر نظر رحمت فرماتے ہوئے ہم سے توقعات رکھی ہیں اور جتنے فضل عطا کئے ہیں اتنی ہی ہم سے توقعات بڑھ گئی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی نظر میں ہم اصلاح پذیر ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں ہماری وسعتیں پھیل رہی ہیں، ہماری صلاحیتیں بڑھ رہی ہیں اور ان کے مطابق اس کے فضل نازل ہو رہے ہیں اور ان کے مطابق ہم سے توقعات اونچی ہو رہی ہیں۔ پس دعا کرتے رہیں اور تھکے بغیر، پیچھے مڑ کر دیکھے بغیر مسلسل قدم آگے بڑھاتے رہیں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر ہو اور خدا ہمیں، ہم سب کو جو آج زندہ ہیں اس آنے والی صدی کا امام بنا دے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

مکتوب آسٹریلیا

(مرتبہ: چوہدری خالد سیف اللہ خان، نمائندہ الفضل، آسٹریلیا)

دماغ کو اگر ہمیشہ فعال اور چاک و چوبند رکھا جائے تو وہ بڑھاپے میں بھی صحیح کام کرتا رہتا ہے

پہلے ڈاکٹر کہتے تھے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عمر بھر آپ کی ٹانگیں چلتی رہیں تو اس کا طریق یہ ہے کہ جیسے تیسے انہیں چلاتے رہیئے۔ اب اسی طرح کی تحقیق دماغ کے بارہ میں بھی آئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ عمر بھر آپ کا حافظہ صحیح کام کرتا رہے تو عمر بھر تعلیم و تعلّم کے ذریعہ حافظہ کو استعمال کرتے رہیئے۔

یہ نئی تحقیق سڈنی یونیورسٹی اور کنکارڈ ہسپتال کے سائنس دانوں نے مل کر کی ہے۔ انہوں نے موت سے قبل اور موت کے بعد بتیس افراد کے دماغوں کا معائنہ کیا جن میں مرد بھی تھے اور عورتیں بھی اور ان کی عمریں ۴۶ اور ۹۲ سال کے درمیان تھیں۔ انسانی دماغ میں کچھ خاکستری مادہ (Gray Matter) ہوتا ہے اور کچھ سفید مادہ (White Matter) ہوتا ہے۔ بڑھاپے میں اوسط پندرہ فیصد تک سفید مادہ کم ہو جاتا ہے۔ خاکستری مادہ دماغ کے خلیات (Nurons) پر مبنی ہوتا ہے اور اس کو اگر ٹیلیفون کے ہینڈ سیٹ سے تشبیہہ دیں تو سفید مادہ کو ٹیلیفون کی تاروں سے مشابہت دے سکتے ہیں۔ یہ خاکستری مادہ کو باہم مربوط رکھنے کے لئے کڑیوں یا رابطہ کا کام کرتا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مردوں کا دماغ عورتوں کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے سکڑتا ہے اور سفید مادہ کے کم ہونے سے سیکھنے اور یاد رکھنے کی استعداد کم ہو جاتی ہے۔ شراب پینے سے دماغ کے خلیات (Nurons) گھٹتے جاتے ہیں اور بقول ایک ڈاکٹر صاحب کے جب ہم شراب پی رہے ہوتے ہیں تو گویا اپنے ہی نیوران پی رہے ہوتے ہیں یعنی اپنا ہی دماغ چاٹ رہے ہوتے ہیں۔

محققین کا اندازہ ہے کہ آئندہ پندرہ بیس سال میں بڑھاپے میں واقع ہونے والی دماغی کمزوری کو اسی طرح روکا جا سکے گا جس طرح آجکل دل کا علاج ہوتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کا علاج دوا ہی سے کیا جائے۔ زندگی گزارنے کے ڈھب (Life Style) کو بدلنے اور عمر بھر سیکھنے سکھانے کے شغل اور یادداشت کو زیر استعمال رکھنے کے ذریعہ بھی بڑھاپے میں یادداشت اور حافظہ کو صحیح حالت میں رکھا جا سکتا ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "اطلبوا العلم من المہد الی اللحد" یعنی پنگھوڑے کی عمر سے قبر میں داخل ہونے تک علم حاصل کرتے رہو۔ جو ایسا کرتے ہیں ان کی یادداشت دوسروں کی نسبت بہت بہتر رہتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ انسان کے تمام اعضاء و جوارح اور قویٰ خدائے رحمان کا انعام ہیں اور ان کا زبان و عمل سے شکر بجالانے سے وہ قوتیں ترقی کرتی ہیں۔ جیسے فرمایا "لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید" (۱۴:۸)۔ یعنی اگر تم شکر کروگے (نعمتوں کی قدر کروگے اور ان کا صحیح استعمال کروگے) تو میں تمہیں اور بھی زیادہ دونگا اور اگر تم نے ناشکری کی تو میرا عذاب یقیناً سخت ہوتا ہے (یعنی نعمت چھن جانے کا عذاب)۔ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام نعمتوں کا قولاً و فعلاً شکر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

REQUIRED REPRESENTATIVES FOR
CANADIAN IMMIGRATION
We are an esteemed Canadian Immigration law firm seeking to Collaborate with reputed business partners for the Processing of Canadian Permanent residence application in the following countries
KUWAIT, OMAN, QATAR, SAUDI ARABIA, SINGAPORE, HONG KONG, BANGKOK.
Please address written replies to
HABIB & CO. (Barristers & Solicitors)
72 Nazimuddin Road, F-8/4, Islamabad, Pakistan.

سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ بلجیم و ہالینڈ کی چند جھلکیاں

حضور انور ۲۰ اگست ۱۹۹۶ء کو لندن سے روانہ ہو کر بعد دوپہر برسلز مشن ہاؤس پہنچے جہاں احباب حضور کے استقبال کے لئے جمع تھے۔

مجلس عرفان

شام کو مجلس عرفان کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے مختلف احباب کے سوالات کے جواب ارشاد فرمانے کے علاوہ بعض اہم انتظامی امور کے متعلق ہدایات سے نوازا۔

حضور نے جماعت کو یہ ہدایت فرمائی کہ سب جماعتوں میں اگر ممکن نہ ہو تو بعض گھروں میں سینٹرز بنائے جائیں تاکہ سبھی افراد جماعت ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگراموں سے مستفید ہو سکیں۔ چونکہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ پر عنقریب اہم تربیتی پروگرام دکھائے جانے کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے اس لئے بچوں کی بالخصوص تربیت کے لئے ایسے سینٹرز کا ہونا بہت ضروری ہے جہاں ایم۔ ٹی۔ اے۔ کے پروگرام دیکھ سکیں۔

اس مجلس میں جن سوالات کے جواب حضور نے ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں:

☆ قرآن کریم میں آنحضرتؐ کے متعلق ہم کبھی مخاطب کے طور پر پڑھتے ہیں اور کبھی غائب کے طور پر۔ اس کی کیا حقیقت ہے؟

☆ فوت شدگان کی طرف سے قربانیاں اور صدقات وغیرہ دئے جا سکتے ہیں یا نہیں۔ کیا یہ شرک تو نہیں؟

یہ مجلس سوال و جواب قریباً سوا گھنٹے تک جاری رہی اور رات ۱۰ بجے ختم ہوئی۔

روانگی برائے جرمنی

۲۱ اگست کو حضور ایدہ اللہ برسلز سے روانہ ہو کر جرمنی کے شہر کولن (Coln) پہنچے۔ جرمنی میں حضور ایدہ اللہ کا قیام یکم ستمبر تک رہا۔ (اس عرصہ میں حضور انور کی جماعتی مصروفیات کی کسی قدر جھلکیوں پر مشتمل رپورٹ الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکی ہے)۔

روانگی برائے ہالینڈ

یکم ستمبر کو جرمنی کے نہایت مصروف اور بابرکت دورہ مکمل کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہالینڈ کے لئے روانہ ہوئے اور بیت النور نن سپیٹ میں ورود فرما ہوئے۔

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل

کی سالانہ زر خریداری

برطانیہ پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ

یورپ چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

دیگر ممالک ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ

(مینیجر)

مجلس عرفان

ہالینڈ پہنچتے ہی شام کو بیت النور میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضور ایدہ اللہ نے ایک گھنٹے تک مختلف سوالات کے جواب اردو اور انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ اس مجلس میں حضور نے جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے:

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ اس سے کیا مراد ہے؟

☆ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شہب ثاقب کو شیطانوں کے لئے پتھراؤ کا موجب بنایا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے؟

☆ کیا اسلام یوگا (Yoga) وغیرہ کے بارہ میں بھی سکھلاتا ہے کیونکہ یوگا میں بھی اور نماز میں بھی پیٹ کے درمیانی حصے پر زور پڑتا ہے؟

☆ اس کرہ ارض کے علاوہ کیا کسی دوسرے کرہ میں بھی مخلوق ہے۔ اگر ہے تو کس قسم کی ہے؟

ایک عجیب واقعہ

نماز مغرب و عشاء کی با جماعت ادائیگی کے بعد ایک عجیب واقعہ پیش آیا۔ حضور انور ایدہ اللہ مسجد ہی میں سنتیں پڑھ رہے تھے کہ آپ نے سجدہ کی حالت میں اونچی آواز سے اللہ اکبر کہا۔

اس بارہ میں حضور ایدہ اللہ نے مجلس عرفان میں ذکر فرمایا کہ میں نے سجدہ میں اللہ اکبر بھول کر نہیں کہا تھا بلکہ میں دعا کر رہا تھا کہ اے خدا مجھے اسلام اور احمدیت کی فتوحات کے بارے میں بتلا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے جو نظارہ دکھایا وہ بہت عظیم الشان تھا اور میں نے بے اختیار اللہ اکبر کہا۔ میں اس نظارے میں کھویا ہوا تھا اور پھر مجھے احساس ہوا کہ میں سجدے میں ہوں اور لوگ میرے پیچھے ہیں جو اپنی اپنی نماز ادا کر رہے ہیں۔

۲ر اور ۳ر ستمبر

ہالینڈ میں قیام کے دوران حضور ایدہ اللہ روزانہ کچھ وقت کے لئے اپنے بعض خدام کے ہمراہ سائیکلنگ پر تشریف لے جاتے رہے۔ اسی طرح روزانہ شام کو مجلس عرفان کا مبارک سلسلہ جاری رہا۔

۲ ستمبر کی شام کو نماز مغرب و عشاء کی با جماعت ادائیگی کے بعد بیت النور میں مجلس عرفان منعقد ہوئی جس میں حضور نے مختلف سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ جن سوالات کے حضور نے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے:

☆ حضرت بابا گورونانک ؒ نے چولے پر کیوں آیات لکھوائی تھیں؟

☆ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کو جوڑا بنایا ہے کیا ذرہ کو بھی جوڑا بنایا گیا ہے؟

☆ قرآن کریم میں چار الہامی کتب کا ذکر ہے۔ کیا صرف یہی الہامی کتب ہیں؟

☆ یورپین ممالک میں بچوں کی تربیت کے لئے کیا ہم کوئی سکول نہیں بنا سکتے؟

تین ستمبر کی شام کو بھی نماز مغرب و عشاء کی با جماعت ادائیگی کے بعد حضور نے مجلس عرفان میں سوالات کے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے۔ بعض سوالات جن کے حضور نے جواب دئے وہ یہ تھے:

☆ اللہ تعالیٰ تمام جہانوں کا رب ہے۔ تمام جہانوں میں اسلام کیسے پھیلے گا؟

☆ لولاک لما خلقت الافلاک کا کیا مطلب ہے؟

☆ کیا کل کلمے چھ ہیں؟

☆ مقتدی خاتون، امام کے دائیں کھڑی ہوتی ہیں یا بائیں؟

☆ نبی کی کیا تعریف ہے؟

آج مجلس عرفان کے بعد خدام الاحمدیہ ہالینڈ کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ اور مختلف ممالک سے تشریف لائے ہوئے مہمانوں کے اعزاز میں باربیکیو کا انتظام تھا جس میں ازراہ شفقت حضور نے شمولیت فرمائی۔

روانگی برائے بیلجئم

۴ ستمبر کو نماز ظہر و عصر کی با جماعت ادائیگی کے بعد قریباً ۴ بجے شام حضور انور مع قافلہ بیلجئم کے لئے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل تمام موجود احباب نے جو حضور کو رخصت کرنے کی غرض سے آئے ہوئے تھے، حضور سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

مجلس سوال و جواب

حضور انور بیت السلام بیلجئم شام پونے سات بجے کے قریب پہنچے۔ سات بجے شام مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں خصوصی طور پر فرانسیسی بولنے والوں کو مدعو کیا گیا تھا۔ ایک کثیر تعداد ایسے احباب کی موجود تھی جنہوں نے حضور سے سوالات پوچھے۔ حضور نے جواب انگریزی میں ارشاد فرمائے جبکہ ان کا فرانسیسی میں رواں ترجمہ مکرم شمیم احمد خالد صاحب مبلغ انچارج بیلجئم نے پیش کیا۔ جو سوالات پوچھے گئے اور جن کے حضور نے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ تھے:

☆ اگر ملک ہمیں کہے کہ دوسرے ملک کے خلاف لڑائی میں حصہ لو تو ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

☆ ہماری نسبت آپ کا تعلق خدا تعالیٰ سے کیسا ہے؟

☆ مذہب اور سیاست کا آپس میں کیا تعلق ہے؟

☆ قرآن اور بائبل میں کیا فرق ہے؟

☆ قرآن میں ہے "واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا" اس کے باوجود جماعت احمدیہ اور اہل سنت وغیرہ میں کیوں اختلاف ہیں؟

☆ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرب میں پیدا ہوئے اور وہیں فوت ہوئے۔ جماعت احمدیہ وہاں کیوں کثرت سے نہیں پھیلی؟

یہ سوال سینی گال کے ایک دوست نے کیا تھا۔ حضور انور نے جب اس کا تفصیلی جواب ارشاد فرمایا تو برملا کہہ اٹھا کہ یقیناً اب سے میں احمدی ہوں۔

☆ خدا تعالیٰ کی طرف سے کل کتنے نبی آئے اور آخری نبی کون ہے؟

☆ سنی اور شیعوں میں اور اسی طرح عام مسلمانوں اور احمدیوں میں کیا فرق ہے۔ عام مسلمان احمدیوں کے کیوں خلاف ہیں؟

☆ حضرت احمد علیہ السلام کے حالات زندگی اور عقائد کے بارے میں کچھ بتائیں؟

یہ اجلاس دو گھنٹے تک جاری رہا۔

مجلس عرفان

نماز مغرب و عشاء کی با جماعت ادائیگی کے بعد حضور انور نے ایک نکاح کا اعلان فرمایا جس کے بعد مجلس عرفان اردو میں منعقد ہوئی۔

اس مجلس سوال و جواب میں جو اندازاً ایک گھنٹے تک جاری رہی، حضور نے جن سوالات کے جواب ارشاد فرمائے ان میں سے بعض یہ ہیں:

☆ نماز میں سجدہ گاہ کو دیکھنا کیوں ضروری ہے۔ نیز آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا کیوں ناپسندیدہ ہے؟

☆ آئے دن بے گناہ لوگ ظلم کا نشانہ بنتے رہتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ ان کی پکار کیوں نہیں سنتا؟

☆ فرض نماز کے بعد تسبیح زیادہ ثواب کا موجب ہے یا نماز مکمل پڑھنے کے بعد؟

☆ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انگریز کو محسن کہا ہے حالانکہ انگریزوں نے بہت لوٹا ہے۔ ایسا کیوں فرمایا گیا؟

☆ قرآن کریم میں جبکہ خدا تعالیٰ نے مذہب کا نام اسلام رکھا ہے تو پھر جماعت نے احمدیہ جماعت اپنا نام کیوں رکھا ہے؟

☆ نظر لگنے کی کیا حقیقت ہے؟

☆ کیا تمام مجددین کی بیعت ضروری ہے؟

☆ اگر موسیٰؑ کا سمندر پھاڑنے والا معجزہ حقیقی نہیں تھا تو حضرت مسیح موعودؑ کا سرخی کے چھینٹوں والا معجزہ کیا تھا؟

☆ "لاملئن جہنم" سے کیا مراد ہے؟

۵ ستمبر کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیلجئم سے روانہ ہو کر بخیر و عافیت لندن پہنچے۔ الحمدللہ کہ غیر معمولی مصروفیات سے معمور حضور ایدہ اللہ کا یہ دورہ ہر پہلو سے بہت مبارک رہا۔

(رپورٹ: منیر الدین شمس)

اخبار الفضل کی اہمیت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفة المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۹ دسمبر ۱۹۵۴ء کو ربوہ سے اخبار "الفضل" کی اشاعت کے آغاز پر فرمایا:

"الفضل آج ربوہ سے اخبار شائع کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا ربوہ سے نکلنا مبارک کرے اور جب تک یہاں سے نکلنا مقدر ہے اس کو اپنے صحیح فرائض ادا کرنے کی توفیق دے۔ اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان امور پر عمل کرنے کی توفیق بخشے"۔

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۳)

مرکری کے مختلف خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۴ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن (۴ جولائی ۱۹۹۵ء) سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام ملاقات میں ہومیوپیتھک کلاس میں مرکری کے مختلف خواص کا ذکر جاری رکھا۔

مرکری

حضور نے فرمایا کہ مرکری میں آنکھ کے ساتھ ایک تعلق ہے اور روزمرہ کی جو آنکھ دکھنے کی بیماریاں سامنے آتی ہیں خواہ اس کا ڈاکٹری نام کوئی بھی ہو مرکری کے ساتھ اس کا بہت تعلق ہے اور مرک سال ۳۰ پوٹینسی میں عموماً مفید رہتی ہے۔ اس کے ساتھ فوٹوفوبیا (Photofobia) بھی بہت پایا جاتا ہے یعنی روشنی سے sensitivity اور نفرت کارنیا (Cornea) کی انفلیمیشن (Inflamation) بھی پائی جاتی ہے۔ ڈلکامارا اور یہ دونوں اب اس بات میں ملتے جلتے ہیں کہ ڈلکامارا کا نزلہ بھی آنکھ پر گرتا ہے اور اس کا نزلہ بھی بسااوقات آنکھ پر گرتا ہے۔ یوفریزیا کا بھی آنکھ پر گرتا ہے لیکن اس کی شکل مختلف ہے۔ یوفریزیا میں جو پانی بہتا ہے وہ بڑا Crusitive ہے اور وہ سرخی پیدا کر دیتا ہے اور Overall آنکھ کی دکھن اس طرح نظر نہیں آتی بلکہ نزلہ جب تک جاری رہے آنکھ میں بڑی سرخی (Voilance) یعنی غیر معمولی جوش دکھائی دیتا ہے اور جب وہ مریض رات کو سوتا ہے تو وہی نزلہ پیچھے گر کے اس کو سونے کے کوئی آدھ پون گھنٹے کے بعد کھانسی پیدا کر دیتا ہے۔ تبھی ایسے مریض کی کھانسی رات کو سونے کے کچھ عرصہ بعد ہوتی ہے۔ اگر پہلے ایسا نزلہ ہوا ہو جو آنکھ کو سرخ کر چکا ہو تو پھر اس کا علاج یوفریزیا ہی ہے۔ دوسری کسی دوا سے وہ کھانسی درست نہیں ہوگی لیکن مرکری اور ڈلکامارا بھی آنکھ پر اثر دکھاتے ہیں مگر عمومی طور پر پیپ بننا اور آنکھ کا سوجنا اور غیر معمولی Sensitivity to light یہ ساری چیزیں دونوں میں مشترک ہیں۔ اور ڈلکامارا کے مریض کی ایک خاص پہچان یہ بھی ہے کہ نمی کو بہت زیادہ محسوس کرتا ہے اور نمی سے تکلیفیں بڑھتی ہیں۔

یہ فس چولا (Fistula) کی دوائی ہے۔ فس چولا کی تعریف یہ ہے کہ وہ زخم جو آرپار سوراخ کر دے۔ یہ زخم منہ میں بھی ہو جاتے ہیں، مختلف جگہوں پر اور ان میں مرکری کا مزاج پایا جاتا ہے۔ اور سفلس کا مزاج بھی پایا جاتا ہے۔ سفلس کے بعض زخم تو ہڈی کے آرپار بھی نکل جاتے ہیں اور اس کو کھا کر کھوکھلا کر دیتے ہیں۔ پھر وہ ہڈیاں بیٹھ جاتی ہیں۔ فسچولا پیدا کرنے والی ان کو ہومیو پیتھی Cure کرنے والی دواؤں میں سلیشیا ہے اور کلکیریا فلور ہے۔

اس کے گلے کی خرابی میں جو ٹانسلز (Tonsils) ہیں ان میں انفلیمیشن ہوتی ہے۔ اس کی پہچان یہ ہے کہ اس میں Pus Formation جلدی ہوتی ہے۔ فائٹولاکا میں بھی Pus Formation پائی جاتی ہے۔ اس میں Spots کے اوپر گلینڈ زیادہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔ اور باقی سطح Voilent یعنی سرخی مائل ہوتی ہے۔ اور بیچ میں جگہ جگہ جیسے پنکچر کیا ہو اس طرح پس کے سپاٹ بن جاتے ہیں۔ اور ایک اور دوا بھی ہے جس میں پس فارمیشن Pus Formation پائی جاتی ہے وہ ہے بپٹیشیا (Bapticia) - اس میں بھی Decay اور Pus Formation جلدی ہوتی ہے۔ مگر اس کی پہچان یہ ہے کہ اس میں درد نہیں پائی جاتی۔ تو جب دیکھنے میں بہت ہی خطرناک صورت دکھائی دے اور مریض درد کی کوئی شکایت نہ کرے تو بلاشبہ اس میں بپٹیشیا کام آئے گی اور جتنے کیسز میں میں نے بپٹیشیا علامتوں کے مطابق دیا ہے خدا کے فضل سے کبھی اس نے مایوس نہیں کیا۔ بہت ہی اہم دوا ہے بہت ہی Effective دوا ہے۔

Liver کا میں نے بتایا تھا اس میں Stiches ہوتے ہیں Pain میں۔ جہاں بھی ہوں وہاں Stiches ضرور ہوتے ہیں۔ یعنی ڈنگ مار دردیں۔

آرسنک پیچش میں بہت اچھا ہے۔ لیکن کینٹ اس کے عام استعمال کے خلاف ہے وہ کہتا ہے پیچش میں آرسنک دینے میں جلدی نہ کیا کرو۔ آرسنک کی پیچش تو ویسے پہچانی جاتی ہے۔ اس میں کسی اور شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ ایک تو آرسنک کی عمومی بے چینی اس میں نمایاں ہوتی ہے۔ مریض کا سارا جسم ہی بے چین ہوتا ہے۔ پھر خوف کا عنصر موجود ہوتا ہے۔ آرسنک کی پیچش کبھی کھلے دستوں کی نہیں ہوتی مروڑ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے سپرٹس نکلتے ہیں جو سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ آرسنک کے اسہال ہمیشہ سیاہی مائل ہوتے ہیں۔ تو یہ پہچان ہے یہ عموماً آرسنک کا پتہ دیتی ہے۔ اس لئے آرسنک کی جہاں جتنی علامتیں پائی جاتی ہیں ان کے مطابق اس کو Treat کریں۔ لیکن یہ مراد نہیں ہے کہ ہر علامت کا موجود ہونا ضروری ہے۔

مرک سال کی پیچش Non Discript ہے۔ ہر قسم کی پیچش پائی جاتی ہے۔ اسہال بھی کھلے بھی اور کم بھی۔ مگر اس کی خاص پہچان یہ ہے کہ اس کی بے چینی جو پیچش سے پہلے ہوتی ہے جو لگتا ہے کہ اجابت کے بعد ٹھیک ہو جائے گی وہ جاری رہتی ہے اس میں کوئی کمی نہیں آتی اور فارغ ہونے کے بعد بھی اندر ایک تلخی سی محسوس ہوتی رہتی ہے۔ مرک کار میں زیادہ اور مرک سال میں کم۔ مرک کار میں زائد علامت یہ ہے کہ اس میں پیشاب میں بھی یہی بات پائی جاتی ہے۔ دونوں اکثر اکٹھے ہوتے ہیں۔ ایسے مریضوں میں میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے ایسے مریض ملتے ہیں جہاں پیشاب میں بھی روک پیدا ہو جاتی ہے اور جلن کے ساتھ آتا ہے اور کرنے کے باوجود جلن میں کوئی کمی نہیں آتی اور ساتھ ہی ایسی پیچش۔ یہ دو علامتیں جب اکٹھی ہو جائیں تو مرک کار اللہ کے فضل کے ساتھ قطعی دوا ہے۔ ایک دو خوراکوں میں ہی مریض Respond کرتا ہے اور آرام پاتا ہے۔ لیکن یہ شدت نہ ہو اور عمومی مزاج اس سے ملتا ہو تو مرک سال دوا ہے۔

عورتوں کی بیماریوں میں مرک سال بہت مفید ہے۔ اگر Overies میں Stinging Pains ہوں اور ساتھ برننگ (Burning) بھی ہو۔ مینسٹرول پیریڈ (Menstural Period) میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ تکلیف محسوس ہو۔ Morning Sickness ہو یعنی صبح کے وقت جو الٹی آتی ہے وہ عام طور پر حمل کے دوران ہوتی ہے۔ مگر اس کے بغیر Morning Sickness ملتی ہے۔ خاص طور پر مینسٹرول پیریڈ میں خرابی ہو تو اس میں بھی عورتوں میں بعض دفعہ قے کا رجحان پیدا ہو جاتا ہے۔ سیلولائٹس (Cellulitts) حمل کے ابتدائی مہینوں میں بھی ملتا ہے۔ یہ عام تکلیفیں ہیں جو مرک سال سے ٹھیک ہو سکتی ہیں لیکن اس میں کوئی Distinctive علامت ایسی نہیں ہے جس سے آپ خاص طور پر مرک سال کو پہچان سکیں۔ اس لئے عمومی طور پر دیکھنا پڑے گا۔ اگر منہ میں تھوک زیادہ آتا ہو، اس قسم کی اور کئی علامتیں مرک سال کی آپ کو دکھائی دیں تو رحم اور مینسز (Menses) کی ان علامتوں کے علاوہ ساتھ مل جائیں تو پھر یہ بہت اچھی دوا ہے ورنہ علامتیں تو ہر جگہ اس طرح ملتی ہیں ان کے ذریعہ پہچان نہیں ہو سکتی۔

ایک ایسی چیز ہے جس میں اس کو استعمال کرنا چاہئے۔ میں نے بتایا تھا فاسفورس میں بھی اسقاط حمل (Miscarriage) کا کافی رجحان موجود ہے۔ مگر (Miscarriage) سے زیادہ وہاں حمل ٹھہرتا ہی نہیں فاسفورس میں ایک تو یہ بات ہے، ٹھہرے گا نہیں تو (Miscarriage) ہوگا۔ ریڈ بلیڈنگ Red Bleeding اس میں نمایاں ہوتی ہے۔ لیکن اس دوا میں اگر محض کمزوری کی وجہ سے (Miscarria-ge) ہوتا ہو۔ بعض عورتیں ہیں جو بے چاری نڈھال اور کمزور ہوتی ہیں ان میں یہ طاقت ہی نہیں ہوتی کہ وہ اتنا عرصہ جنین کو پال سکیں۔ تو عام طور پر شروع مہینوں میں ہی ابارشن (Abortion) ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ عادت پڑ جائے تو اس کا ٹھیک کرنا بڑا مشکل ہے۔ یہ عادت مضبوط، صحت مند عورتوں میں بھی ملتی ہے۔ اس کی وجوہات اور ہیں۔ اگر محض کمزوری نظر آئے تو مرک سال اس میں اکثر فائدہ مند ہوتی ہے، عمومی کمزوری کو ختم کر کے طاقت کو پک اپ کرتی ہے۔

رحم اور چھاتی کے کینسر میں کیوریٹو (Curative) تو نہیں ہے مگر بہت ہی آرام پہنچانے والی دوا ہے۔ اگر کوئی ایسا مریض ہو یا ایسی مریضہ ہو جو آپ کی دوسری دواؤں سے ٹھیک نہ ہو رہی ہو تو اس صورت میں آرام پہنچانے کی خاطر مرکری بہت مفید دوا ہے۔

Non Cancerous Ephithelioma میں کیوریٹو بھی ہے۔ کینسرس ہو تو پیلی اوٹیو (Polliative) اس کے معنے یہ ہیں کہ جو آرام پہنچاتی ہے مگر علاج نہیں کر سکتی۔ لیکن Epitheli-um کے جو Non Malignent Tumours ہیں ان میں یہ کیوریٹو بھی ہو جاتی ہے۔

اس کا ایک اور سالٹ پروٹو آئیو ڈائیڈ Protoiodide ہے وہ چھاتی کے کینسر میں بعض صورتوں میں کیوریٹو بھی ثابت ہوا ہے۔ وہ مرکری ہی ہے لیکن پروٹو آئیوڈائیڈ اور مرکری وہ کینٹ کے تجربے میں ایک سو پوٹینسی میں جب بھی درد اٹھے دے دینی چاہئے اس کے لئے کوئی فارمولا نہیں ہے کہ دن میں تین دفعہ، دس دفعہ دینی ہے۔ وہ سو پوٹینسی استعمال کیا کرتا تھا اور ہر دفعہ جب درد دوبارہ آتی تھی ایک دفعہ تو کچھ عرصہ کے لئے فوری طور پر ٹھیک ہو جاتی تھی تو پھر دے دیتا تھا۔ کہتا ہے کہ ایک انڈہ کے برابر چھاتی میں کینسرس گروتھ (Cancerous Growth) تھی جو اس دوا کے اثر سے بالکل ٹھیک ہو گئی اور پھر دوبارہ کبھی بھی اس کو کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ تو مرکری کے بعض کمپاؤنڈ کینسر میں بھی مفید ہیں اور ایک ان میں سے پروٹو آئیوڈائیڈ ہے۔ یہ دائیں طرف زیادہ کام کرتا ہے۔ بن آئیوڈائیڈ زیادہ اثر بائیں جانب دکھاتا ہے۔ باقی باتوں میں یہ ایک دوسرے سے مشابہ ہیں۔

بعض لوگوں کو سردی لگنے سے ایک طرف سے گردن پکڑی جاتی ہے یا بعض دفعہ پیچھے تک اثر ہوتا ہے، Stiffness ہو جاتی ہے اس میں مرک سال مفید ہے۔ سب سے پہلے صبح اٹھ کر محسوس ہو کہ Stiffness ہے تو بیلاڈونا دینی چاہئے۔ بیلاڈونا عام طور پر ناڑ پہ ناڑ چڑھنے یعنی مسلز میں گنجلک سی پڑ جاتی ہے لگتا ہے کھچاؤ پیدا ہو گیا ہے، گردن مڑتی نہیں کافی درد ہوتی ہے۔ اس میں بیلاڈونا بہت مؤثر ہے۔ اگر بیلاڈونا کام نہیں کرتا تو پھر اور وجوہات ہیں۔ ان میں ٹھنڈ کی وجہ سے اگر ہلکی سی انفیکشن اندر پیدا ہو گئی ہے۔ یا انفلیمیشن بن گئی ہے تو اس میں پھر بیلاڈونا کے بعد مرک سال کام آتا ہے۔ اور مرک سال، بیلاڈونا کا کامپلی مینٹری (Complimentry) بھی ہے۔ بیلاڈونا کی علامتیں آگے بڑھ جائیں تو مرک سال اس سے ایک قسم کا کرانک کا تعلق رکھتا ہے۔

بعض بیماریاں ایسی ہیں جن میں فالج کے ساتھ Trembling اور Twitching بھی پائی جاتی ہے اور جرکنگ بھی۔ جہاں بھی فالج ہو اور وہاں ٹوچنگ ہو، جرکنگ ہو اور جیسے چٹکی کاٹی جاتی ہے اس طرح کا جگہ جگہ احساس ہو تو ایسی صورت میں کچھ دوائیں ہیں جو عموماً مفید پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے ایک مرک سال ہے۔ اس کے علاوہ ارجنٹم نائٹریکم، فاسفورس اور سی کیل۔ اگر سی کیل ہو تو اس کی خاص پہچان گرمی اور خون سیاہ ہوتا ہے۔ لیکن ٹوچنگ Twitching میں سیاہ خون نظر نہیں آئے گا۔ گرمی کا ایسا احساس کہ کپڑا برداشت نہ کرے یہ علامت اگر مریض میں پائی جائے اور ٹوچنگ بھی ہو فالج بھی ہو تو اس میں سی کیل کام آئے گا۔

بعض دفعہ سرجری کے نتیجے میں بعض بخار پیچھا نہیں چھوڑتے، میرے پاس آئے روز ایسے کیس آتے رہتے ہیں کہ سرجری ہوئی اور بڑی بھاری اینٹی بائیوٹک کی خوراکیں دی گئی ہیں۔ اس کے باوجود بخار ہو گیا اور پیچھا نہیں چھوڑتا۔ اور اس صورت میں اکثر تو

میں نے پائروجینم اور سلفر والافار مولا مفید دیکھا ہے۔ دونوں ملا کر دن میں دو تین دفعہ بےشک دیں۔ اور رفتہ رفتہ پھر کم کریں۔ اس کے ساتھ فیرم فاس اور سلیشیا، کالی میور بھی دیں۔ لیکن مرک سال بھی ایسے کیسز میں بہت مئوثر ہے۔ جس کیس کی اور کوئی وجہ معلوم نہ ہو صرف یہ کہ سرجری ہوئی تھی اور اس کے بعد بخار چھوڑ نہیں رہا اور جو لمبا چلے یعنی سرجری اور لمبا چلنے والا بخار ہو وہ مرک سال کو Respond کرتا ہے۔ اس میں ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں اور پسینہ بھی آتا ہے۔ مرک سال میں پسینہ بہت آتا ہے مگر فائدہ نہیں دیتا۔ پسینہ آئے گا، ہاتھ پاؤں پر بھی آئے گا، بخار میں بھی پسینہ آئے گا مگر پسینہ سے آرام نہیں ملتا۔ جلد میں ہر قسم کی علامتیں اس میں ملتی ہیں۔ کوئی نمایاں پہچان والی نہیں ہے۔ صرف ایک چیز ہے جو مرک سال میں ہر جگہ ضرور پائی جاتی ہے۔ اس کے زخموں میں اس کے انفیکشن میں سمارٹنگ اور سٹنگنگ ضرور ہوگی۔ اس لئے اگر ایگزیما بھی ہو اور مرک سال سے تعلق ہو تو اس کے چھالوں میں سٹنگنگ کا احساس ضرور پایا جاتا ہے۔ اور یہ بھی اور چیزوں میں پایا جاتا ہے۔ مثلاً کینتھرس میں ۔ اس میں بھی برننگ اور سٹنگنگ ہے لیکن کینتھرس اپنی دوسری علامتوں کی وجہ سے اس سے بالکل ممتاز ہو جاتی ہے۔ صرف ایک اور علامت ایسی ہے جو ایگزیما میں کام آ سکتی ہے۔ وہ اس کی ناقابل برداشت بدبو ہے جو مرکری میں پائی جاتی ہے۔ کچی کچی سی جو عام بدبوؤں سے ذرا ہٹ کر متلانے والی ہے اور انسان کو بڑا سخت دھکا دیتی ہے۔ وہ اگر ایگزیما سکرشن میں پائی جائے تو اس سے بعض دفعہ مرکری پہچانا جاتا ہے۔

اب آپ کو ریٹل سنیک Snake کروٹے لیس ہورائیڈس کے متعلق کچھ بتاتا ہوں۔ یہ بڑی خوفناک چیز ہے۔ شاید اسی لئے اسے کروٹے لیس ہورائیڈس کہا جاتا ہے۔ ریٹل سنیک آپ نے دیکھا ہوگا، سندھ سے تعلق رکھنے والوں کو اس کا خوب پتہ ہوتا ہے۔ یہ بڑی خطرناک چیز ہے۔ یہ چھوٹا سا سانپ ہے جو جسم کو اپنے جسم کے اوپر رگڑتا ہے اس کی وجہ سے ریٹلنگ ساؤنڈ نکلتی ہے کھڑر کھڑر کی آوازیں آتی ہیں اس لئے اس کا نام ریٹل سنیک پڑ گیا ہے۔ یہ جمپ بھی لگا سکتا ہے۔ اپنے دونوں سروں کو زمین پر دبا کر اچھل کر بھی حملہ کر دیتا ہے۔ اور اس کی ایک خاص علامت یہ ہے کہ شام کو کھیتوں میں سے نکل کر بنی پر بیٹھ جاتا ہے۔ اکثر سورج نکلنے سے کچھ عرصہ پہلے اس پر بیٹھتا ہے اور کہتے ہیں کہ لوگ اکثر بنوں پر ایک لائن میں چلتے ہیں۔ بعض دفعہ خاص طور پر جب کھیتوں میں پانی لگا ہوا ہو اس وقت یہ زیادہ بنوں پر آ کر بیٹھتا ہے تو جب لوگ ایک لائن میں چلتے ہیں تو کہتے ہیں پہلے آدمی کو نہیں کاٹتا دوسرے کو کاٹتا ہے۔ کیونکہ وہاں یہ گہری نیند سویا ہوتا ہے گویا مست ہوتا ہے اس لئے جب آدمی گزرتا ہے تو دھمک سے اٹھتا ہے کیونکہ آواز کو یہ سن نہیں سکتا۔ جو دھمک کی لہریں ہیں وہی سنتا ہے تو جب ایک آدمی گزرتا ہے تو آنکھ کھل جاتی ہے اور دوسرا جو آ رہا ہوتا ہے تو اس کے لئے تیار بیٹھا ہوتا ہے۔ کہتے ہیں اس کے کاٹے کی پہلی علامت یہ ہے کہ مریض بہت ہی خوفناک دکھائی دیتا ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ ابھی مرا کہ مرا۔

عام روزمرہ دنیا میں جو سانپ ملتے ہیں سب سے خطرناک سن چور ہے اور اس کے بعد دوسرے نمبر پر ریٹل سنیک سمجھا جاتا ہے۔ یہ دنیا میں ہر جگہ پایا جاتا ہے۔ اکثر شور علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ جہاں جہاں بھی زمین میں نمک باہر آیا ہے اور ویران جھاڑیوں والا علاقہ ہو وہ جگہیں اس کو پسند ہیں ۔ اور پتھریلے اور نمکین علاقوں میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ یعنی ریگستان کے علاوہ پتھریلے اور نمکین علاقوں میں بھی ملتا ہے۔ امریکہ میں بڑی کثرت سے ملتا ہے۔ اس میں موسم جو اس کے مزاج کا ہے وہ وہی ہے جو لیکسز کا ہے۔ اکثر سانپوں کا یہی ہے کہ جوں ہی سردیاں ختم ہوتی ہیں اور گرمیوں میں داخل ہوں تو بہار کا جو موسم ہے اس میں سارے سانپوں کے زہر جاگ اٹھتے ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس کی بیماریاں بھی بہار کے موسم میں زیادہ ہوتی ہیں۔ لیکسز میں میں نے آپ کو بتایا تھا کہ گراس پولن Grass Pollen وغیرہ میں الرجی میں بہت مفید ہے۔ جن علامتوں میں کام کرتی ہے وہاں بعض دفعہ ایک ہزار طاقت میں ایک ہی خوراک فائدہ پہنچا دیتی ہے۔

اس موسم میں جن کو مرض بھڑکے ان میں زیادہ امکان ہے کہ لیکسز زیادہ کام کرے اور کیوریٹو کے طور پر الیومنا بھی مفید ہو سکتی ہے۔ اور بھی دوائیں ہیں اور روزمرہ کی دوا کے لئے سباڈیلا ہے۔ اور کروٹے لیس بھی ایک دوا ہے اس کو کبھی اس مرض میں استعمال نہیں کیا لیکن بعید نہیں کہ یہ بھی مفید ہو۔

اس زہر کا اثر جگر پر بڑی تیزی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اتنا Rapidly یرقان Develope ہوتا ہے کہ کسی مرض میں اس تیزی سے یرقان ڈیویلوپ نہیں ہوتا اس لئے اگر سانپ نے کاٹا ہو یا نہ کاٹا ہو جگر کے اندر یرقان کی علامتیں تیزی سے آگے بڑھ رہی ہیں تو کروٹے لیس استعمال کیا جا سکتا ہے اور صرف ایک اس پہچان سے بعض دفعہ اللہ کے فضل سے جب یہ دوا ہو تو بڑی تیزی سے اثر دکھاتی ہے۔

Nervesness اور کانپنا اس کے ساتھ ہمیشہ ملتا ہے اس کی جتنی بھی بیماریاں ہیں ان میں نروس نیس اور جسم کا کانپنا پایا جاتا ہے اور خون کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ اور خون تمام Orifices سے نکلتا ہے۔ جہاں بھی میوکس ممبرین اور جلد کا جوڑ ہے۔ ناخنوں سے بھی نکلے گا، ناک کے کناروں سے بھی نکلے گا پاؤں کی انگلیوں سے بھی، ہر جگہ جہاں بیرونی جلد اور اندرونی جلد ملتے ہیں وہاں یہ بلیڈنگ شروع کر دیتا ہے اور سیاہ بلیڈنگ اس کا نشان ہے۔ اس زہر میں اچانک بڑھنے والی امراض زیادہ زیر اثر آتی ہیں۔ لمبی بیماریوں کے بجائے مثلاً فالج ہے اور دیکھتے دیکھتے ایک دم جسم سے جان نکلی ہے اور پھر کسی حصہ پر فالج ہو گیا ہے تو فالج میں بھی یہ مفید ہوگا۔ اگر اس کمزوری سے کہیں سے بلیڈنگ شروع ہو گئی اس میں بھی یہ مفید ہوگا۔ جگر میں بھی یہ مفید ہوگا لیکن یہ Rapidness جس کو Rapidly کہتے ہیں یہ اس کی خاص پہچان ہے اس کے ذریعہ سے پتہ لگ جائے گا کیا دوا دینی ہے۔ ٹوچنگ Twitching اور ٹرمبلنگ اس میں اسی طرح ہے جس طرح میں نے مرکری اور سی کلیل وغیرہ میں بتائی تھی۔ ٹوچنگ اور ٹرمبلنگ اس دوا میں بھی بہت نمایاں ہے۔

اس کی ایک دماغی علامت ہے جو بہت دلچسپ ہے اس میں بھی دراصل ایک تیزی پائی جاتی ہے اور وہ علامت یہ ہے کہ اگر ایسا مریض باقی علامتیں ظاہر نہ بھی کر رہا ہو اور دماغی طور پر اس کا مزاج کروٹے لیس ہو تو آپ نے کوئی بات شروع کی تو فوراً وہاں سے ٹیک اپ (Take up) کر لے گا کسی کو بات ہی نہیں کرنے دیتا۔ اچھا میں بتاتا ہوں باقی پھریوں ہوا ہوگا اور وہ ساری کہانیاں خود ختم کرے گا اور وہ برداشت نہیں کر سکتا کہ کوئی اور بات اس کے ہوتے ہوئے مکمل کر لے۔ یہ جو مریض ہے جو افراتفری میں فوراً دخل دے کر بات پہلے سنی ہو یا نہ سنی ہو خواب و خیال میں بھی نہ ہو تو وہ فوراً بناتا ہے۔ یہ کروٹے لیس کی Typical علامت ہے۔ اور یہ بہت بولنا Locacity کہلاتی ہے۔ یہ لیکسز میں بھی بہت نمایاں پایا جا رہا ہے۔ لیکن یہ مرض لیکسز میں کچھ کنفیوژن کے ساتھ ہے۔ وہ بات جو بیان کرے گا تو وہ غیر متعلق سی باتیں ہوتی ہیں۔ اس کا مریض بڑی تیزی سے کہانی بناتا اور جوڑتا چلا جاتا ہے اس لئے اس میں کروٹے لیس سب دواؤں سے ممتاز ہے۔

لیکسز میں ایک اور بات ہے کہ اس میں Excitement بہت ہوتی ہے۔ اس میں باتوں کا شوق بڑی تیزی سے ہوتا ہے۔ مگر جو ذہنی اور دماغی اکسائٹ منٹ ہے وہ لیکسز میں بہت نمایاں ہے۔ موت کا ڈر ہمیشہ بہت نمایاں رہتا ہے۔ رونے کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ خوف سے ٹھنڈے پسینے آتے ہیں اور ذرا سی بات کاٹنا برداشت نہیں ہوتا۔ اس کے سر کی ایک عجیب علامت ہے جو چکروں اور درد کو ادلاتی بدلاتی ہے۔ اگر آرام کرے تو چکر شروع ہو جائیں گے اور اگر حرکت کرے گا تو درد۔ یا اس کے برعکس۔ اس قسم کا ادلنا بدلنا اس میں پایا جاتا ہے۔ آرام کرے گا تو سر درد ہوگی اور حرکت کرے گا تو چکر آئیں گے۔ تمام سانپوں میں نیند کے ساتھ مرض بڑھتے ہیں اس میں سردرد خصوصیت سے بہت بڑھتی ہے۔ جتنا لمبا مریض سوئے گا اتنی درد بڑھتی چلی جائے گی۔ یہاں تک کہ سردرد پھر بڑھ کر بعض دفعہ خود مریض کو اٹھاتی ہے اور پھر سوئے تو پھر بھی بڑھے گی۔ تو اگر نیند سردرد کو آرام نہ دے بلکہ ہمیشہ بڑھائے تو کروٹے لیس کو بھی استعمال کرنا چاہئے۔ اور سر اٹھانا بالکل ناممکن ہو جاتا ہے۔ بہت سخت درد ہے۔ جس میں سر اٹھاتے ہی تکلیف بڑھ جاتی ہے۔ لیکسز میں بھی یہ علامت پائی جاتی ہے۔ جسم میں اگر اور بھی کہیں زخم ہوں اس کے کھرنڈ بنے ہوئے ہوں کاربنکل Carbuncle وغیرہ ہوں سارے بلیڈ Bleed کرنا شروع کر دیتے ہیں جب بھی کوئی خاص مرض کا حملہ ہو تو اس وقت ساری چیزوں کے اندر جوش پیدا ہو جاتا ہے اور بلیڈ کرنے لگ جاتی ہیں۔ اور خاص طور پر بہار کے موسم میں یہ نظر آئے تو پھر کروٹے لیس ہی غالباً دوا ہے۔

یہ جو کاربنکل کے زخم ہوتے ہیں شوگر میں عام طور پر نکل آتے ہیں پیچھے کمر میں۔ وہ اگر پس چولز (Pustules) کی صورت میں شروع ہوں اور پھر ارد گرد پس چولز پھیل کر جڑوں والے بن جائیں تو اس میں کروٹے لیس مفید ہے لیکن اس میں رفتار کی تیزی پیش نظر رہنی چاہئے۔ چھوٹی سے پس چولز بنتی ہے، بڑی تیزی سے وہ پھیلتا ہے اور کاربنکل بن جاتا ہے۔ ایسے کاربنکلز میں آرسنک اور ایک اور دوا ہے این تھریسنم وہ بھی مفید ہے۔ این تھریسنم بھی بعض دفعہ خون کی بگڑی ہوئی صورتوں میں غیر معمولی اثر دکھاتی ہے۔

ہر بیماری میں اس کی Black Offensive کو یاد رکھنا چاہئے بار بار ذہن نشین کر لیں۔ کروٹے لیس کی کوئی بھی بیماری ہو اس میں خون کا اخراج ضرور کہیں نہ کہیں ملے گا اور وہ بدبودار ہوتا ہے اور سیاہ بھی اور گاڑھا ہونے کے باوجود جمتا نہیں۔ کالا مائع خون۔ گاڑھا بھی ہے بدبودار بھی ہے لیکن اس میں جمنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ بعض دفعہ عورتوں کے حمل میں پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ خاص طور پر اگر حمل کے دوران ٹائیفائیڈ بخار ہو جائے اور ابارشن ہو جائے تو یہی کروٹے لیس والی علامتیں اس کے خون کے اخراج میں اکثر ملتی ہیں اس لئے ایسی صورت میں تو آنکھیں کھول کر کروٹے لیس کی علامت کو دیکھتے ہی اس کا علاج شروع کر دینا چاہئے۔ حمل ہو اور ساتھ ٹائیفائیڈ ہو جائے اور پھر حمل ضائع ہو جائے۔ اول تو حمل کے دوران اگر ٹائیفائیڈ ہو جائے تو بچہ کو روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ یہ بڑی خطرناک غلطی ہے کیونکہ ٹائیفائیڈ بعض اوقات مستقل طور پر بچے کے دماغ پر اثرانداز ہو جاتا ہے ابھی وہ پیدا بھی نہیں ہوا مگر اسے پاگل کر دے گا یا مفلوج کر دے گا۔ تو قدرت خود ایسی صورت میں باہر پھینکنا چاہتی ہے تو اس صورت میں اگر کوئی کوشش کرے کہ نہیں اسے روکا جائے مصنوعی طریقے پر تو یہ بڑی بے وقوفی ہے، قدرت کو اپنا کام کرنے دیں اس کے بعد اگر خون میں ایسی علامتیں ہوں جو کروٹے لیس میں پائی جاتی ہیں یعنی سخت بدبودار اخراج اور سیاہ رنگ کا نہ جمنے والا خون ہو تو کروٹے لیس ہی دوا ہوگی۔ اور اگر وقت پر دی جائے تو یہی اکیلی کافی ہوگی۔

اس میں ایک اور علامت یہ ہے کہ بعض دفعہ نیند کے دورے آتے ہیں اور بعض دفعہ جاگنے کے اور یہ دونوں حالتیں ایک دوسرے سے ادلتی بدلتی رہتی ہیں۔ سخت غنودگی میں اٹھا نہیں جاتا پھر اس کے بعد آنکھ کھل جائے گی تو سویا نہیں جائے گا یہ کروٹے لیس میں بات پائی جاتی ہے۔

تمام سانپوں میں Suspicion پائی جاتی ہے یعنی تمام سانپوں کے زہروں میں Suspicion یعنی Lack of Trust پایا جاتا ہے یہاں تک کہ اپنے قریبیوں سے بھی اگر لیکسز کا کیس ہو تو اعتماد اٹھ جاتا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ کسی نے مجھے زہر دے دیا ہے۔ ہر سانپ کے زہر میں یہ علامت نمایاں ہے۔ ناجا میں جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے نہیں پڑھی مگر باقی سانپوں میں یہ پائی جاتی ہے۔ اس کی کریونگ Craving جو ہیں وہ Strong Drink کی ہیں۔ اور اس کے لئے بڑا مشکل ہوتا ہے سٹرانگ ڈرنک کی کریونگ دور کرنا۔ یہاں غالباً ڈرنک سے ان کی مراد الکوحل شراب وغیرہ ہے مگر جہاں تک اس کی کریونگ دور کرنا۔ الکوہلزم Alcoholish کو شفا کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے سلفیورک ایسڈ بہترین دوا ہے۔ اور یہاں یورپ میں مجھے اس کے تجربے کا موقع ملا ہے۔ بہت ہی مئوثر ہے۔ ایک قطرہ ایک گلاس بھر

باقی صفحہ نمبر ۱۴ پر ملاحظہ فرمائیں

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as:
Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

مکرم میاں سراج الدین صاحب امرتسری (مرحوم)

(قسط نمبر ۲)

(عطاء اللہ کلیم - مبلغ سلسلہ)

حضرت میاں سراج الدین صاحب (مرحوم) سابق موذن مسجد اقصیٰ و درویش قادیان دارالامان یکم جنوری ۱۸۹۸ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کو آپ کو بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت ملی اور ۱۵ فروری ۱۹۸۴ء کو ربوہ میں وفات پائی اور پھر بہشتی مقبرہ ربوہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔ آپ کے فرزند مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم (مبلغ انچارج جرمنی) نے حضرت میاں سراج الدین صاحب کے حالات مرتب کئے ہیں۔ ذیل میں اس کا ایک حصہ ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر)

حضرت میاں سراج الدین صاحب نے جب احمدیت قبول کی تو آپ کی بیوی کی طرف سے تنسیخ نکاح کا مقدمہ دائر کر دیا گیا۔ اس مقدمہ کے متعلق حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خانؓ صاحب نے اپنی تصنیف "تحدیث نعمت" میں جو تحریر فرمایا ہے وہ درج کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:

"۱۹۱۷ء میں ایک شخص بنام سراجدین کے سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے پر اس کی بیوی کی طرف سے دعویٰ دائر کیا گیا کہ میرا خاوند سلسلہ احمدیہ میں بیعت ہونے کی وجہ سے مرتد ہو گیا ہے۔ اس لئے قرار دیا جائے کہ میرا نکاح فسخ ہو گیا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب، ایڈیٹر اہل حدیث مختار خاص پیروی کرتے تھے اور ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو بیرسٹرایٹ لاء وکیل تھے۔ مقدمے کی سماعت مسٹر سیمور سب جج درجہ اول امرتسر نے کی۔ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ارشاد پر مدعا علیہ کی طرف سے پیروی کے لئے امرتسر جایا کرتا تھا۔ مدعیہ کے گواہان کے زمرہ میں مولانا عبدالاحد غزنوی صاحب (والد مولانا اسماعیل غزنوی صاحب) بھی اپنے تحریری فتویٰ کی تصدیق کے لئے پیش ہوئے۔ ان کا فتویٰ تھا کہ "مرزائے قادیان کافر است وہمہ مریدان او کافر انند وہر کہ در کفر ایشاں شک آرد اوہم کافر است"

ظفراللہ خان: جناب مولانا اگر کوئی شخص ایسے شخص کو کافر شمار نہ کرے تو اس کے حق میں کیا ارشاد ہے؟

مولوی عبدالاحد غزنوی صاحب: وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

ظفراللہ خان: اور جو اس کے کفر میں شک کرے اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟

جناب مولانا صاحب: وہ بھی ویسا ہی کافر ہے۔

اس پر سب جج صاحب نے فرمایا:

"چلو اب سب کافر ہو چکے قصہ تمام ہوا"

ہماری طرف سے سلسلہ احمدیہ کے کچھ علماء پیش ہوئے جنہوں نے شہادت دی کہ جماعت احمدیہ کے عقائد عین اسلام ہیں اور جرح میں جو اعتراضات پیش کئے گئے ان کے مناسب جواب دئے اور کچھ غیر از جماعت مسلمان معززین پیش ہوئے جنہوں نے جماعت احمدیہ کے افراد کے متعلق شہادت دی کہ ان کا عمل عین ارکان اسلام کے مطابق ہے اور ہم انہیں مسلمان سمجھتے ہیں۔ ان میں مرزا بدرالدین صاحب بیرسٹر ایٹ لاء اور سردار محمد اکبر خان صاحب بیرسٹر ایٹ لاء بھی شامل تھے۔ جب ان گواہوں کی شہادت ہو چکی جنہیں ہماری طرف سے بذریعہ عدالت طلب کیا گیا تھا تو جج صاحب نے مجھ سے دریافت فرمایا کیا شہادت ختم ہے؟ میں نے کہا جناب ایک گواہ باقی ہے۔ پوچھا وہ کون ہے۔ میں نے کہا کہ جناب مدعیہ کے مختار مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب۔ اس پر مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب نے فرمایا "مجھے تو طلب نہیں کیا گیا"۔ میں نے کہا آپ عدالت میں موجود ہیں طلبی کی ضرورت نہیں۔ مولانا نے فرمایا لیکن مجھے خرچ خوراک ملنا چاہئے۔ میں نے کہا عدالت میں موجود ہونے کی صورت میں آپ خرچ خوراک کا مطالبہ کرنے کے مجاز نہیں لیکن مجھے آپ کے ساتھ بحث مقصود نہیں۔ لیجئے تین روپے حاضر ہیں قبول فرمایئے اور اقرار صالح کیجئے۔ جب مولانا صاحب شہادت دینے کھڑے ہوئے تو میں نے ان کے اخبار اہل حدیث کا ایک پرچہ جیب سے نکالا اور اس میں مندرجہ ایک نوٹ کی طرف مولانا صاحب کو توجہ دلائی اور دریافت کیا، کیا یہ آپ کا لکھا ہوا ہے؟

فرمایا، میرا لکھا ہوا ہے۔

میں نے پوچھا درست ہے؟

فرمایا، درست ہے۔ میں نے وہ پرچہ بطور شہادت پیش کر دیا۔ اس نوٹ کا مضمون یہ تھا:

"ایک صاحب نے ہم سے سوال کیا ہے کہ آپ نے احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے مل کر اشاعت اسلام کا ادارہ قائم کیا ہے اگر اس ادارے کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں کوئی غیر مسلم مرزائی ہو جائے تو کیا آپ کے نزدیک وہ مسلمان ہو گا؟

ہماری طرف سے اس سوال کا جواب یہ ہے کہ مسلمان ہونا دو لحاظ سے ہے۔ ایک اخروی نجات کے لحاظ سے اس کا علم اللہ تعالیٰ اور فیصلہ اس کے ہاتھ میں ہے ہم اس سے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتے۔

دوسرے عرف عام کے لحاظ سے اس لحاظ سے ہم ہر کلمہ گو کو مسلمان سمجھتے ہیں۔ مرزائی بھی کلمہ گو ہیں اس لئے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا"۔

ڈاکٹر کچلو نے مولانا سے کوئی سوال کرنا چاہا تو جج صاحب نے فرمایا۔ مدعا علیہ کے وکیل نے صرف ایک دستاویز کی گواہ سے تصدیق کرائی ہے۔ اس کے مضمون کے متعلق کوئی سوال نہیں کیا۔ اس لئے آپ اس دستاویز کے مضمون کے متعلق جرح کرنے کے مجاز نہیں۔ اگر کچھ کہنا ہو تو بحث کے دوران کہہ لیں۔ بحث کے لئے میں فلاں تاریخ مقرر کرتا ہوں۔ اس پر اجلاس برخاست ہو گیا۔ اس دن کا اجلاس متواتر کئی گھنٹے جاری رہا تھا۔ جج اور وکلاء سب تھکے ہوئے تھے۔ عدالت کے کمرے سے سب اکٹھے باہر آ گئے۔ تین روپے ابھی مولانا کے ہاتھ ہی میں تھے۔ انہوں نے انہیں چھنکایا اور مسکرا کر مجھے فرمایا "مرزا صاحب سے ہمیں کچھ نہ کچھ حاصل ہوتا ہی رہتا ہے"۔

بحث ہوئی اور چند دن بعد سب جج نے فیصلہ سنایا۔ پٹنہ کورٹ کے فیصلے اور مدعا علیہ کی طرف سے جو شہادت پیش ہوئی تھی اس پر حصر کرتے ہوئے قرار دیا کہ مدعا علیہ کا نکاح فسخ نہیں ہوا اور دعویٰ خارج کر دیا۔ مدعیہ کی طرف سے اپیل دائر کی گئی جس کی سماعت گورداسپور میں ایڈیشنل ڈسٹرکٹ جج امرتسر کی عدالت میں ہوئی۔ خاکسار اس تاریخ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خدمت میں وزیر ہند کی آمد کے موقع پر حاضر تھا اس لئے اپیل کی پیروی کے لئے گورداسپور حاضر نہ ہو سکا۔ غالباً حضور کے ارشاد کے ماتحت میاں محمد شریف صاحب رسپانڈنٹ کی طرف سے پیش ہوئے۔ اپیل میں عدالت ماتحت کا فیصلہ بحال رہا اور اپیل خارج ہو گئی"۔ (تحدیث نعمت صہ ۱۹۴ تا ۱۹۶)

خاکسار عطاء اللہ کلیم عرض کرتا ہے کہ جب محترم والد صاحب بزرگوارم کی پہلی بیوی کا مقدمہ فسخ نکاح خارج ہو گیا اور اپیل پر بھی ماتحت عدالت کا فیصلہ بحال رکھا گیا کہ نکاح فسخ نہیں ہوا مدعیہ کا دعویٰ خارج۔ تو اس کے بعد کے حالات کے سلسلہ میں جو مکرم والد صاحب بزرگوارم نے زبانی خاکسار کو بتایا وہ یہ تھا کہ والد صاحب قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے آ کر ملے تو حضور نے ارشاد فرمایا کہ:

"خود آئے تو آنے دو ورنہ عمر بھر سزا رہے"

یعنی اگر آپ کی بیوی (غالباً ان کا نام چراغ بی بی تھا) خود آئے تو ازدواجی تعلقات جاری کر لیں ورنہ اس کے فسخ نکاح کا مقدمہ کرنے کی وجہ سے سزا بھگتے۔ یعنی وہ دوسری شادی کر نہیں سکتی کیونکہ وہ والد صاحب کے عقد نکاح میں تھی اور والد صاحب نے اسے طلاق نہیں دی تھی۔

خدا کی قدرت کہ یہ خاتون اپنے بھائیوں کے دباؤ کی وجہ سے اپنے خاوند کے پاس بھی نہ آئی اور دوسری شادی بھی نہ کر سکی اور ساری عمر اسی حالت میں بسر کر کے فوت ہوئی۔ یہاں اس خاتون کے متعلق ایک واقعہ کا ذکر کرنا مناسب رہے گا۔ خاکسار کے والد بزرگوار نے خاکسار کی والدہ صاحبہ محترمہ خیراں بی بی بنت مکرم میاں نبی بخش صاحب سے شادی کر لی۔ جس کی تفصیل بعد میں ذکر کروں گا۔ یہاں یہ ذکر کرنا مقصود ہے کہ خاکسار کی والدہ صاحبہ سے خاکسار کے علاوہ چار بھائی اور تین بہنیں اللہ تعالیٰ نے والد صاحب کو عطا کیں۔

ایک دفعہ خاکسار اور میرے تین بھائی بہن امرتسر میں محترمہ والدہ صاحبہ کے ساتھ اپنے تایا کے گھر جا رہے تھے اور جس گلی سے گزر کر جا رہے تھے اسی میں ہماری پہلی والدہ محترمہ چراغ بی بی صاحبہ کا مکان تھا اس نے جو ہمیں گلی سے گزرتے دیکھا تو ایک ادھیڑ عمر خاتون سے پوچھا کہ یہ کون لوگ گزرے ہیں۔ اس ادھیڑ عمر خاتون نے کہا:

"یہ اس کے بال بچے ہیں جس کو "اونترا نکھترا" کر کے گھر سے نکال دیا تھا"

یہ سن کر ہماری پہلی والدہ محترمہ چراغ بی بی نے کہا:

"جس کو خدا اونترا نکھترا نہ کرے اس کو کون اونترا نکھترا کر سکتا ہے"

دوسری شادی

محترم والد بزرگوار نے بتایا کہ جب میری پہلی بیوی کا فسخ نکاح کا دعویٰ خارج ہو گیا اور اپیل پر بھی پہلی عدالت کا فیصلہ بحال رکھا گیا اور چراغ بی بی صاحبہ کے میرے ازدواجی زندگی میں آنے کی صورت نظر نہ آئی تو ایک دن تمہارے نانا میاں نبی بخش صاحب احمدی جو امرتسر میں ہی رہتے تھے، نے مجھے کہا کہ میرے ایک دوست کی لڑکی ہے اس سے آپ شادی کر لیں۔ جواباً مکرم والد صاحب نے فرمایا کہ میں اپنے گھر سے بے دخل کر دیا گیا ہوں اور مجھ پر قرض بھی ہے، میں شادی کیسے کر سکتا ہوں۔ تو نانا جی نے فرمایا وہ دوست کہتا ہے کہ میں ان حالات میں بھی اپنی لڑکی کی شادی کرنے کو تیار ہوں اور پھر راز افشا کر دیا کہ لڑکی میری ہے اور میں تمہاری بیان کردہ مشکلات کے باوجود اپنی لڑکی کی شادی کرنے پر تیار ہوں۔ چنانچہ محترم والد صاحب بزرگوار کا نکاح اور رخصتانہ محترمہ خیراں بی بی بنت میاں نبی بخش صاحب سے ہو گیا۔

اس شادی پر چند سال گزرنے کے باوجود جب کوئی اولاد نہ ہوئی اور علاج معالجہ کی کوشش کی گئی تو ڈاکٹروں نے محترمہ خیراں بی بی سے کسی بچے کی پیدائش سے مایوسی ظاہر کی مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ، بزرگان سلسلہ اور خود والد صاحب بزرگوار کی دعائیں عرش الٰہی پر پہنچ کر شرف قبولیت کا موجب ہوئیں اور والد صاحب بزرگوار نے خواب دیکھا کہ ان کے گھر لڑکا پیدا ہوا ہے اور وہ مبلغ بن کر مولانا جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ سلسلہ کے لئے ولایت گیا ہے۔ چنانچہ ۲۵ ستمبر ۱۹۲۲ء کو اللہ تعالیٰ نے مکرم والد صاحب کو بیٹے سے نوازا جس کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے عطاء اللہ رکھا جو عطاء اللہ کلیم کے نام سے زندگی وقف کر کے اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ربوہ سے بسلسلہ تبلیغ بیرون ملک کے لئے روانہ ہوا۔ اور دسمبر ۱۹۵۰ء میں لندن پہنچا اور ایک رنگ میں والد صاحب بزرگوار کی خواب پوری ہوئی۔ لندن سے گولڈ کوسٹ (موجودہ گھانا) مغربی افریقہ، فروری ۱۹۵۱ء میں وارد ہوا جہاں اللہ تعالیٰ نے انہیں ۱۹ سال خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائی۔ ۹ سال بطور مبلغ اور دس سال بطور امیر و مبلغ انچارج۔ اور پانچ سال بطور زونل انچارج مغربی افریقہ فرائض منصبی سرانجام دئے۔

مرکز سلسلہ میں خاکسار عطاء اللہ کلیم کو مندرجہ ذیل عہدوں پر سلسلہ کی خدمت کی توفیق ملی:

سیکرٹری حدیقۃ المبشرین، سیکرٹری مجلس نصرت جہاں، وائس پرنسپل جامعہ احمدیہ، قائم مقام پرنسپل جامعہ احمدیہ۔

بیرون پاکستان غانا کے علاوہ یونائیٹڈ اسٹیٹس امریکہ میں چھ سال اور اب جرمنی میں خدمت سلسلہ کی توفیق مل رہی ہے۔

جس شخص کو قبول احمدیت پر مار پیٹ کرتے وقت اس کے تایا نے کہا تھا کہ اس کو جان سے مار دو اس کی نسل نہ بڑھے۔ اور جس کی بیوی کے متعلق ڈاکٹروں نے جواب دے دیا تھا کہ اس کے ہاں اولاد ہونے کی کوئی امید نہیں ہے اس جوڑے کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اپنے احسانات سے بہرہ ور کیا۔ ہم کل آٹھ بہن بھائی تھے اور آج اللہ کے فضل سے مکرم والد صاحب بزرگوار کی نسل دنیا کے مختلف ممالک میں پھیلی پڑی ہے۔ الحمدللہ اللّٰہم زد و بارک و ثبت اقدامہم۔

AGHA & CO.
ACCOUNTANTS
Sc 60 Refunds; Book-Keeping; Accountancy; Vat; Paye and Taxation Services provided at reasonable rates.
Please Contact Mr. AGHA on
0181-333 0921
0181-909 9359
204 Merton Road, SW18 5SW.
11 Tenby Ave. Harrow, Midx HA3 8RU

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

فروری ۱۹۲۰ء کے دوسرے ہفتہ میں حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے فلاڈلفیا (امریکہ) میں احمدیت کا پودا لگایا۔ یہ بھی آپکی وہ منفرد خدمت تھی جس کی بناء پر آپ کا اسم گرامی مشہور و مقبول ہوا۔ مجلس انصاراللہ امریکہ کا ترجمان "النحل" (موسم گرما ۹۶ء) حضرت مفتی صاحبؓ کی ذات گرامی سے مختص ہے جس میں نہ صرف دلچسپ مضامین ہیں بلکہ بعض نادر مخطوطات اور نایاب تصاویر بھی شامل ہیں۔ ایک گروپ فوٹو میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ اپنی چھڑی کا اوپر والا حصہ پکڑے ہوئے کرسی پر تشریف فرما ہیں جبکہ چھڑی کا نچلا حصہ حضورؑ کے قدموں میں بیٹھے ہوئے حضرت مفتی صاحبؓ نے بڑی محبت و عقیدت سے پکڑا ہوا ہے۔

حضرت مفتی صاحب ۱۱ جنوری ۱۸۷۲ء کو بھیرہ میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد محترم مفتی عنایت اللہ صاحب، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل وفات پاچکے تھے۔ آپکی والدہ نے ۱۸۹۷ء میں بیعت کی سعادت پائی۔ میٹرک کرنے کے بعد حضرت مفتی صاحبؓ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے ذریعہ انگریزی کے استاد کے طور پر جموں میں ملازمت مل گئی اور انہیں کا تعارفی خط لے کر آپؓ دسمبر ۱۸۹۰ء میں پہلی بار حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ حضورؑ کے ہمراہ آپکو صبح کی سیر کا بھی موقع ملتا رہا۔ دو روز بعد آپؓ نے بیعت کی سعادت حاصل کی۔ ۱۸۹۵ء میں آپؓ لاہور آگئے اور اکاؤنٹنٹ جنرل کے دفتر میں ملازم ہوگئے۔

★★حضرت مفتی صاحبؓ کی سوانح بیان کرتے ہوئے محترم مولوی دوست محمد شاہد صاحب اپنے مضمون میں مزید لکھتے ہیں کہ ۱۸ مئی ۱۹۰۰ء کو بشپ لیفرائے کی لاہور میں "زندہ رسول اور معصوم نبی" کے موضوع پر تقریر کے بعد حضرت مفتی صاحبؓ نے سوالات کرکے اسے لاجواب کردیا۔ چنانچہ ۲۵ مئی کو اس نے ایک اور لیکچر کا اہتمام کیا۔ اس موقع پر حضرت مفتی صاحبؓ کی درخواست پر حضرت مسیح موعودؑ نے بھی مضمون لکھا جو بشپ صاحب کے لیکچر کے بعد آپؓ نے پڑھا اور جسے سن کر فضا اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی تو بشپ نے جواب دینے کی بجائے کہا "میرا لیکچر دوسرے مسلمانوں کے لئے ہے، تم احمدی ہو، تم سے بات نہیں کرسکتا"۔

جولائی ۱۹۰۱ء میں حضرت مفتی صاحبؓ مستقل قادیان آبسے۔ ۱۹۰۳ء میں تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہیڈماسٹر مقرر ہوئے، اسی سال کالج کے اجراء پر منیجر اور استاد بھی مقرر ہوئے۔ ۱۹۰۵ء میں حضورؑ نے "البدر" کا مدیر مقرر فرمایا۔ ۱۹۰۸ء میں حضورؑ نے جو وفد حضرت باباگرو نانکؒ کی پوتھی کی تحقیق کے لئے بھجوایا، آپؓ اس میں شامل تھے۔

سیدنا مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشاد پر حضرت مفتی صاحبؓ ۱۰ مارچ ۱۹۱۷ء کو انگلستان کے لئے روانہ ہوئے اور ۱۷ اپریل کو یہاں پہنچے۔ اڑھائی سال تک انگلستان میں خدمات بجا لانے کے بعد حضورؓ کے ارشاد پر ۲۶ جنوری ۲۰ء کو امریکہ روانہ ہوگئے جہاں سے تکمیل مشن کے بعد ۴ دسمبر ۲۳ء کو واپس قادیان پہنچے۔

حضرت مفتی صاحبؓ ناظر امور خارجہ اور ناظر امور عامہ بھی رہے۔ ۲۷ء میں ایک عیسائی پادری سے مناظرہ کے لئے آپکو سیلون بھیجا گیا۔ اندرون ہندوستان بھی متعدد دورے کئے۔ ۴۷ء میں ریٹائرڈ ہونے کے بعد بھی آپؓ بدستور خدمات بجا لاتے رہے۔ آپؓ کو تحریر و تقریر پر عبور حاصل تھا۔ امریکہ میں آپ نے ہی رسالہ The Muslim Sun Rise کا اجراء کیا۔ مقبول عام عنوان "ذکر حبیب" کی ابتداء آپؓ ہی نے کی۔ ۱۷ تصانیف آپکی یادگار ہیں۔

★★محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب اپنے مضمون میں لکھتے ہیں کہ حضرت مفتی صاحبؓ کا ۳۱۳ صحابہ میں نمبر ۶۵ تھا۔ ۱۱ اپریل ۱۹۰۰ء کو خطبہ الہامیہ ضبط تحریر میں لانے کا شرف پانے والے تین اصحاب میں بھی آپؓ شامل تھے۔ ایک موقعہ پر حضرت مسیح موعودؑ جب لاہور قیام فرما ہوئے تو حضرت مفتی صاحبؓ شدید بیماری کے باعث خدمت اقدسؑ میں حاضر نہ ہوسکے۔ حضورؑ کو جب علم ہوا تو حضورؑ خود اپنے خادم کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ حضرت مفتی صاحبؓ لمبا عرصہ شکاگو میں تبلیغ اسلام میں مصروف رہے جہاں کی پہلی مسجد اب تعمیر نو کے بعد آپؓ کے نام پر "مسجد صادق" کہلاتی ہے۔

★★محترم الحاج ڈاکٹر مظفر احمد ظفر صاحب نے بھی حضرت مفتی صاحبؓ کی امریکہ میں تاریخی خدمات کا ذکر کیا ہے۔ امریکہ میں عربوں اور سیاہ فام لوگوں میں آپکی تبلیغ سے پانچ برس میں ۱۰۲۵ افراد احمدیت کی آغوش میں آئے۔ نسلی امتیاز کے خلاف آپؓ نے بلاتاخیر آواز اٹھائی۔ الیفرو امریکن کے لئے چلائی جانے والی تحریک حقوق انسانی (Black Civil Rights) کے اوائل میں جمیکا میں پیدا ہونے والے ـ مارکس گاروی ـ نے یونائیٹڈ نیگرو امپرومنٹ ایسوسی ایشن (UNIA) کی بنیاد رکھی تھی جس کے نظریات بین الاقوامی تھے۔ یہاں سے گاروی اور حضرت مفتی صاحبؓ کے درمیان دوستی کا آغاز ہوا اور آپؓ نے ایسوسی ایشن میں کئی لیکچر دیئے جس کے نتیجہ میں ۴۰ افراد نے اسلام قبول کرلیا جن میں پادری ریورنڈ رسل بھی شامل تھے جو شیخ عبدالسلام کے نام سے امیر ڈیٹرائیٹ بھی رہے۔ امریکی تنظیم "نیشن آف اسلام" کے بانی عالیجاہ محمد بھی UNIA میں کام کیا کرتے تھے۔

★★محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب اپنے مضمون میں حضرت مفتی صاحبؓ کی خدمات کے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ کی آپؓ کے ساتھ شفقت کے کئی واقعات بھی بیان کرتے ہیں۔ حضورؑ کی آمدہ ڈاک کا خلاصہ خدمت اقدسؑ میں پیش کرکے حضورؑ کے ارشادات کی روشنی میں آپؓ ہی خطوط کے جوابات دیا کرتے تھے۔ غیرملکی مہمانوں کی آمد کے موقع پر ترجمانی کے فرائض بھی انجام دیتے تھے۔ اردو، عربی و انگریزی کے علاوہ آپؓ عبرانی پر بھی دسترس رکھتے تھے اور "قاعدہ عبرانی" کے مصنف تھے۔ حضورؑ کی خواہش پر آپؓ نے عبرانی زبان سیکھی تھی چنانچہ بائبل کے حوالوں کی تلاش کے علاوہ عربی زبان کو عبرانی کا مبدء ثابت کرنے میں بھی آپؓ کی تحقیق قابل قدر ہے۔ امریکہ میں آپکی خدمات کے اعتراف میں آپؓ کو ڈاکٹریٹ کی ڈگری پیش کی گئی۔ آپؓ حضرت مصلح موعودؓ کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔

۱۳ جنوری ۵۷ء کو آپکی وفات ہوئی۔ حضرت مصلح موعودؓ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

ـ ★ ★ ★ ـ

پاکستان کی پہلی ویٹ لفٹنگ چیمپئن شپ ۱۹۵۹ء میں منعقد ہوئی جس میں میاں محمد اعظم صاحب پہلے پاکستانی تھے جنہوں نے اپنے وزن سے دوگنا وزن اٹھاکر ریکارڈ قائم کیا۔ ماہنامہ "ہمدرد صحت" نے نومبر ۶۴ء کے شمارہ اور "سپورٹس ٹائمز" نے ۶۷ء میں اپنے شمارہ کے سرورق پر آپ کی تصویر شائع کی اور کامیابیوں کو سراہا۔ آپ ۵ اگست ۳۹ء کو پیدا ہوئے۔ اولمپکس، ایشین گیمز، کامن ویلتھ گیمز، سیف گیمز اور کئی دیگر عالمی ٹورنامنٹس میں متعدد بار پاکستان کی نمائندگی کرنے کا اعزاز حاصل کیا۔ پاکستان کے قومی چیمپئن کا اعزاز مسلسل آٹھ سال تک آپ کے پاس رہا۔ بہت سے بین الاقوامی ٹورنامنٹس میں منیجر، کوچ، چیف کوچ اور ریفری رہے ہیں۔ روزنامہ "الفضل" ۱۰ اگست میں محترم میاں محمد اعظم صاحب کی کامیابیوں کی تفصیل محترم نسیم سیفی صاحب نے بیان کی ہے۔

ـ ★ ★ ★ ـ

اسی شمارہ کی ایک خبر کے مطابق محترم مولوی فضل احمد صاحب معلم وقف جدید ۵ و ۶ اگست کی درمیانی شب ۸۱ سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نے ۳۰ سال تک کئی مقامات پر خدمت دین کی توفیق پائی۔ اللہ تعالیٰ آپکے درجات بلند فرمائے۔ آپ مکرم نعمت اللہ بشارت صاحب مربی سلسلہ کے والد تھے۔

ـ ★ ★ ★ ـ

مختصر عالمی خبریں

(مرتبہ ابوالسرور چوہدری)

یوگنڈا میں ایک ہزار سے زائد بچوں کا قتل

یوگنڈا):- یوگنڈا کی حکومت کے ذرائع نے بتایا ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران ملک کے شمالی علاقے میں باغیوں نے ۶۰ سکولوں کو نذر آتش کر کے ایک ہزار سے زائد بچوں کو قتل کر دیا ہے۔ ان واقعات کے بعد علاقے کے ۱۳۶ سکول بند کر دیئے گئے ہیں۔

ـ○○○ـ

دنیا بھر میں ۲۶ ملین افراد ایڈز کے باعث ہلاک ہو چکے ہیں

(اقوام متحدہ):- ۱۹۷۰ء کے عشرے سے جب ایڈز کے مرض کا پتہ چلا ہے اب تک دنیا بھر میں مجموعی طور پر ۵۰ ملین سے زائد لوگ ایڈز اور ایچ آئی وی کا شکار ہوئے ہیں اور ۲۶ ملین موت کی آغوش میں چلے گئے ہیں۔

یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ ۱۹۹۶ء تک دنیا بھر میں ۳ ملین بچے ایڈز اور ایچ آئی وی میں مبتلا ہوئے۔

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق گزشتہ سال ایڈز کے مرض سے کم سے کم ۱۳ لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور اس سال اندازہ ہے کہ ۳۰ لاکھ لوگ اس مرض کی وجہ سے موت کی آغوش میں چلے جائیں گے۔

ـ ○ ○ ○ ـ

بقیہ: ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۳)

پانی میں ڈال دیں اور پھر تین دفعہ دیں ایک دن میں۔ اسی کو تین دفعہ کر کے پلادیں۔ مگر ایک قطرہ سے زیادہ نہ ڈالیں۔ یہ بہت ہی تیز زہر ہے۔ ایک قطرہ ہی سارے پانی کو کھٹا کر دیتا ہے۔ مگر کروٹے لیس میں بھی یہ اثر پایا جاتا ہے کہ اگر مریض زیادہ موٹا اور بہت Sluggy ہو اور چربی بہت چڑھی ہو۔ یہ پتہ نہیں کیوں بعض ڈاکٹر یہ علامت بتاتے ہیں لیکن کروٹے لیس کے متعلق لکھا ہوا ہے کہ اگر موٹا مریض ہو اور مجرب ہو تو اس میں کروٹے لیس الکوحل کی Excessive خواہش سے بچالیتا ہے اور صرف شراب پینے کا سوال نہیں ہے بلکہ Punjent چیزیں، تیز مرچ، تیز کاٹنے والے اچار قسم کی چیزیں کھاکر کریونگ بڑھ جائے تو اس میں بھی کروٹے لیس مفید ہو سکتا ہے۔

سلفیورک ایسڈ کی پوٹینسی بنانے کا طریق

ایک خاتون نے سوال کیا کہ سلفیورک ایسڈ کی پوٹینسی کس طرح تیار کرنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا، آپ ایک قطرہ ایک بڑے گلاس میں ڈالیں اور اس کو ذرا سا شیک Shake کیا اور دن میں تین دفعہ پی لیا۔ اگلی رات ایک اور قطرہ ڈال دیں بس۔ یہ دوا کیمسٹ کی دکان سے ملے گی لیکن انڈسٹریل نہ لیں۔۔ انڈسٹریل سلفیورک ایسڈ زیادہ کروڈ اور خام ہوتا ہے۔ اس میں کئی دوسری چیزیں بھی ملی ہوتی ہیں لیکن جو لیبارٹریز میں ملتا ہے وہ خاص سلفیورک ایسڈ ہوتا ہے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے
کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

Continental Fashions

گروس گیراؤ شہر کے عین وسط میں خواتین کی اپنی دوکان جس پر جدید طرز کے دیدہ زیب ملبوسات، ہر رنگ کے دوپٹے، چوڑیاں، بندیا، پازیب، بچوں کے جدید طرز کے گارمنٹس، فیشن جیولری اور کھلا کپڑا مناسب قیمت پر دستیاب ہے۔

آپ کی تشریف آوری کے منتظر

Continental Fashions
Walther rathenau Str. 6
64521 Gross Gerau
Germany
Tel: 06152-39832

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

21/10/1996 - 30/10/1996

8 JUMADI UL THANI
Monday 21st October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Variety Programme - Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Pakistan
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: Documentary on Abu Dhabi
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme: Bait Bazi - Nasirat-ul-Ahmadiyya - Pakistan
07.00	Dars-ul-Quran (2 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV., Fazl Mosque, London (1995) (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme - Speech "Seerat-un-Nabi" (saw) ,Written By :Dr Mir Mohammed Ismail Sahib , Read By :Fareed Ahmed Naveed - Part 2
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme- J/S Indonesia '96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	M.T.A.Sports- Indoor European Hockey Championship - Part 2
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1)Begegnung mit Hazoor -Meeting with Hadhrat Khalifatul Masih IV .2) Mach Mit , Basteln "Handicraft"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

9 JUMADI UL THANI
Tuesday 22nd October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Indoor European Hockey Championship - Part 2
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam -(R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme: Hamari Tareekh - Mukarram Mujeeb ur Rehman Advocate - Part 1
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV- (19.5.89) Mahmud Mosque , Zurich ,Switzerland
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Medical Matters - "Drug Abuse" , Dr. Sultan A. Mobashir, -Dr. Lateef Ahmad Qureshi
15.30	A Talk with a New Convert - Mukarram Master Ali Akbar
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Prog-Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme - 1) Spiel, Spaß und Spannung - Fun, Games and Suspence 2) Eure Briefe - Your Letters 3) Kinder stellen vor "Tier wird vergestellt" - Animal Program 4) Kinder Lernen Namaz
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

10 JUMADI UL THANI
Wednesday 23rd October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - "Drug Abuse" , Dr. Sultan A. Mobashir -Dr. Lateef Ahmad Qureshi
02.30	A Talk with a New Convert -Mukarram Master Ali Akbar
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme:Hamari Tareekh - Mukarram Mujeeb ur Rehman Advocate - Part 2
11.00	Urdu Class (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme : 56
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.00	Durr-i-Sameen - Part 13
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(N)
19.00	German Programme 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style -"Kitchen Hygiene"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

11 JUMADI UL THANI
Thursday 24th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 13 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle - "Kitchen Hygiene" (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Prog - Seerat Sahaba Hadhrat Masih Maud (a.s) -Hadhrat M.Abdullah Sanauri
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih
15.00	Quiz Prog - on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 5
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 12- 31.3.94 - Part 1
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme 1) Hadith 2) Sport 3) Eure Briefe - Your Letters 4) Ich zeig dir was "Behinderten Schule 2" - I am showing you something "School for the Disabled" Part 2
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Entertainment- Bazm-e-Moshaira: Saleem ShahJahan ke saath aik shaam - Part 1
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

12 JUMADI UL THANI
Friday 25th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Prog -on Seerat Khatum-un-Nabiyeen - by Majlis Khuddam Pakistan - Part 5
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 12 - Part 1 - 31.3.94 (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme-
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Saleem ShahJahan ke saath aik shaam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Bangla Programme - Lecture " Life of the Holy Prophet before Prophethood " Delivered by M. Sadiq Mahmood
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 26.5.89
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
15.15	MTA Variety-Life of Promised Messiah (a.s)
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 3)Willkommen in Deutschland - "Islamische Kunst" - Islamic Art
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends
23.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 26.5.89

13 JUMADI UL THANI
Saturday 26th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety- Life of Promised Messiah (a.s)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety : Second Educational Rally
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon - By Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 26.5.89
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab
10.00	Bangla Programme: Lecture "Life of the Holy Prophet Before Prophethood "Delivered by: Ahmed Taufiq Ch.
11.00	Urdu Class
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - with Hadhrat Khalifatul Masih IV with German Guests - 28.8.96 - at Nieder Eschbach, Germany - Part 1
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz Nusrat Jehan Academy
19.00	German Programme 1) Der Discussionskreis - Discussion Circle 2) Kindersendung mit Ameer Sb - Children Program with Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Islam by B.A. Rafiq Sahib - on "The Demise of Hadhrat Mohammed Mustapha (saw)"
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

14 JUMADI UL THANI
Sunday 27th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz Nusrat Jehan Academy
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Variety Programme - Quiz Nusrat Jehan Academy
07.00	Sindhi Programme
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	A Page From the History of Islam by B.A Rafiq on "The Demise of Hadhrat Mohammed Mustafa (saw)"
09.00	Liqaa Ma'al Arab -(R)
10.00	Bangla Programme -Lecture "Life of the Holy Prophet before Prophethood " Delivered by : Shah Mustafiz ur Rehman
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV - with German Guests - 28.8.96 - at Nieder Eschbach, Germany - Part 2
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends
15.30	Around The Globe:
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Q/A Session with Albanian-Bosnians - with Hadhrat Khalifatul Masih IV - Düsseldorf - 1.9.96 - Part 2
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Faisalabad Vs Gujaranwala Vs Sargodha
19.00	German Programme 1) Nasirat Grips 2) Zeit Zum Diskutieren Group discussion
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1991
21.30	Dars-ul-Quran (3 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	Learning Chinese

15 JUMADI UL THANI
Monday 28th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Faisalabad Vs Gujaranwala Vs Sargodha (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe-
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Nasirat ul Ahmadiyya Faisalabad Vs Gujaranwala Vs Sargodha (R)
07.00	Dars-ul-Quran (3 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.30	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1991
09.00	Liqaa Ma'al Arab- (R)
10.00	Urdu Programme - "Seerat-un-Nabi" - Written by Hadhrat Mir Mohammad Ishaq Sahib- Read by Fareed Ahmad Naveed
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Prog.- Menurut Islam - J/S Indonesia '96
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96
15.00	MTA Sports - Ansarullah Sports - Rabwah
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (N)
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96
23..00	Learning Norwegian
23:30	Various Programme

16 JUMADI UL THANI
Tuesday 29th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Ansarullah Sports - Rabwah
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 28.10.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme -
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.30	Philosophy of the Teachings of Islam
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Programme : Lecture "Life of the Holy Prophet before Prophethood " Delivered by : Maulana Abdul Awal Khan
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosue, , London , UK - 2.6.89
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96
15.00	Medical Matters: - Diseases of Teeth - Dr Sultan A Mobashir with Dr Naseer A Khan
15:30	Conversation with a new convert - Mrs & Dr Abdul Aleem
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Various Programme
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

17 JUMADI UL THANI
Wednesday 30th October 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Medical Matters :- Diseases of Teeth - Dr Sultan A Mobashir with Dr Naseer A Khan
02.30	Conversation with a new convert - Mrs & Dr Abdul Aleem
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 29.10.96
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.30	Various Programme
09.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
10.00	Urdu Programme :Speech "Aayat Khatum-un-Nabiyeen Aur Jamat Ahmadiyya Ka Moqaf " By Maulana Sultan Mahmood Anwar
11.00	Urdu Class with Huzur (R)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 30.10.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 14
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	MTA Life Style - Al Maidah - "Aloo Gosht"
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:
Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. +44 .181 .874 .8344

The weekly Friday Sermon is translated into the following languages: Urdu 6.50 MHz, English 7.02 Mhz, Arabic 7.20 Mhz, Bangla 7.38 Mhz (or German), French 7.58 Mhz, Indonesian 7.74 Mhz (or Turkish)

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, October 18, 1996 No. 42

دنیائے مذاہب

پادریوں کے معاشقوں کی سنسنی خیز خبروں نے چرچ کی بنیادیں ہلا دیں

(ہدایت زمانی - لندن)

گزشتہ چند سالوں سے عیسائیت کے مذہبی حلقوں میں اخلاقی گراوٹ کے واقعات کی وجہ سے طوفان بپا ہے۔ شاید ہی کوئی ایسا مہینہ گزرتا ہے جب کہ عیسائی پادریوں کے قصے اخبارات میں شائع نہ ہوتے ہوں۔ تازہ ترین واقعہ کے مطابق سکاٹ لینڈ کا ایک بشپ راڈرک رائٹ (Roderich Wright) تین بچوں کی ماں، ۴۱ سالہ نرس کیتھلین میکفی (Cathelene Macfee) کے ساتھ بھاگ گیا۔ معلوم ہوا ہے کہ کیتھلین کے ساتھ اس کے تعلقات آٹھ سال سے تھے اور آج سے تین سال پہلے جب ان تعلقات کا علم کارڈینل تھامس وننگ (Cardinal Thomas Winning) جو سکاٹ لینڈ کیتھولک چرچ کے سربراہ ہیں اور سینٹ اینڈریوز و ایڈنبرا کے آرچ بشپ ریورنڈ کیتھ اوبرائن (Rev. Keith O Brien) کو ہوا تو انہوں نے بشپ راڈرک رائٹ سے اس بارہ میں استفسار کیا مگر بشپ رائٹ نے مکمل لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ اس کے خلاف اس قسم کی افواہیں اڑائی جا رہی ہیں۔ مگر جب اس کا راز افشا ہو گیا تو اس نے پوپ کو ایک خط میں لکھا:

"I am physically and spiritually unable to sustain the responsibilities of a diocesan bishop."

کہ میں جسمانی اور روحانی طور پر اپنے حلقہ میں بشپ کی ذمہ داریوں کو نبھانے سے قاصر ہوں۔

اس پر سکاٹ لینڈ کے رومن کیتھولک چرچ کے سربراہ کارڈینل تھامس وننگ نے اسے مشورہ دیا کہ وہ اس عورت سے مکمل طور پر علیحدگی اختیار کر لے تو وہ اسے اپنے عہدہ پر دوبارہ لے لیں گے۔ اخباروں میں بیان دیتے ہوئے اس نے کہا:

"Obviously the church has lost face but scandals are part and parcel of our history. We are regretting a major lapse and it is sad. But the church is bigger than that --- it survives.
There is many a fallen person, who if repentant enough, can make good."

"ظاہر ہے کہ چرچ کی ساکھ کو سخت نقصان پہنچا ہے لیکن ایسے سکینڈل تو ہماری تاریخ کا لازمی حصہ ہیں۔ ہم ایک بہت بڑی فروگذاشت پر کف افسوس مل رہے ہیں جو یقیناً تکلیف دہ امر ہے مگر چرچ بہت وسیع ادارہ ہے اور ایسے حالات میں بھی قائم رہتا ہے۔
بہت سے لوگوں نے لغزش کھائی ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ اپنے کئے پر پشیمان ہوں"۔

مگر بشپ راڈرک رائٹ پر عشق کا بھوت سوار تھا۔ وہ اپنی محبوبہ کے ساتھ بھاگ گیا۔ جب اس کے سکینڈل کی خبر اخبارات اور ٹی وی پر نشر ہوئی تو یہ انکشاف بھی ہوا کہ بشپ رائٹ کے اس سے پہلے ایک اور عورت Joannah Whibley کے ساتھ تعلقات تھے جس کے نتیجے میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کی عمر اب ۱۵ سال ہے۔ Joannah نے بتایا کہ اس وقت پادری رائٹ فورٹ ولیم کے علاقہ میں تعینات تھا۔ چونکہ اس کی شادی ایک کیتھولک مرد کے ساتھ ہونے والی تھی جوانا نے کیتھولک مذہب اختیار کر لیا اور پادری رائٹ سے مذہبی تعلیم حاصل کرنے لگی۔ اس طرح ان کی ملاقاتوں کا آغاز ہوا۔ تھوڑے عرصہ کے بعد وہ انگلستان کے علاقہ Sussex منتقل ہو گئی مگر ان کی ملاقاتیں برابر جاری رہیں اور جوانا کی شادی کی ناکامی کے بعد دونوں کے جنسی تعلقات قائم ہو گئے جس کے نتیجے میں ایک لڑکے کی پیدائش ہوئی۔

اس انکشاف کے ساتھ رومن کیتھولک عیسائیوں میں سخت غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی اور چرچ میں ایک بار پھر یہ بحث بڑے زور کے ساتھ چل نکلی کہ رومن کیتھولک چرچ میں پادریوں کے لئے مجرد رہنے کا اصول کہاں تک سودمند ہے اور بعض حلقوں کی جانب سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ اس اصول میں ترمیم ہونی چاہئے یا کوئی رعایت دینی چاہئے تاکہ پادریوں کو اس طرح کی حرکات نہ کرنی پڑیں۔ اس خدشے کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ نہ جانے راڈرک رائٹ کے اور کتنی عورتوں کے ساتھ معاشقے ظہور میں آئیں اور یہ بھی بہت سے لوگوں کو علم ہے کہ ملک کے اندر کئی عورتیں ایسی ہیں جنہوں نے پادریوں کے بچوں کو جنم دیا ہے اور وہ ان رازوں کو اپنے سینوں میں چھپائے ہوئے ہیں۔ اس بات کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے کہ یہ عورتیں اپنی ایک تنظیم بنا لیں تاکہ چرچ کو ان گھرانوں کی کفالت کا پابند کیا جا سکے۔

مزید اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ بشپ رائٹ نے اپنی رام کہانی تین لاکھ پونڈ کے عوض لندن کے ایک اخبار نیوز آف دی ورلڈ کو بیچ دی ہے۔ اس سے چرچ کی ساکھ کو مزید نقصان پہنچا ہے اور چرچ کے عہدیداروں نے اس کی شدید مذمت کی ہے۔

آرچ بشپ ریورنڈ اوبرائن نے چرچ کے اندر اس قسم کے سکینڈلوں کے ظاہر ہونے پر ایک سخت بیان دیا ہے اور کہا ہے کہ چرچ کی انتظامیہ کو کیتھولک پادریوں کی جنسی عیاشی کے محاسبہ کے لئے ایک آزاد کمیشن مقرر کرنا چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ایسا کمیشن آج سے تین سال پہلے قائم ہوتا تو اسی وقت بشپ رائٹ کے رازوں سے پردہ اٹھ جاتا۔ انہوں نے آرگائل کے حلقہ جہاں بشپ رائٹ تعینات تھے کے حسابات کے آڈٹ کا حکم بھی جاری کیا ہے تاکہ یہ پتہ چلایا جا سکے کہ آیا بشپ نے اپنی محبوباؤں کے لئے کوئی رقم تو چرچ فنڈز سے ادا نہیں کی۔

بشپ آف مدرویل (Motherwel) جوزف ڈیوائن نے اس واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ بہت سے پادری Celibacy کے قانون کی وجہ سے ذہنی دباؤ میں رہتے ہیں۔ گزشتہ ہفتے کے واقعات نے سکاٹش چرچ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔

اس واقعہ نے ویٹیکن (Vatican) کی دیواریں بھی ہلا دی ہیں اور آرچ بشپ جان فولی (John Folley) جو پوپ کے پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ کے سربراہ ہیں نے بھی بشپ رائٹ کے واقعہ کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس واقعہ سے چرچ جانے والوں کے اعتماد کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ ادھر انگلستان اور ویلز کے علاقہ سے تعلق رکھنے والے ۴۴ لاکھ عیسائیوں کے مذہبی پیشوا کارڈینل باسل ہیوم (Cardinal Basii Hume) نے کہا ہے کہ بشپ آف آرگائل، راڈرک رائٹ کی حرکات سے سخت صدمہ ہوا ہے کیونکہ ان حرکات کی وجہ سے چرچ کی بے حد بدنامی ہوئی ہے۔ آئرلینڈ میں بھی گزشتہ چند سالوں میں کیتھولک پادریوں کے کئی ایک سکینڈل سامنے آئے۔ خاص طور پر بشپ آف گالوے ریورنڈ ایمن کیسی (Rev. Eamonn Casey) کے ایک امریکن عورت Annie Murphy کے ساتھ ناجائز تعلقات کی خبریں اخباروں میں آئیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ان تعلقات کے نتیجہ میں ایک لڑکے کی پیدائش بھی ہوئی ہے۔ نیز یہ کہ بشپ آف گالوے نے عورت کا منہ بند رکھنے کے لئے کئی جتن کئے۔ چرچ فنڈ سے ۷۰ ہزار پونڈ کی خطیر رقم بھی ادا کی مگر کامیابی نہ ہوئی۔ بالآخر اس عورت نے اپنی کہانی کتابی صورت میں شائع کر دی۔ ان واقعات سے عوام میں چرچ کے خلاف شدید نفرت کے جذبات کا پیدا ہونا یقینی امر ہے۔ اخبار سنڈے ٹائمز مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۶ء بشپ رائٹ کے واقعہ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

"More significant in the long term is that the moral code that has attracted many converts to the Catholic church in recent years has been called into question. The affair has shown how difficult it is for even a bishop to adhere to the morality he preaches.
This has lent weight to criticism that some catholic teachings in relation to sexual matters are out of touch with modern behaviour, and to an increased pressure for change."

یعنی اس واقعہ کا دوررس نتیجہ یہ ہے کہ کیتھولک چرچ کا اخلاقی ضابطہ جس کی وجہ سے گزشتہ چند سالوں میں لوگ کیتھولک مذہب کی طرف راغب ہوئے ایک متنازع فیہ مسئلہ بن گیا ہے اور یہ ثابت ہو گیا ہے کہ خود ایک بشپ کے لئے بھی اس اخلاقی تعلیم پر عمل کرنا مشکل ہے جس کی وہ دوسروں کو تلقین کرتا ہے۔

اس سے اس رائے کو بھی تقویت ملی ہے کہ جنسی امور کے متعلق بعض کیتھولک تعلیمات موجودہ دور سے مطابقت نہیں رکھتیں اس لئے ان میں تبدیلی کے لئے دباؤ بڑھ رہا ہے۔

برطانیہ کا اخبار سنڈے ٹیلیگراف مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۹۶ء کے اداریہ میں لکھتا ہے:

"No catholic can shrug off the great scandal that has been caused by the latest revelations of priestly infidelity : . . . . .
The fact that these things have always happened makes them no easier to excuse.
Bishop wright, a public figure charged with setting a moral example, broke his vows and betrayed the trust of the faithful. Now he has compounded his offence by dealing with 'News of the world'.
By any and all standards this is a shocking case.

یعنی کوئی کیتھولک اس بہت بڑے سکینڈل کو جو ایک پادری کی ملحدانہ کارروائیوں کے تازہ ترین انکشافات کی وجہ سے منظر عام پر آیا نظرانداز نہیں کر سکتا۔ اس حقیقت کی وجہ سے کہ اس قسم کے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں ان کو آسانی سے معاف نہیں کیا جا سکتا۔

بشپ رائٹ ایک ایسی پبلک شخصیت تھی جسے دوسروں کے لئے نمونہ بننا تھا مگر اس نے اپنے عہد کو توڑا اور ایماندار لوگوں کے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی۔ اب اس نے اپنے جرم میں مزید اضافہ نیوز آف دی ورلڈ اخبار کے ساتھ سودے بازی کر کے کیا ہے۔

یہ واقعہ کسی بھی پیمانہ سے ناپا جائے، ہر اعتبار سے انتہائی لرزہ خیز ہے۔

اپنے پتہ کی تبدیلی یا تصحیح کے لئے اطلاع دیتے وقت ایڈریس لیبل پر درج AFC حوالہ نمبر ضرور درج کریں شکریہ

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْهُمْ تَسْحِيقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد